



ناول

ہنگامۂ عشق

یعنے

ایک نہایت دلچسپ و دلفریب انگریزی ناول پاسٹورا کا ترجمہ

جسمین

دو اہل خاندانون کے حیرت انگیز واقعات کے ساتھ
سچے عشق کے جذبات اور ایک راہزن پُرفطرت
لیڈی کے کارنامے نہایت خوبی سے دکھائے گئے ہین

مترجمۂ بھارگو

بار دوم

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

۱۹۱۳ء

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے جو سادے ہین اُنمین بعض کتب ناول مرغوب دل اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب ناول مرغوب دل اُردو	
تسخیر	۸ر
عیار و نکا عیار	عـہ
مارگیرٹ۔	عـہ/۴ر
وقائع نادری۔	۱۲ر
خوش نصیب۔	عـہ
لال کپتان۔	۱۲ر
ناشاد۔	عـہ/ہر
ہم خرما و ہم ثواب۔	۱۴ر
نئی نویلی۔	۶ر
حرمان خانم۔	۶ر
طویلہ کی بلا بندر کے سر	۶ر
فریب نیرنگ۔	۱۰ر
طلسم نارنج۔	۱۲ر
روح نابینا۔	۱۲ر
کارزار صلیبیہ۔	عـہ/۸ر
ملک العزیز ورجنا۔	[illegible]
غلط فہمی۔	عـہ
شام جوانی۔	[illegible]

نام کتاب	قیمت
عقل کے کرشمے۔	۴ر
رخسار حسینہ۔	۱۰ر
شاہراہ کامیابی۔	۷ر
دلچسپ۔ حصۂ اول۔	۸ر
ایضاً۔ حصۂ دوم۔	۸ر
بہشت بریں۔	۱۲ر
دربار اودھ۔ کامل۔	[illegible]
اسرار حسن۔	عـہ
احمق الذین۔	۸ر
نئی دلھن۔	۸ر
دلدوز۔	۱۲ر
ناول زن مرید۔	۱۲رپ
فسانۂ دو جہان۔	[illegible]
بنگالی دلھن۔ ناول دیوی چودھرانی بابو بنکم چندر چٹرجی کا ترجمہ مترجمہ منشی جوالا پرشاد صاحب	
برق۔ بی۔ اے۔ سب جج۔	۱۲ر
معشوقہ فرنگ۔ مؤلفہ بابو جوالا پرشاد صاحب۔	۸ر

ہنگامہ عشق



یعنی

پاسٹورا

پہلا باب

بادل لمحے لمحے پر گرج رہے تھے بجلی دم دم پر چمک رہی تھی موسلا دھار مینہ زور سے پڑ رہا تھا اور سارا لو کی تنگ اور ڈھالو گلیون کی کیفیت تھی کہ ہر گلی سے ایک طوفان اُٹھتا ہوا نظر آتا تھا رات نہایت تیرہ و تار تھی لیکن بجلی کی متواتر چمک سے قرب کے ایپی نائنس اور فاصلے کے وسوویس پہاڑ کا سیاہ خاکہ نظر آتا تھا ایک تو بادل کی گرج۔ بجلی کی چمک اور پانی کی ہڑ ہڑ سے ہر شخص کی جان عذاب مین پھنسی ہوئی تھی دوسرے اس کوہ آتش فشان کا منظر نہایت ہیبتناک تھا۔

ہر طرف تاریکی کا عالم تھا اُن شاہی محلون اور شاندار کوٹھیون تک سے جو سارا لو کی تنگ گلیون کے ہر دو جانب استادہ تھین مشکل سے کوئی لیمپ کی روشنی نظر آتی تھی اور انسان کی انسان ہر جاندار مخلوق کی یہی دعا تھی کہ خدا اس طوفان سے نجات دے۔

راستہ مین کوئی راہگیر چلتا ہوا نظر نہیں آتا تھا آخر ایک شخص شہر کی خاص گلی کے کنارے کنارے تن تنہا جاتا ہوا نظر آیا۔

یہ ایک قوی الجثہ بلند قامت شخص تھا جو بارش سے محفوظ رہنے کے لیے ایک بھاری سیاہ جبہ جسنے اسکا تمام جسم ڈھک رکھا تھا پہنے ہوئے تھا اور پانی کی بوچھار سے سر جھکائے ہوئے جا رہا تھا اس کی چال سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بڑا جری آدمی ہے اور جنگ و جدل کا عادی ہے اور خواہ رات کیسی ہی تاریک یا خطرناک ہو مگر اسکو ڈر نہین ہے۔ وہ نہایت خاموشی سے قدم رکھتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے شاہزادہ کی چڑھائی پر پہونچکر دوسرے پل پر گزرنا تھا پہونچا ہی تھا مگر وہ مشکل سے دوسری جانب پہونچا ہوگا کہ تین مسلح آدمی ایک پرانے محل کے پیچھے سے جہاں وہ چھپے ہوئے بیٹھے تھے اسکی طرف جھپٹے اور اُسپر ایک خوفناک طریقے سے حملہ کیا۔

حالانکہ اجنبی پر اسقدر اچانک حملہ ہوا مگر اسکے حواس بجا رہے اور اُسنے ہمت نہ ہاری برعکس اس کے وہ فوراً پیچھے ہٹ کر ایک دیوار کے زاویہ پر اس طریقے سے کھڑا ہو گیا کہ صرف اسکے داہنے رخ پر تینوں آدمیون کے ہتھیارون کی ضرب لگ سکتی تھی۔ اسکے بعد اُسنے جلدی سے اپنا جبہ اتار ڈالا

اور اسکی بھاری ستہ کو اپنی لاٹھی میں ڈھال کے بجاے
رکھکر اپنی گپتی نکال لی اور ایک ہوشیار پٹے باز
کی طرح اپنے نامعلوم دشمنوں کے حملے کا جواب دیا
قاتلون مین سے ایک شخص نے جو سب سے لمبا
تھا اپنی تلوار کی نوک سے اجنبی کو دبایا اور زور
سے چلا کر بولا ٹھیرو کیا ڈرتو مین تمھارا ہاتھ پکڑتا ہون
تم اسکا پیٹ چھلنی کر دو"
اجنبی نے ایک بدمعاش کے آنے ور سے گپتی بھونک
دی کہ وہ کراہتا ہوا پیچھے ہٹ گیا مگر باقی دونون
برابر وار کرتے رہے۔
اجنبی۔ ہا۔ یہ کون!
اسی وقت بجلی چمکی اور ہر شخص نے ایک دوسرے
کو اسکی روشنی مین دیکھا۔
اجنبی۔ (بہادرانہ طریقے سے لڑتے ہوئے)۔
اچھا۔ مار ڈالو۔ تم ہو۔ دیکھ لی تمھارے مالک کی
بہادری۔ اسی کا نام دونل ہے۔ خود تو عورتون
کی طرح چھپ کر بیٹھ رہا اور کرایہ کے ٹٹو ملوا بھیجے
لے۔ یکنے تجکو بھی مزہ چکھاتا ہون۔
اسنے اسمرتبہ سب سے جسیم اور لمبے قاتل پر اس
زور سے حملہ کیا کہ وہ اسکی نقو اترو رکا تحمل نہو سکا مگر
اسکے دوسرے ساتھی نے اجنبی کو ایسا جواب دیا کہ
اسکو مجبور ہوکر دیوار کے کونے مین سمٹنا پڑا۔ رچاا لایا ہ منظور
ہوشیار اور چالباز تھا مگر اپنے دشمنون پر وار کرتے کرتے تھک گیا
اتنے مین ایک اور شخص قریب کے مکان سے
نکل آیا۔ اور للکار کر بولا۔ ٹھیرو۔ یہ کیا بدمعاشی ہے
دو ملکر ایک پر حملہ کرتے ہو"
یہ کہکر اسنے قاتلون پر وار کرنا شروع کیا اور اسقدر
وار کیے کہ انکو بھاگتے ہی بن پڑی اور بجلی کی چمک
مین معلوم ہوا کہ وہ اپنے زخمی ساتھی کو ہمراہ لیے
پل کی طرف بھاگے جا رہے ہین۔
محافظ۔ یہ حسن اتفاق تھا کہ مین آپہونچا کہیے
چوٹ تو نہین لگی۔
اجنبی۔ (تلوار کو میان مین رکھکر اور چغہ پہن کر) جی
نہین۔ آپ کی عنایت سے ذرا بھی چوٹ نہین آئی
بلکہ مین نے ایک بدمعاش کو ایسا مارا کہ یاد کرتا ہوگا
میری تلوار اسکے کندھے کی ہڈی تک کاٹتی ہوئی
نکل گئی۔
وہ مینھ مین کچھ دور تک باتین کرتے ہوئے چلے گئے
اور اب ایک محل کے پھاٹک پر پہونچے جسکے اوپر
ایک لالٹین تند ہوا مین ٹمٹما رہی تھی یہان اجنبی نے
اپنے محافظ کی صورت دیکھی۔
یہ شخص ایک بڑا لمبا چوڑا جوان تھا۔ وہ ایک اونچی
بانکے دار ٹوپی پہنے ہوئے تھا اور اسکا بدن ایک
پھٹے ہوئے لمبے چغہ سے جیسا اس زمانہ کے
فقیر پہنا کرتے تھے ڈھکا ہوا تھا لیکن جب ہوا
نے اسکے پھٹے ہوئے چغہ کو اسکے سینے سے
سرکا دیا تو اسکی مخملی ویلوٹ کوٹ مین ایک خنجر کا مرصع قبضہ
نظر پڑا اور اسکی صورت سے ظاہر ہوتا کہ وہ فقیر نہین بلکہ
فقیر کے بھیس مین ہے بہرنوع جب وہ لمپ کے قریب کھڑے
ہوئے تھے تو اجنبی کو یہی خیال ہوا اور اسنے اپنے محافظ کو نزدیک

سے دیکھکر کہا۔

اجنبی ۔ شفیق من میں تمھاری عنایت کا بہت مشکور ہون ۔ ہر چند کہ میں تم کو اس قیقرانہ لباس میں نہیں پہچان سکتا لیکن تمھاری شیرین آواز سے مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کہیں سُنی ہے۔

محافظ نے اس تقریر کا صرف یہ جواب دیا کہ اپنی اونچی ٹوپی اُتار لی اور اجنبی پر اسکے خوبصورت بشرے اور بڑے سر سے روشن ہوا کہ ابھی اس کا عنفوان شباب ہے اس کے خم کھائے ہوئے بال تاریک رات کی طرح سیاہ تھے اور اسکی گردن تک لٹک رہے تھے کہیں کہیں ایک دو سفید بال بھی تھے جنسے اسکی صورت میں اور زیادہ رعب پیدا ہو گیا تھا۔ اسکا چہرہ بڑا اور بھرا ہوا تھا اور سیاہ مونچھیں اور گھنی داڑھی تھی۔ اسکی آنکھیں بھی بڑی خوبصورت تھیں اور اُنسے اسکی فہم و فراست ہویدا تھی۔

اجنبی (نہایت خوشی سے) مجکو آپ ہی کے ملنے کا اشتیاق تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپکی زیارت پھر نصیب ہوئی۔ مین آپکی بیشمار عنایتوں کا حد درجہ شکر گذار ہوں لیکن میں نہیں جانتا کہ مجکو اس قرض سے سبکدوش ہونیکا کب موقع حاصل ہوگا۔

محافظ نے کوئی جواب نہیں دیا اور اپنی ٹوپی پہن لی

اجنبی (ہنسکر) وہ راز ابتک حل نہیں ہوا۔ آپ ہی میں جنھوں نے اپنے قوی بازو سے مجکو لیلے برنیوت کی تلوار روفی سے درہ کسا زمین بچایا تھا اور میرے خون آلود اور نصف مردہ جسم کو اُٹھا کر کہ وہ اُنکو لو پر چڑھا لے گئے تھے۔ کیا مین اب بھی اپنے نیک محافظ کا نام جاننے سے محروم رکھا جاؤنگا۔

محافظ ۔ کونٹ دسنزو۔ گو آپکو خوشی ہوگی لیکن میرا نام جلد تر معلوم ہو جائیگا آپ میری ان خدمات کے صلے مین یہ فرمائیے کہ اس تیرہ و تار طوفانی رات مین آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین۔

اجنبی پہلے تو کچھ جھجکا۔ لیکن اس بات پر شرمندہ ہو کر کہ مین نے اپنے محافظ پر کیون شک کیا آشکار طور پر جواب دیا

اجنبی ۔ مین اپنے دشمن ڈیوک آف امالفی سے ڈوئل لڑنے کے لیے پسٹم کو جاتا ہون۔

محافظ ۔ پسٹم تو یہان سے بہت دور ہے کم از کم بارہ میل ہوگا۔

اجنبی ۔ جی ہان۔ یہ تو مجکو معلوم ہے مگر میرا گھوڑا برنیشے کو کی سرائے مین کھڑا ہوا ہے۔ اب بارش بھی کم ہو گئی ہے مین اسپر سوار ہو کر نہایت خندہ دلی سے چلا جاؤنگا۔

محافظ ۔ کونٹ دسنزو! ایک بیوقوف کا بھی کہنا مانو۔ آج رات پسٹم کو نہ جاؤ۔

اجنبی ۔ کیون صاحب ۔ کیا ہرج ہے۔

محافظ ۔ تمکو معلوم نہیں ہے کہ جوان ڈیوک آف امالفی کیسا دغاباز ہے۔ وہ تمکو سوقت دھوکا دیگا جب تم بالکل بیخبر ہونگے۔ اسنے تمسے لڑائی تو بدلی مگر لڑنے کیلئے خود نہ آیگا۔ یہ بدمعاش جنھون نے ابھی تمپر حملہ کیا تھا اسی کے مقرر کیے ہوئے تھے

اجنبی (غور کرکے) یہ آپ نے سچ فرمایا۔ مگر مین وعدہ کرچکا ہون اسلیے مجبور ہون اسنے بھی میری طرح رکیلے آنے کی قسم کھائی تھی دیکھون اسکو اپنی آبرو کا کچھ خیال ہے یا نہین شرفاے تبیلس کے روبرو بڑی ڈینگ ہانکتا تھا۔

محافظ (سچی ہمدردی سے) پیارے کونٹ اسکو برائے نام بھی اپنی عزت کا پاس نہین ہے مگر چونکہ تم زبان دے چکے ہو اسلیے تمکو رکنا بیکار ہے چلو مین بھی تمھارے ساتھ گوبو کی سراے چلونگا۔

وہ سنسان گلی کے کنارے کنارے خاموشی سے روانہ ہوئے آخر ایک چھوٹی سراے مین داخل ہوئے جہان اجنبی یعنی کونٹ آف دسنزو نے مالک سرائے کو بلایا تھا۔

مالک سراے ایک ظریف بڈھا آدمی تھا اسنے کونٹ دسنزو کی آواز سنتے ہی کوٹھری کے دروازے کھولدیے اور ایک موم بتی لیے ہوئے باہر آیا۔

کونٹ۔ گوبو گھوڑا تیار ہے یا نہین۔

بڈھے گوبو نے ان دونون کو اپنے ہمراہ لیا اور ایک کوٹھری مین لیجاکر بٹھایا۔ اس کوٹھری مین ایک آہنی لیمپ لٹک رہا تھا جسکی دھندلی روشنی مین محافظ نے گوبو کو ایک پوشیدہ اشارہ کیا اور چونکہ کونٹ آف دسنزو اپنے تر کپڑون کو اتار کر سلکے اور خشک کپڑے پہننے مین مصروف تھا اسلیے اسکو خبر نہوئی کہ اسکے محافظ نے گوبو سے کیا کہا۔

گوبو (کونٹ سے) حضور مین اپنے سائیس کو بلواتا ہون۔

وہ سائیس کو بلانیکے لیے چلا گیا۔

جب دسنزو نے اپنا بھاری چغا اتار ڈالا اور اپنی ٹوپی آتشدان کے سامنے خشک کرنے کے لیے رکھا دی تو وہ اسوقت ایسا بہادر اور خوبصورت نظر آتا تھا کہ دیکھنے سے آنکھین شاد ہوتی تھین۔ اسکے سر اور ڈاڑھی اور مونچھون کے بال ہلکے سنہرے رنگ کے تھے اور ایسے ملائم تھے کہ ریشم کو مات کرتے تھے حالانکہ اسکے چہرے پر تسکین قوم کی سی صفائی تھی مگر وہ دراصل اطالیانی قوم کا معلوم ہوتا تھا اور اسکے بشرے سے کشادہ دلی اور راستبازی ٹپکتی تھی۔ اسکی پیشانی چندان اونچی نہ تھی لیکن چوڑی اور خوبصورت تھی۔ اسکی آنکھین ایسی نیپلس کی طرح نیلی تھین اور بڑی بڑی اور روشن تھین اسکا سر نہایت سڈول اور چھوٹا تھا اور کل اعضا خوبصورت اور متناسب تھے اسکے ایک ہاتھ کی چھوٹی انگلی مین ہیرے کی ایک انگوٹھی تھی اور وہ اپنے زمانہ کے ملٹری کپتانون کی پوشاک زیب تن کیے ہوئے تھا وہ اسوقت سواری کے بھاری جوتے جسمین چاندی کی مہمیز لگی ہوئی تھین پہنے تھا اور اطالیا کی نائٹ (بہادر) دان کا الک طبقہ کی طلائی زنجیر اپنی گردن مین ڈالے ہوے تھا اسکی کمر مین سرخ ریشمی پٹکا تھا جسمین اسکی کٹی اور تلوار لٹک رہی تھی۔

نا معلوم محافظ جس صورت سے آیا تھا اسی طرح بیٹھا رہا۔ نہ اسنے اپنی ٹوپی اُتار کر رکھی اور نہ اپنے بیٹھے ہوئے چغے کو علیحدہ کیا بلکہ ایک پوشیدہ جوش سے اس جوان سپاہی کی بہادرانہ صورت کو دیکھتا رہا۔

محافظ۔ کیون صاحب۔ ڈیوک آف اطالیہ سے ملنے کا کیا وقت مقرر ہوا ہے۔

کونٹ۔ دیصبری و بیچینی سے اپنے گرد دیکھ کر) نصف شب!

محافظ۔ ابھی تو بہت وقت ہے مشکل سے ساڑھے دس بجے ہونگے اور آپکے صبا رفتار گھوڑے کی ٹاپ صحن مین سُنائی دیتی ہے۔ آپ پہاڑیوں در سے کے سہل راستے سے پیچیم کو نہ جائین بلکہ میرا کہنا مانین اور شاہراہ سے تشریف لیجا رہین۔

کونٹ۔ آپکی نصیحت میرے سر آنکھون پر ہے مین شاہراہ ہی سے جاؤنگا۔

محافظ۔ شاباش۔ کاش تم سڑک پر بھی جاؤ تو یہ تو اسے دکھا دینا پھر تمہارا کوئی کچھ نہین کریگا۔

اسنے اپنے بائین ہاتھ کی انگلی سے ایک عجیب وضع کی انگوٹھی نکالی اور کونٹ آف ونسنزو کے نذر کی کونٹ نے بلا تامل انگوٹھی لے لی اور جواب دینے ہی کو تھا کہ محافظ نے پھر کہا۔

محافظ۔ لیجئے گوبو بھی آگیا اور سب سامان تیار ہے آپ تشریف لیجائین اب پھر کبھی ملین گے۔

وہ جلدی سے ہوٹل کے خاص پھاٹک پر آیا اور دروازے بند کر لیے اور ونسنزو کو گھوڑے کی ٹاپین سُنائی دین۔ اتنے مین گوبو بھی داخل ہوا اور اسنے اپنی ٹوپی لیکر اور چغے کو مضبوط کسکر اپنے جانے کی تیاریان کین۔

جسوقت ونسنزو اپنے رہوار صبا رفتار پر سوار ہوا تو بڈھے گوبو نے جھک کر سلام کیا اور دعا دی کہ خدا آپ کو جلد اپنی منزل مقصود پر پہونچائے۔

ونسنزو۔ گوبو مین تمہارا شکریہ ادا کرتا ہون لیکن یاد رکھنا کہ اگر کوئی مجکو پوچھے تو کہدینا کہ مین نے اسکو دو ہفتے سے نہین دیکھا ہے۔

ونسنزو نے یہ الوداعی ہدایت کرکے اپنے گھوڑے کو خیر کر دیا اور صحن کے دروازے سے نکلکر سستان گلی کے کنارے کنارے روانہ ہوا اور جلدی سے قصبہ طے کر کے ہموار سڑک پر آگیا۔ اسوقت گرجا گھر کے گھنٹے سے گیارہ بج رہے تھے اور تند ہوا چل رہی تھی لیکن تارے نکلے ہوئے تھے اور راستہ صاف تھا۔

ونسنزو نے اپنے ہاتھ بڑھا کر اپنے خوشنما گھوڑے کی گردن پر تھپکی دی اور وہ اور زیادہ تیز ہو گیا۔ یہ خوبصورت جانور برف کی طرح سفید تھا اور اسکی صورت و شکل اور رفتار و انداز سے ظاہر تھا کہ وہ بڑا اصیل گھوڑا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے مالک کا ہاتھ خوب پہچانتا ہے اور جسوقت اسنے اپنے مالک کے ہاتھ کو دیکھی ادا کی

ہوئی پامال پر محسوس کیا تو یہ اظہار اطمینان آہستہ سے ہنہنایا یہ ملک نصف دور تک چٹانی اور ویران تھا لیکن موضع ہٹی بگلیا کی ایک گلی اور دریا طی کرنے کے بعد راستہ صاف تھا اور جوار اور گیہون کے ہموار کھیت سفید چاندنی سی سڑک کے ہر دو جانب استادہ تھے۔

وسنزو کو اسوقت سوا ڈاکوؤن کے اور کسی کا خیال نہ تھا تو جہ کیا تھی کہ وہ ان آدم قد اونچے سبز کھیتون مین اکثر چھپے رہتے تھے۔ اور چونکہ اسکو وقت پر پٹشیم پہونچنے کی فکر تھی اسلیے اسنے اس ناہموار سڑک پر زیادہ تیزی سے چلنا شروع کیا۔ لیکن گیہون کے کھیتون مین مشکل سے ڈیڑھ کوس طی کیے ہونگے کہ کسی نے ایک تیز آواز مین پکارا ”ٹھہرو“

وسنزو کا گھوڑا جسکا نام سلیم تھا یکایک ٹھٹک گیا اور ایک درجن ہتیار بند اوسکے روبرو اسطرح آکر کھڑے ہوگئے گویا جادو سے آگئے ہون اور انھون نے اسکے مالک کی طرف اپنی کاربینون کے رخ کر دیے۔

وسنزو۔ (تلوار کو سر سے اونچا کرکے) دور رہو گستو وہ یہ کہہ کر اپنے دشمنون پر حملہ کرنے والا ہی تھا اور وسنزو مار ڈالا جاتا لیکن اس گروہ کے کپتان کو وسنزو کی عجیب وغریب انگوٹھی جو اسکو اسکے نامعلوم محافظ نے دی تھی چمکتی ہوئی نظر پڑی اسنے اپنے ساتھیون کو اس انداز سے وسنزو پر حملہ کرنے سے روکا کہ انھون نے اپنی کاربینین نیچی کر لین اور وسنزو نے بھی اپنی تلوار نیچی کر لی اور اپنے تشددانہ ارادے سے باز رہا۔

کپتان۔ کیون صاحب یہ انگوٹھی جو آپ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلی مین پہنے ہوئے ہین آپ کو کسنے دی۔

اسوقت وسنزو کی توجہ پہلی مرتبہ اس انگوٹھی کی طرف مائل ہوئی اور اسنے کہا ”یہ انگوٹھی ایک نامعلوم محافظ کی عطیہ ہے ابھی ایک گھنٹہ ہوا وہ مجکو ایک فقیر کے بھیس مین سالرنو کی گلیون مین ملا تھا۔

کپتان۔ معاف کیجیے گا ہمنے آپ کو بیکار روکا آپ ہمارے بڑے کپتان کے معتمد ہین لیکن ہمکو خبر نہ تھی اسوجہ سے ہم سے یہ گستاخی ہوئی دنیا ہماری مخالف ہے اور ہم دنیا کے مخالف ہین اور یہی سبب ہے کہ ہم کو ان ناموافق ایام مین نیک و بد کی زیادہ تمیز نہین ہے۔ وسنزو نے بھی خلیقانہ طرز سے اس کا جواب دیا کیسلیے کہ اسکو خود زبردست حملے سے بچنے کی خوشی تھی وہ قدم قدم چلا اور ڈاکوؤن کا کپتان روسانہ طریقہ سے اسکے ہمراہ روانہ ہوا اور اسکے ساتھی بھی کمال ادب سے اسکے پیچھے پیچھے چلے وسنزو نے موقع غنیمت سمجھا اور راز نہان دریافت کرنے کی غرض سے پوچھا کیون کپتان صاحب اُن صاحب کا نام کیا ہے جنھون نے مجکو یہ انگوٹھی عطا کی ہے اور جنکی آپ سب اسقدر عزت کرتے ہین۔

کپتان نے تامل کیا اور کوئی جواب نہین دیا۔

وسنزو۔ (دہنسکر) مین خیال کرتا ہون کہ شاید میرے نامعلوم محافظ کا نام میرے آخر دم تک پوشیدہ رہیگا۔

کپتان۔ اگر آپ کو اسکا نام جاننا ہی تھا تو پیشتر سے جان لیتا تھا۔

وسنزو نے کچھ نہ کہا اور ان حبشیون کی ذاتی صورتین دیکھنے لگا جو اسکو گھیرے ہوئے تھے انمین سب عمر کے لوگ تھے مگر سب بڑے سجری مرد معلوم ہوتے تھے۔ وہ سب بدن سے لگی ہوئی چست جاکٹین۔ ڈھیلے پجامے اور لمبے بدنما جوتے اور اونچی باڑھ کی باناتی ٹوپیان پہنے ہوئے تھے۔ انمین سے بہتون کے پاس اس سامان کے علاوہ سیاہ کپڑے کے بھاری بھاری چغے اور بڑے بڑے خود تھے اور ہر ایک کے پاس کارتین اور کپتیان تھین جنکے بھاری دستون مین ہاتھی دانت اور موتی جڑے تھے۔

ڈاکو کرن نے جوان سپاہی یعنی کونٹ آف وسنزو سے کوئی گستاخانہ استفسار نہین کیا اور اس جھوٹے چشمے تک اسکے ہمراہ گئے جو خشک سڑک کے دوسری طرف واقع تھا۔ وسنزو نے انسے رخصت ہوکر گھوڑا تیز کر دیا اور ڈیڑھ کوس سے زیادہ فاصلہ کرنے کے بعد پیسٹم کے ویرانہ کا خاکہ نظر پڑا اور وہ ڈرتا تھا کہ دیر ہو گئی وہ جون جون آگے بڑھا اسکو ویرانہ ہی ویرانہ دکھائی دیا جسکو خوف زدہ مقام کہنا ناموزون نہین مگر جا بجا گیہون کے لہلہاتے ہوئے کھیت غائب ہوتے گئے۔ وسنزو اس مشہور ویرانے مین پہلے بھی کئی مرتبہ آیا تھا مگر اس مرتبہ یہ مقام نہایت درجہ ویران نظر آتا تھا۔ یہان دو عمارتین تھین ایک کا نام بسلیسا اور دوسری کا نام ٹمپل آف نیپٹون تھا۔ بسلیسا جسکی ٹمپل آف نیپٹون سے زیادہ حفاظت کیجاتی تھی ایسی ردی حالت مین پڑا ہوا تھا کہ اسکی صورت سے حسرت ٹپکتی تھی ٹمپل آف نیپٹون کی کیفیت اس سے زیادہ ابتر تھی اور ان عمارتون سے کوئی پاؤ کوس پیچھے ناہموار اور اونچے پہاڑون کا سلسلہ تھا جو سالرنو کی میدان سے ایلی نانس کے پہاڑون تک جاری تھا۔

جب تن سوار نے اپنے گھوڑے کی رفتار کم کی تو ایک بڑا قد آور بھیڑیا اسکے راستہ مین آیا اور ڈر کر پہاڑون مین بھاگ گیا وسنزو نے اس واقعہ کو چند وجوہ سے نامبارک شگون خیال کیا مگر اسکا مزاج اس قسم کا نہ تھا کہ وہ ایسے واقعات سے زیادہ دیر تک مایوس رہتا۔ وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور اسکو بسلیسا کے سایہ مین ایک ٹوٹے ہوئے کھمبے سے باندھ دیا اور ہاتھ مین تلوار لیکر اور ہر طرف ہشیاری سے نظر ڈالتا چلا لیا۔

یہان بارش کا نام نہ تھا مطلع بالکل صاف تھا چاندنی کھلی ہوئی تھی اور سوا اپنے ہی قدمون کی آواز بازگشت کے ایک سناٹے اور ہو کا عالم تھا۔

وسنزو۔ (داس مندر کے روبرو ٹھہر کر) آہا! جگہ

(تو یہی ہے لیکن میرے دشمن غائب ہیں شاید
میں ہی قبل از وقت آیا ہوں۔

وہ مندر کے قریب بیٹھ گیا اور اپنے چاروں طرف
دیکھ کر زمانۂ بعید کی اُن یادگار باتوں کا خیال کرنے
لگا جنھوں نے اسکو اسوقت بالطبع گھیر لیا۔
یکایک بیرونی سڑک پر گھوڑے کی ٹاپوں نے
گزشتہ کا خیال دور کر کے موجودہ باتوں کی
یاد دلائی اور وہ جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ جبہ اُتار کر
الگ پھینکدیا تلوار ہاتھ میں لے لی اور لڑائی
کے لیے مستعد ہو گیا۔ ٹاپوں کی آوازیں اور
زیادہ نزدیک سنائی دینے لگیں لیکن سڑک
کے اس حصہ پر جہاں ریتلی زمین تھی گم ہو گئیں
اور تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ فام شخص جلدی
سے احاطہ میں داخل ہوا اور اس تنہا شخص کی طرف
بڑھا جو اسکا منتظر تھا۔

تھوارد (اپنا سیاہ جبہ علیحدہ رکھکر اور اپنی
تلوار پکڑ کر) تو آ گیا۔

ومنزو۔ (طنزیہ لہجے میں) جی حضور۔ مجکو
طوفان نے سالرنو میں روک رکھا تھا۔

تھوارد بھی ومنزو کی عمر کا تھا کوئی بائیس برس
کا ہوگا مگر قد میں ایک انچ اونچا تھا اسکا
بدن اکہرا تھا اور رنگ حبشی کی طرح سیاہ تھا۔
اسکے سر اور مونچھوں کے بال سیدھے اور سخت تھے۔
اور چھوٹی تیز آنکھیں سیاہ اور نفرت انگیز تھیں اسکے
ہونٹھ ایسے بنما تھے کہ دیکھنے سے کراہیت پیدا ہوتی
تھی اور باقی اعضا بھی بھدے اور غیر متناسب تھے۔

تھوارد۔ مجکو بھی اپنے گاؤں واقع روٹینی میں
دیر لگ گئی ورنہ تو میری سستی پر طعنہ نہ مار سکتا۔

ومنزو۔ (حقارت آمیز لہجہ میں) بیشک دیر
لگنے کا خاص سبب یہی تھا کہ ہمارے بہادر
حضور ڈیوک آف امالفی قاتلوں کا انتظام فرما
رہے تھے۔ اگر وہ کامیاب ہو جاتے تب تو
آپ کو اپنی بات کی پچ کرنے کی ضرورت نہ تھی
مگر چونکہ وہ کامیاب نہیں ہوئے اور آپ آ گئے
ہیں اسلیے اب فیصلہ ہو جائیگا۔

ڈیوک آف امالفی۔ اس سے تیرا کیا
مطلب ہے۔

ومنزو کا غصہ سالرنو کے واقعہ سے بھڑک
اُٹھا اور اُسنے کہا۔ وہ میرا مطلب کچھ نہیں ہے
لیکن اگر تجھ میں بہادری کی ذرا بھی بو ہو تو صاف
صاف کہدے کہ تو نے تین قاتلوں کو روپیہ دیکر
میری ہلاکت کا سامان کیا تھا یا نہیں ابھی مشکل
سے دو گھنٹے ہوئے ہونگے کہ تینوں قاتلوں نے
جنمیں مارزالوب کا سرغنہ تھا میری جان لینے
کی کوشش کی تھی یہ ڈیوک آف امالفی کا قصور
نہیں ہے کہ اس کا دشمن آج رات اس سے
مقابلہ کے لیے یہاں آیا ہے۔

ڈیوک۔ میں نہیں خیال کرتا کہ مارزالو سالرنو میں
ہو گا میں تو سمجھتا تھا کہ وہ میرے والد بزرگوار
کے ساتھ کسیلیہ میں تھا ابھی دو دن ہوئے کہ میں

اسکو وہین چھوڑ کر آیا ہون۔ تو جو یہ کہتا ہے کہ میرے
ارادے خراب تھے تیرا یہ کہنا بیکار ہے۔ اگر میرے
ایسے ارادے تھے بھی تو انکے لیے کیا یہ عذر کافی
نہ تھا کہ مین نے تجھ ایسے معمولی شخص سے ڈوئل لڑنے پر
رضامندی ظاہر کرکے اپنے بزرگون کے نام پر بٹہ لگایا۔
وسنزو۔ (بے پروائی سے)۔ تیرے دل مین
جو آئے کہہ۔ مین سپاہی ہون اور سپہ گری کے
سوا اور کسی بات کا مجکو دعوی نہین ہے لیکن تمھین
شاید یاد نہین کہ حال کی جنگون مین مغرور یونان کا
میرا لوہا مان گیا وہ تجھ ایسے امالفی کی کیا حقیقت
سمجھتا ہے۔
ڈیوک آف امالفی نے میان سے فوراً تلوار نکال لی
اور قبل اسکے کہ وسنزو اپنی تلوار نکالے اُسنے
کام تمام کردینے کی کوشش کی تھی لیکن سنزو کوئی
معمولی سپاہی نہ تھا کہ آسانی سے جان دیدیتا۔ اسنے
ہرن کی طرح جست مار کر اپنے دشمن کے وار کو روکا
اور برق کی سی تیزی سے اپنی تلوار نکال لی۔
وسنزو (غصہ سے لال ہوکر) تجھسے بزدل کو ہزار
خطاب ملین لیکن تو بزدل ہی رہیگا۔ سوقت تیرے ہزار
ساتھی اس ویرانے مین چھپے ہوئے ہون لیکن تو بچکر نہ جاسکیگا
اسنے اپنے دشمن کو اس زور سے دھکا دیا کہ گو ڈیوک تلوار
کی لڑائی مین بڑا مشتاق تھا مگر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا
اور بڑی مشکلون سے اپنے کو اپنے دشمن کے
وار سے بچاتا رہا۔
وسنزو۔ تف ہے بزدل! کرتے کے نیچے
زرہ بکتر پہن کر آیا ہے اگر یہ تو نہ پہنے ہوتا تو اب تک
تین مرتبہ میری تلوار تیرا پیٹ پار کرگئی ہوتی
پھر بھی ہوشیار رہ تو آج میرے ہاتھ سے بچکر
نہ جائیگا۔ اسنے اسپر پھر حملہ کیا اور سیاہ ڈیوک
نے یہ دیکھکر کہ مین کسی صورت سے پیش نہ پاسکونگا
اپنے لبون پر اپنے بائین ہاتھ کی انگلی رکھکر ایک
عجیب قسم کی سیٹی بجائی۔ سیٹی سُنتے ہی ایک
درجن بھر مسلح آدمی سنزر کے ایک ٹوٹے ہوئے
کونے سے جسمین وہ چھپے ہوئے بیٹھے تھے
نکل آئے اور وسنزو اس دغابازی سے سخت
ہراسان اور متعجب ہوکر پیچھے ہٹا۔
ڈیوک آف امالفی بھوت کی طرح سیاہ تو تھا ہی
فرط غیظ سے اور زیادہ سیاہ ہوگیا۔ وہ للکار کر
وسنزو کی طرف بڑھا اور اپنے ہتھیار بند ساتھیون
سے بولا "مار دو اسکا سر کاٹ لو"
اسکے ہمراہیون نے مع اپنے برہنہ ہتھیارون
کے وسنزو کو گھیر لیا مگر وسنزو بزدل نہ تھا کہ یکایک
مطیع ہوجاتا۔
وسنزو۔ (للکار کر) آؤ جسکو آنا ہو۔
اسنے یہ کہکر اپنے بائین ہاتھ سے اپنی پستول
نکالی اور ڈیوک پر سر کی۔ گولی ڈیوک کے نہین لگی
مگر وہ لڑکھڑا کر آگے گرا کو فٹ آف وسنزو نے
اپنی پستول کھینچ ماری اور وہ گولی کے نشانہ کی طرح
اسکے کندھے پر اس زور سے لگی کہ اُسکا دہنا
ہاتھ جسمین وہ تلوار پکڑے تھا بالکل بیکار ہوگیا۔ لیکن

ڈیوک کے ساتھیون نے وسٹنرو کو گھیر لیا اور حالانکہ اسمین حد درجہ ہمت اور حوصلہ تھا تاہم جسوقت ویرانہ کے پیچھے سے گولیون کی بوچھار شروع ہوئی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ صرف تھوڑی دیر کا مہمان ہے مگر قبل اس کے کہ اسکو کوئی گزند پہونچے اسنے اپنے دو حریفون کا کام تمام کر دیا۔

اتنے میں کسی نے ایک بلند آواز مین کہا "کونٹ ہمت نہ ہارنا" اور اس یقین سے کہ کوئی مدد کا بندہ مدد دینے کے لیے آیا ہے وسٹنرو نے اپنے قاتلون مین سے ایک کو اور لیا اور باقیماندہ قاتل یہ دیکھکر بیس مسلح ڈاکو دشمن کی مدد کو آپہنچے ہین بھاگ کھڑے ہوئے۔ کونٹ آف وسٹنرو کو ان ڈاکوؤن کی اس اچانک مدد پر اسقدر تعجب معلوم ہوا کہ اسکو مشکل سے اپنے حواس پر اعتبار تھا اور جسوقت اسنے قدیم نامعلوم دوست کو فقیر کے بھیس مین دیکھا تو اس کی حیرت کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔

وسٹنرو۔ اے میرے نامعلوم دوست! پھر اس مرتبہ بھی تیری بدولت میری جان بچی۔

نامعلوم نے وسٹنرو کی بات کا خیال نہین کیا اور ڈاکوؤن سے کہا کہ انکے تعاقب کی کوشش نہ کرو ان لوگون کا ایک جم غفیر سڑک کے نیچے کھڑا ہوا ہے فاتحو تم ان مردون کے کپڑے وغیرہ اتار لو اور انکا سیوت کر دینا کہ گھوڑے لیکر جلدی آئے اور سنیے۔ (وسٹنرو کی طرف مخاطب ہوکر) میرے ہمراہ بڑی تیزی سے چلے آئیے یہان بڑا خطرہ ہے

وسٹنرو۔ (شکرگزاری سے) مین آپ کا مشکور ہون کہ آپ نے حکومت سے رہائی دلوائی۔

اسکے نامعلوم محافظ نے جواب نہین دیا اور وسٹنرو تعجب کرتا ہوا اسکے ہمراہ ویرانے سے چلا گیا اور باقیماندہ ڈاکو مردون کے کپڑے اور ہتھیار جمع کرنے کے لیے پیچھے رہ گئے۔

نامعلوم محافظ کونٹ آف وسٹنرو کو اپنے ہمراہ لیے لیا ڈون کی طرف چلا۔ وہ اب بھی ایک پھٹا ہوا جبہ پہنے ہوئے تھا لیکن وسٹنرو کو ہر مرتبہ اسکے جبہ کے نیچے ایک دوسرا ہلکا کپڑا نظر پڑا۔

نامعلوم۔ اپنے گھوڑے کی طرف سے مطلق فکر نہ کیجیے جب ضرورت ہوگی فوراً حاضر ہو جائیگا اب آپ چند روز تک نہ سالرنو کو جا سکتے ہو اور نہ نیپلس کو۔ تو جب کیا کہ آپکے سرپرست شہزادہ کیپوا کے ہمراہیون اور بادشاہ کے ساتھیون سے دارالخلافہ مین کل شام کو بڑی سخت تکرار ہوگی آج رات کے واقعہ سے بادشاہ کا غصہ اور بھی بھڑک اٹھیگا۔ عجب نہین، آپ میرے ساتھ رہینگے آپکا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔

چونکہ نیپلس اور سالرنو کے درمیان تیس میل کا فاصلہ تھا اور اندنون ریل گاڑیان اور تار برقیان نہین اسوجہ سے وسٹنرو کو سخت تعجب ہوا اور اسنے دریافت کیا

وسٹنرو۔ کیون صاحب آپ انسان ہین یا فرشتہ کہ کل شام کو نیپلس مین واقعہ ہوا اور آپکو خبر بھی ہو گئی۔

تاسعلوم - (اپنے قدم بڑھاتے ہوئے) میری
ذہنیت ایسی بڑھی ہوئی نہیں جیسی آپ خیال
کرتے ہیں - اور یہ آپ کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا

دوسرا باب

حالانکہ راستے میں بالو اس کثرت سے بچھی ہوئی
تھی کہ ہر قدم پر پیر دھنسے جاتے تھے مگر چونکہ انکے
قدم بہت تیز پڑ رہے تھے اسلیے وہ آناً فاناً انہیں
اونچے پہاڑوں کے پاس پہونچ گئے اور یہان سے
چڑھائی شروع کی - اسمین تو شک نہیں کہ دستر
نے اپنے وطن کے اونچے پہاڑی سلسلوں
مین کاروراز کی معقول تعلیم پائی تھی مگر اپنے تاسعلوم
رہنما کے سامنے اپنی ساری قدر و عافیت بھول گیا
اسکے نزدیک ان پہاڑوں کے اونچے اور ڈھالو
مقامات کی کوئی حقیقت نہ تھی وہ کیا رہ پہاڑی
بکرے کی سی تیزی سے کھٹ کھٹ اترتا چڑھتا تھا
اور دستر کو تھکا مارا رہم آتی تھی - علاوہ بریں
تاسعلوم رہنما میں بڑا وصف یہ تھا کہ اسکا اچھا تتا کی
کے حق میں روشنی کی طرح مفید تھی اور مثل چاند اور
ستاروں کے بادلوں میں چھپ جاتیں مگر وہ برابر چلا
جاتا تھا اسکی سماعت بھی ایسی تیز تھی کہ فوراً کھڑا ہو
جاتا تھا اور اپنے لبوں پر انگلی رکھکر خاموشی کی ہدایت
کرتا تھا - برعکس اسکے دسترو میں یہ بات نہ تھی
آخر وہ چڑھتے چڑھتے ایک چوڑی سڑک پر پہونچے
جہاں سے ایک وسیع اور ہموار چٹان کا راستہ تھا
یہ چٹان ایک غار کی قدرتی دہلیز تھی جسکے پھاٹک پر
ایک بدنما دروازہ ٹھوس پتھر میں جڑا ہوا تھا
اور اسکے قریب صاف پانی کا ایک چھوٹا چشمہ بہتا
تھا جسکی لہروں سے اس ہو کے عالم میں ایک
عجیب آواز آرہی تھی -

تاسعلوم نے اپنے سونٹے سے دروازہ کھٹکھٹایا
اور متوسط عمر کی ایک ہوشیار عورت نے آکر فوراً دروازہ
کھولا اور نہایت ادب سے جھک کر دونوں کو اندر لے
گئی اور دسترو کو یہ دیکھکر سخت تعجب معلوم ہوا کہ غار
کے اندر ایک نہایت آرام دہ اور خوبصورت
کمرہ ہے اور اس کمرے سے نعل اور لیشت کے کمروں
کے راستے میں ہوا ایسی سرد چل رہی تھی کہ جگر تک
کی خبر لاتی تھی مگر شکر کا مقام تھا کہ اس کمرے
کے کونے میں ایک آتشدان تھا اور اس میں
لکڑیاں اور کوئلے دہک رہے تھے دیواروں
پر دو کمانیں اور بہت سی پستولیں آویزاں
تھیں وسط میں ایک چھوٹی میز تھی اور اسکے
گرد بہت سی تپائیاں پڑی ہوئی تھیں -

تاسعلوم کا ایک اشارہ پاکر دسترو نے ایک
تپائی اٹھالی اور آتشدان کے سامنے بیٹھ گیا
اسوقت تاسعلوم نے اپنی ٹوپی اور چغہ اتار ڈالا
تھا اسکی جاکٹ کا کپڑا آسمانی سبز رنگ کا تھا مگر تراش
اگلی قرنوں کی وضع کی تھی - اسکا کرتہ سرخی مائل
سیاہ مخمل کا تھا جس پر قیمتی کام بنا ہوا تھا - ایک
بھاری طلائی زنجیر اسکی گردن میں پڑی ہوئی تھی اور

میری بات کے صحیح ہونے کا اعتراف ہے۔
نامعلوم نے اپنے دوست کے چہرے پر گھبراہٹ کے
آثار دیکھے اور اسکی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے
ہنسی سے بولا۔ ڈاینلا۔ اسکا ذکر جانے دے ابھی
تھوڑی ہی دیر ہوئی تیرا مہمان ڈیوک آف امالفی
کی اُسی دغابازانہ حرکت سے بچکر آیا ہے جس نے
اسکی جان ہی لے ڈالی ہوتی۔
اس سے ڈاینلا اور اسکی ماں دونوں کا اشتیاق
بڑھ گیا اور نامعلوم نے صرف چند الفاظ میں ٹوریج
اور لسلبسا کے ویرانے کا واقعہ بیان کیا۔ اس پر
دسنزو کو از سر نو اپنے نامعلوم محافظ کی خدمات
کی تعریف کا موقع ہاتھ آیا مگر چونکہ نامعلوم کو اپنی
تعریف سننا بھی ناگوار تھا اسلیے اُسے اُن کو چھوڑ
کر پھر تھیئٹر کا ذکر چھیڑ دیا۔
دسنزو - حسین پاسٹورا ایتھیلس کے ہزاروں
اسیر تو تیری غلامی کا دم بھرتے ہیں یہ کیا سبب ہے
کہ تو اسقدر جاہ و ثروت چھوڑ کر اپنی نانفیس کے ان
پہاڑی غاروں میں رہنا پسند کرتی ہے۔
ڈاینلا - (شرمانے سے) میں ایک قزاق کی لڑکی ہوں
اور مجھے ناپاک نیپلس کی فاسد ہوا سے ان پہاڑوں
کی تازہ ہوا اچھی لگتی ہے۔ دنیا بھر کی نعمتیں ان
پہاڑوں کا خیال میرے دل سے دور نہیں کرا سکتیں
دسنزو - شاباش۔ میں نے بھی پہاڑوں ہی میں
پرورش پائی ہے اور پیاری ڈاینلا تو ان
پہاڑوں کا سب سے خوشنما پھول ہے۔

اُسوقت کسی شخص نے عجیب طور پر دروازہ کھٹکھٹایا
اور نامعلوم نے متوسط عمر عورت سے کہا ایلڈبیلا
اگنا سیو گھوڑے لیکر آیا ہے۔ اسکو آنے دے
نامعلوم کے حکم سے جھونپڑے کے دروازے
کھول دیے گئے اور ایک پست قد طاقتور ڈاکو
جسکی بائیں آنکھ میں ایک سیاہ داغ تھا داخل ہوا
ڈاکو - (نہایت ادب سے جھک کر) کپتان صاحب
گھوڑے تیار ہیں۔
نامعلوم - اگنا سیو! شاباش تو بہت جلد آیا لے
بیٹھ جا۔ ایلڈبیلا تیرے لیے شراب اور روٹی
لاتی ہے۔ جب میں ویرانے سے چلا آیا تو کیا ہوا۔
اگنا سیو - (بھوکے کی طرح کھاتے ہوئے) کوئی
خاص امر نہیں ہوا۔ آپ کے حکم کی فوراً تعمیل کی
گئی اور جس وقت ہمارے گروہ نے ان تعاقب کرنے
والوں کے گھوڑوں کی ٹاپیں سنیں تو پھر گیہوں کے
کھیتوں میں چھپ رہا۔ مردوں میں ایک
شخص تو بہتوں نکلا جو مارزا کو کے لیدکالے ڈیوک
کا بڑا معتمد تھا۔
نامعلوم (ظاہرا بڑے اطمینان سے) خوب ہوا
یہ بڑا ہی شیطان تھا (دسنزو سے) چلیے اب وقت
آگیا سورجوں سے صبح کی روشنی جھلک رہی ہے
وہ یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا اور ڈاینلا نے اگنا سیو سے
دریافت کیا کہ وہ اپنے ہمراہ کتنے گھوڑے لایا ہے
اگنا سیو - تین لایا ہوں۔ ایک کپتان صاحب کا اور
ایک آپکے شریف مہمان کا اور تیسرا نزدیل ڈیوک

جو اسکو چھوڑکر بھاگ گیا تھا۔

ڈانیلا - کیا تو مانٹی کارہیٹو کو جائیگا۔

اگناسیو - نہین - مین نہین جاونگا مجکو اپنے ساتھیون کے پاس واپس جانا ہے۔

ڈانیلا - (تالی بجاکر) تو تیسرے گھوڑے پر مین سوار ہو جاونگی۔ مین نے لیوسیا کو مدتون سے نہین دیکھا ہے اور اب ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئیگا۔

ایلیفٹا بیلا معترض ہوئی مگر چونکہ کپتان نے کوئی اعتراض نہین کیا اور وسنزو کو اس تجویز کا طرفدار پایا ڈانیلا غار کے اندر دوسری کوٹھری مین چلی گئی اور ایک نئی نات زین لے آئی اور اگناسیو کو دیا کہ تیسرے گھوڑے پر کس دے۔ اسکے بعد وہ اور تیاریان کرنیکے لیے پھر چلی گئی چند منٹ مین کل تیاریان ہوگئین اور جسوقت وہ غار سے باہر نکلے سپیدہ صبح نمودار تھا۔ لیکن قبل اسکے کہ وہ اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہون جادوگرنی جوان کونٹ آف وسنزو کو غار کے اندر بلا لے گئی اور اسکے کان مین کہا۔

جادوگرنی - وسنزو تم کونٹس بیٹرالس کو چاہتے ہو اور اسی وجہ سے تمھارے راستے مخدوش ہین خیر - اگر تم پر کوئی مصیبت پڑے اور کوئی مددگار نزدیک نہو تو مجکو ضرور یاد کرنا مین تمھارے بہت کام آؤنگی - میری لڑکی ڈانیلا کے مکر و فریب مین نہ آنا بلکہ یقین رکھو کونٹس بیٹرالس تمکو چاہتی ہے اور تمھاری ہی ہو کر رہے گی - اپنے بھید کسی پر روشن نہ کرنا اور اپنی ہمت ہاتھ سے نہ دینا - یہی تمھارے لیے کامیابی کا راستہ ہے اچھا جاؤ۔

وہ غار کی ایک کوٹھری مین چلی گئی اور وسنزو اسکے عجیب اطوار پر تعجب کرتا ہوا اپنے ساتھیون سے پھر ملا۔ ڈانیلا اور نامعلوم کپتان تو پیشتر سے گھوڑے پر سوار تھے - وسنزو بھی اپنے گھوڑے سلیم پر جلدی سے سوار ہو گیا جسنے اپنے مالک کو ایک مرتبہ پیچھے دیکھکر ایک دھیمی آواز مین اپنا اطمینان ظاہر کیا۔ اگناسیو پہاڑون کے نیچے اوتر کر اسی رستہ سے چلا گیا جس رستہ کو نامعلوم اور اسکے ساتھی نے ابھی طے کیا تھا اور تینون سوار تنگ پہاڑی رستہ مین ایک ایک کے پیچھے روانہ ہوگئے۔

ہوا سرد اور تازہ تھی اور جسوقت وہ بیچدار رستون مین پہونچے تو اور زیادہ سرد ہوگئی آفتاب ابھی تک نہین نکلا تھا اور بادل خفیف بحرکت تھے۔ لیکن تھوڑی دیر مین آفتاب نکل آیا اور کہر کافور ہوگیا۔ ہوا۔ انکے نیچے سالرنو کا وسیع میدان تھا جسپر صبح کی جھلملاہٹ سے سنہری رنگت چھائی ہوئی تھی میدان کے آگے سمندر تھا اور اسمین کہین کہین چھوٹے چھوٹے جہاز آتے جاتے نظر آتے تھے۔ وسنزو نیچر کا اچھا دلدادہ تھا جسوقت اسنے پہاڑون کی تازہ ہوا کھائی اور قدرت کے عجیب و غریب کرشمون کا نظارہ کیا تو اسکا دل باغ باغ ہوگیا کپتان بھی اس دلفریب منظر کو دیکھکر بہت خوش تھا اور ڈانیلا باوجود تنگ اور خطرناک رستہ کے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگاتی اور قہقہہ مارتی جاتی تھی۔

وہ سرد ہوا سے محفوظ رہنے کے لیے ایک قیمتی
شال اوڑھے تھی اور ایک ہوشیار چابک سوار کی
طرح گھوڑے پر ان بڑی چالوں سے اس انداز سے
چلی جاتی تھی کہ دسنزو اسکے حسن اور بیخوفی کو دیکھکر
اپنے دل مین عش عش کر رہا تھا۔
وہ جون جون آگے بڑھتی ہوا سرد ہوتی گئی اور حالانکہ
گرمی کا موسم تھا تاہم سایہ دار مقامون پر برف کے
ٹکڑے کہین کہین نظر آتے تھے۔ آخر وہ ٹیلے کی
چوٹی پر پہنچے جہان ایک تنگ اور ڈھالو رستہ سے
ایک وسیع اور اونچے میدان کا رستہ تھا اور یہ میدان
شمالی جانب تقریباً ڈیڑھ کوس تک پھیلا ہوا تھا
چونکہ سیلم نے بطور پہاڑی گھوڑون کے پرورش
نہین پائی تھی اسلیے دسنزو بڑی مشکل سے اپنے
ساتھیون کے برابر جاسکتا تھا مگر یہان پہونچکر اسنے
اپنے گھوڑے کو تیز کر دیا اور ڈانیلا کے برابر
پہونچ گیا۔ رستہ مین دسنزو کو اور زیادہ بات چیت
کا موقع ملا اور اسکو معلوم ہوا کہ ڈانیلا کی تہذیب
اور دلفریبی حد درجہ بڑھی ہوئی ہے۔
ایک مقام پر ایک سیاہ فام دیہاتی نظر آیا جو اپنے
کندھے پر ایک کلہاڑی رکھے ہوئے چلا جاتا تھا
اور دسنزو نے نامعلوم اور ڈانیلا کے درمیان ایک
دوسرے کو چند عجیب و غریب اشارے کرتے دیکھا
دسنزو۔ (سمجھ اور آگے بڑھکر) ڈانیلا یہ گنوار
ڈاکو تو نہین معلوم ہوتا۔
ڈانیلا۔ (ہنسکر)۔ یہ صورت سے تو کوئی کوتلے
معلوم ہوتا ہو لیکن ضرورت پڑے تو کلہاڑی کو
کاربین سے بدلنے کے لیے ابھی تیار ہو جاے
اسنے دسنزو کو ڈاکوؤن کے چند اشارے
بتائے جنسے ڈاکو بغیر گفتگو کیے ایک دوسرے
کا مطلب سمجھ سکتے تھے۔ مثلاً آنکھ کا بائین
جانب اشارہ کرنا اور سر کو کچھ اوپر اٹھا کر خفیف
جنبش دینے سے یہ مراد تھی کہ مسافر ایک ہی
پیشے کے لوگ ہین اور کسی کام پر جاتے ہین
ہاتھون کو تھوڑا بڑھانے اور ہم انگلیون کو اوپر
اٹھانے سے مراد یہ ہے کہ "اسکو قید کر لو"۔
ہاتھ بڑھانے اور انگلیون کو نیچے جھکانے کا مطلب
ہے کہ "اسکو مار ڈالو" یہ قزاقون کا دشمن ہے
دسنزو کا زیادہ تر وقت وطن سے باہر بسر ہوا
تھا اور گو وہ پیشہ قزاقی کے بارے مین بہت
اچھی واقفیت رکھتا تھا مگر جو حالات اس سفر مین
معلوم ہوے اُنکو سنکر اسکی عقل دنگ ہو گئی۔ وہ
بخوبی جانتا تھا کہ جب طاقتور امرا مین تکرار ہوتی
تھی تو یہ ڈاکو بڑے کام آتے تھے اور اسکا ثبوت
یہ تھا کہ وہ خود اپنے مربی شہزادہ کیپو اور
ڈیوک آف امالفی کے جھگڑون مین مدتون تک
شریک تھا۔ بلڈیلو الو قزاقون کے کپتانون
مین بڑا زبردست شخص تھا۔ لوگ اسکے نام سے
کانپتے تھے اور بوربون نے جو حال مین شاہی
تخت پر متمکن ہوا تھا زیادہ تر اسی کپتان کی کوشش
سے کامیابی حاصل کی تھی اور شہزادہ کیپو اب بھی

اُسکو اپنا نہایت بیش قیمت مددگار تصور کرتا تھا جسکی وجہ یہ تھی کہ ڈوانیلا ان معاملات مین بڑی جرئت باز تھی۔ لیکن اُسنے یہ دیکھکر کہ ونسنزو کو اسکے محافظ کا نام نہین معلوم ہے پوری رازداری کا برتاؤ کیا اور باوجود اسکی منت سماجت کے اُسکو نہین بتایا۔

ڈوانیلا۔ گھبرایئے نہین۔ آپکو بہت جلد معلوم ہو جائیگا۔ اب وہ میدان کے سرے پر پہونچے۔ آسمان زیادہ تنگ ہوتے ہوتے ایک پگڈنڈی ہو گیا۔ یہان سے بدنما گھاٹی کا راستہ تھا جسکے سرے پر ایک چھوٹا جھونپڑا تھا اور اس جھونپڑے کے قریب ایک بہتا ہوا چشمہ تھا۔ وہ یہان کچھ دیر آرام کرنے کے لیے ٹھہر گئے اور نامعلوم نے اشارہ کیا کہ یہان ہم لوگون کو گھوڑے چھوڑ دینا ہونگے۔

اُنھون نے یہان ٹھہر کر تھوڑا سا ناشتہ کیا اور اسکے بعد پیادہ روانہ ہوے۔ اُنکو ایک مرتبہ پھر ایک ڈھالو مقام طے کرنا پڑا اور اُسکو طے کر کے ایک بڑے عظیم الشان پہاڑ کے پایہ پر پہونچے۔

ڈوانیلا۔ (ونسنزو سے مخاطب ہو کر) سمجھیے ہم ٹھیک کارڈانیو پہونچ گئے۔

نامعلوم نے آہستہ سے سیٹی بجائی اور ایک ڈاکو جنگل سے فوراً نکل آیا اور ڈوانیلا کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا۔ اُسنے افسر کے ہاتھ کا ایک اشارہ کافی تھا وہ جھاڑیون کو چھانٹتا ہوا اُن لوگون کو جنگل مین لے گیا آخر وہ جنگل طے کر کے ایک ڈھالو اور تنگ سڑک پر پہونچ گئے جو پیچدار زینون کیطرح پہاڑ پر چلی گئی تھی

ڈاکوؤن کا ایک جرگہ جو سر سے پاؤن تک مسلح تھا ایک چھوٹے چشمہ کے قریب سڑک کے کنارے صف بستہ تھا۔ ڈاکوؤن نے اپنی بندوقین نیچی کر لین اور ان نوواردون مین سب سے ممتاز شخص کو دیکھکر اُنکے چہرے فرط انبساط سے کھل اُٹھے ڈوانیلا سر اٹھائے کھڑی ہوئی تھی اور کل ڈاکو اُسکو کنکھیون سے دیکھ رہے تھے لیکن ونسنزو کی طرف کسی نے نگاہ نہ کی۔

ونسنزو نے کئی بار دیکھا کہ چھوٹے ڈاکو میری طرف ظاہر نفرت سے دیکھ رہے ہین لیکن اُسنے چندان خیال نہ کیا۔ البتہ اگر وہ خیال کرتا تو اسکو ضرور معلوم ہو جاتا کہ اسکا سبب وہ چند اشارے تھے جو اُسکے نامعلوم رہنما نے کیے تھے۔

نامعلوم کا اشارہ پاتے ہی ایک سنتری جھپٹتا ہوا تنگ سڑک پر چڑھ گیا اور باقی گروہ چھوٹے چشمے سے پیاس بجھا کر آہستہ آہستہ روانہ ہوا ونسنزو کو نہایت تعجب معلوم ہوا کہ حملے اور ناگہانی واقعات سے محفوظ رہنے کے لیے ہر جگہ حزم و احتیاط کا برتاؤ کیا گیا تھا عنقریب ہر ناکے پر ایک سنتری کسی ممتاز جگہ پر بھری ہوئی بندوق لیے نظر آتا تھا اور اونچی سڑک کے کنارے کنارے بھاری بھاری پتھرون کے ڈھیر اس غرض سے لگے ہوے تھے کہ اشارہ پاتے ہی مخالفون کے سر توڑ دیے جائین۔ تھوڑی سی چڑھائی کے بعد سڑک مڑ گئی اور جسوقت وہ اور زیادہ بلندی

پر چڑھ گئے تو بہت سی آوازین ایک ساتھ سنائی دین - خوشی کا ایک نعرہ جو پہلی مرتبہ بلند ہوا تھا وہی متواتر بلند ہوتا رہا مگر وسنزو اس نعرے کا پورا مطلب نہ سمجھا - آخر یہ سڑک ایک چوڑے سبزہ زار پر ختم ہوئی جسکے بیرونی جانب اونچی اونچی جھاڑیان لگی ہوئی تھین اور دونون جنس کے بہت سے ڈاکو جمع تھے اور چلا چلا کر بلڈیوالو - بلڈیوالو پکار رہے تھے -

وسنزو سخت متعجب ہوا اور اپنے نامعلوم محافظ کے پاس سے ہٹ کر الگ کھڑا ہوگیا - اس خوف کا سبب یہ تھا کہ بلڈیوالو نے بڑی خونریزیان کی تھین اور اُسکے نام سے اچھے اچھے بہادر کانپتے تھے -

وسنزو - (اپنی تلوار پر ہاتھ رکھکر اور اپنے خوبصورت رہنما کو غصہ اور ملامت کی نگاہ سے دیکھکر) - کیا تو نے مجکو در اصل دیونزاد بلڈیوالو کے غار مین لاکر پھنسا دیا -

نامعلوم - (ہنسکر مگر محبت سے) مین تیرے حسن اخلاق کا شکریہ ادا کرتا ہون - لوگ مجھی کو بلڈیوالو کہتے ہین -

وسنزو کو خواب مین بھی خیال نہ تھا کہ یہی حضرت بلڈیوالو ہین - لیکن جب خود بلڈیوالو کی زبانی یہ حال کھلا تو وہ سرتاپا حیرت بن گیا - اُسکا کلیجہ ایک عجیب کش مکش کا منظر ہو رہا تھا - وجہ کیا تھی کہ اسکو طفولیت ہی سے اس نام کا ڈر تھا اور اس خیال سے کہ بلڈیوالو نے اسکو کئی بار بڑی بڑی آفتون سے بچایا اسکو سخت ندامت اور شرمندگی ہوئی اُسنے بلڈیوالو کی شریفانہ صورت سے رنج کے آثار دیکھکر فوراً کہا -

وسنزو - میرے نیک محسن! مجھے معاف کرنا نہین معلوم مین کیا کہہ گیا - بات یہ ہے کہ مجکو شروع ہی سے یہ خیال پیدا کرایا گیا تھا کہ تو کل بُرائیون کا مخزن ہے لیکن اب ثابت ہوگیا کہ یہ سب باتین بے ایمانون اور کور باطنون کی خیالی کہانیان تھین - مین یہ خوب جانتا ہون کہ تیرے سینے مین سوا مردانگی اور عزت کے کسی بُرائی کی رسائی نہین ہے

بلڈیوالو - ضرورت تجکو میرے ساتھ چند روز رہنے کے لیے مجبور کریگی اور تجکو ثابت ہو جائیگا کہ مین وہ شیطان نہین ہون جیسا کہ لوگون نے مجکو بیان کیا ہے - اگر مین دشمنون کا دشمن ہون تو دوستون کا دوست ہون - اور جن وجوہ سے مجکو تجھ سے محبت ہے اسکا تجکو خیال بھی نہوگا - خیر - اب چل - دیکھ میرے ساتھی مجھ سے ملنے کے لیے بڑھے آرہے ہین

ڈانسلا نے سب سے آگے ہوکر لیوسیا سے ملاقات کی جو ڈاکوؤن کے کپتان یعنی بلڈیوالو کی بیوی ہے ان ڈاکوون کی تعداد بہت بڑھی ہوئی تھی اور انمین تقریباً ایک درجن یا اُس سے زیادہ عورتین تھین جو انھین ڈاکوون کی بی بی بہنین تھین یہ سب جوان تندرست اور خوبصورت

نظر آتی تھین اور اپنے کپتان سے ملنے کے لیے
اسکے گرد جمع ہوگئین - مانٹی کارونیو مین ڈاکوؤن
کی آبادی تین سو سے اوپر تھی اور سب اکثر طاقتور
اور خوبصورت جوان تھے - وسٹنرو اس بڑی جماعت
اور خصوصاً عورتونکے خوبصورت اور تازہ چہرون
کو دیکھکر نہایت متعجب ہوا - وہ سمجھا کہ یہ لوگ
ملک کی پولیٹکل اختلافات کی وجہ سے پہاڑون
مین زندگی بسر کرنے کے لیے چلے آئے ہین حالانکہ
بات یہ تھی کہ ڈاکوؤن کے جرگے نے اپنے جرائم
کی سزا سے بچنے کے لیے ان پہاڑون مین سکونت
اختیار کی تھی -

جب وہ لیوسیا - ڈانیلا اور ایک طاقتور جوان
ڈاکو کی ہمراہی مین جسکو بلڈیوالو - بنڈیٹو کے
نام سے پکارتا تھا اور جو ہر صورت سے اسکا
لفٹنٹ اور معتمد نظر آتا تھا چند عارضی جھونپڑون
کیطرف روانہ ہوے تو راستہ مین چند قیدی جو
زر فدیہ دیکر رہا ہونے کی امید مین بیٹھے تھے نظر
آئے انمین سے ایک نے وسٹنرو کا نام لیکر پکارا
اور وسٹنرو نے اسکو پہچانا - یہ اپولیا کا ایک
دولتمند رئیس تھا جسکو اسنے نیپلس مین دیکھا
تھا - مگر چونکہ وہ امالفی کے مددگار ون نہین تھا اور
مع اپنے ساتھی قیدیون کے ڈاکوؤن کیطرح
طاقتور اور مضبوط تھا اسلیے اسنے اسکا کچھ
خیال نہین کیا اسکے بعد وہ ایک گروہ کے
قریب پہونچے جو چند کسانون سے تیس بھیڑون
کی قیمت کے چکوتہ پر تکرار کر رہے تھے - اس سودے
مین کپتان ان ڈاکوؤن سے بڑھے ہوے معلوم
ہوتے تھے مگر کپتان بلڈیوالو نے ایک مناسب قیمت
لگا کر اس تکرار کا فیصلہ کر دیا اور گو کسانون کو
اس قیمت پر بھی دلجمعی نہوئی لیکن آخر رضا مند ہونا
پڑا یہان سے وہ ایک سب سے بڑے جھونپڑے
مین آئے - یہ جھونپڑا خشک پتون اور پھونس سے
اچھی طرح ڈھکا ہوا تھا اور اسکے چارون طرف
آرام کرنے کے لیے کافی جگہ تھی اور چونکہ
عنقریب شام کا وقت تھا اسلیے خوبصورت
لیوسیا نے جو اپنے شوہر کی واپسی سے بہت
خوش نظر آتی تھی پارٹی کو کھانا کھلایا -
بلڈیوالو اداس اور خاموش تھا لیکن ڈانیلا نے
وسٹنرو کو ڈاکوؤن کے کل حالات سے آگاہ کیا
اور اسکا دل بہلانے کیلیے ظرافت آمیز باتین کرتی رہی
جب رات ہوگئی اور تاریکی چھاگئی تو ان ڈاکوؤن
نے بے شمار الاؤ روشن کیے اور وسٹنرو کے تعجب
ظاہر کرنے پر ڈانیلا نے سمجھایا کہ یہ لوگ مانٹی
کارونیو پر حملہ کرنے کا قصد نہین کر رہے ہین
اور اگر کرتے اور ہار بھی جاتے تو انکو سیکڑون ایسے
مقامات معلوم ہین جہان آسانی سے چھپ سکتے
ہین اور سپاہیون کو برلے نام بھی خبر نہین
ہوسکتی - وسٹنرو کو صرف اسی بات پر تعجب نہین
معلوم ہوا بلکہ جب اسنے سُنا کہ ان لوگون کو
پچاس پچاس کوس کے حالات آنا فاناً ہی مین معلوم

ہون لیکن مجکو کارلو اور اُسکی فوج کا بھی ڈر نہین ہی۔
وسنزو۔ لیکن اے پری چہرہ۔ اسکے ساتھیون مین
کون ہوگا جو تیری شیرین مسکراہٹ پہ مفتون نہوگا
ڈانیلا۔ کیا تیرے نزدیک یہی بات ہی۔
وسنزو کی اس تقریر سے اسکا گرم خون فوارے
کیطرح جوشزن ہوا اور اسکی آنکھین چمکنے لگین
اسکی بیتابی حد درجہ بڑھ گئی اور اسنے نہایت بیصبری
سے کہا۔ ساری دنیا مین صرف ایک شخص ہی
جس سے مجکو محبت ہی۔ اسکے لیے مسکراہٹ کی تو کیا
حقیقت ہی جان شیرین نثار کرنے کے لیے تیار ہون۔
دونون کے گھوڑے بالکل ملے ہوے جا رہے
تھے ڈانیلا بادہ محبت مین چور تھی اور وسنزو کی
آنکھون مین بھی اسکے حسن کا خمار چھایا ہوا تھا
آخر ڈانیلا نے فرط جوش سے سلیم کی اڑتی ہوئی
ایال چھونے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ اودھر وسنزو
نے اسکا خوبصورت چمکتا ہوا ہاتھ پکڑکر نہایت
پیار سے بوسہ دیا۔
وسنزو اسکا ہاتھ چوم کر پچھتایا اور گو ڈانیلا کی
چتون سے اور زیادہ شوخی ٹپکتی تھی مگر وسنزو نے
باقیماندہ سفر مین سابق کی بہ نسبت زیادہ حجاب نہ
برتا اور کہا جب وہ گوبو کی اس چھوٹی سرائے مین
پہونچے جو دسوئیس کے پایہ پر واقع تھی اور جہان سے
دارالخلافہ فیلیس نزدیک تھا ڈانیلا نے آگے
نہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔
وسنزو۔ اے حسین رہنما۔ تو نے تو میرے ساتھ
دارالخلافہ تک چلنے کا وعدہ کیا تھا۔ کیا اب
کیون یہ قصد بدل دیا۔
ڈانیلا۔ ہان قصد تو کیا تھا مگر اب مین تیرے
ساتھ اور زیادہ دور نہین جاؤنگی۔
وسنزو۔ مجھے بڑا رنج ہی کہ میری صحبت سے تکو
یکایک اسقدر نفرت ہوگئی۔ آخر کیا سبب ہوا۔
ڈانیلا۔ (رک کر) تجکو دل بہلانے کے لیے
کوئی اور حسینہ مل جائیگی۔ ضرورت کیا ہی یہ سڑک
سیدھی فیلیس اور سورنٹو کو گئی ہی۔ راستہ بھولنے
کا بھی اندیشہ نہین ہی۔
وہ گھوڑے کو خیز کرکے سرائے کے صحن مین
لیگئی اور وسنزو کو نہایت پریشانی کی حالت
مین سڑک پر چھوڑ دیا۔
وسنزو سمجھ کا بڑا تیز تھا۔ اسکو معلوم ہوگیا کہ
ڈانیلا کے جذبات پر میرے اطوار کا بڑا اثر پڑا
اور وہ اپنے دل مین اُن حرکات پر جنھون نے
اسکو نادانستہ شوخ کر دیا تھا سخت نادم ہوا۔
اودھر تو اپنی معشوقہ دلنواز یعنی خوبصورت
بیئٹرائس کونٹس آف سورنٹو کے عشق مین بے طرح
مبتلا تھا اور اُسکو ہر طرف سے خطرے
گھیرے ہوے تھے اُدھر اسکو یہ ڈر تھا کہ ڈانیلا
جیسی عورت کی خصومت اچھی نہین۔ وہ سرائے
کے پھاٹک پر کھڑا ہوا ان خیالات مین سراپا غرق
تھا کہ بڈھا گوبو نظر آیا اور گپ شپ کرنے لگا۔
گوبو۔ آپ سات دن تک کہان رہے۔ آپ کے

پیچھے ایسے ایسے اہم واقعے ہوے کہ بیان
کرتے ہوے ڈر معلوم ہوتا ہے خیریت ہوئی کہ آپ
موجود نہ ہوے ورنہ بڑی مشکل ہوتی۔ تریوک
آف امالفی اور کیپوا والون مین واقعہ تسیم کے
دوسرے ہی دن ایسی گہری چھنی کہ دونون طرف
خون خرابا ہو گیا۔ سنتے ہین کہ بادشاہ سلامت
اس بات سے دونون فریقون سے ناراض ہین۔
وسنزو۔ تیری زبان تو قینچی کیطرح چلی جاتی ہے بتا
کہ کیپوا کہان ہے نیپلیس مین ہے یا اور کہین۔
گوبو۔ وہ اور امالفی دونون نیپلس مین ہین کبھی
ایک بادشاہ کے کان پھونکتا ہے۔ کبھی دوسرا۔
بادشاہ حیران ہے کہ کیا کرے لیکن زیادہ تر
امالفی کا طرفدار معلوم ہوتا ہے۔
وسنزو۔ مین اپنے گھوڑے سلیم کو تیرے
اصطبل مین چھوڑ دونگا اور یہانسے ایک
گاڑی کرایہ کرکے چلا جاؤنگا۔
وہ گھوڑے سے اترپڑا۔ باگ ایک سائیس
کو دیدی اور ایک گلاس شراب پیکر تازہ
ہو گیا اتنے مین ایک گاڑی بھی آگئی اور وہ
اُسپر سوار ہو کر شہر کو روانہ ہوا۔ وہ تھوڑی
دیر مین شہر کے قریب پہونچ گیا اور تنگ اور
گنجان گلیون مین سے چلا۔
گلیون مین ایک قسم کا عجیب جوش وخروش
پھیلا ہوا تھا مگر یہ کوئی غیر معمولی بات نہ تھی
جب کبھی کوئی پولٹیکل تبدیلی واقع ہوتی ہے تو
اس قسم کا جوش اور خروش پیدا ہو جاتا ہے۔
ڈھالو اور تنگ گلیون مین مرد عورتون اور
بچون کی بھیڑ مین لگی ہوئی تھین اور غریب باشندے
پھٹے پرانے کپڑے پہنے ادھر اُدھر پھر رہے تھے۔
خاص خاص سڑکون پر اعلی درجہ کے لوگ جمع
تھے مگر انکے چہرون سے جوش مترشح تھا اور بہت سے
مسلح سپاہی اس بھیڑ مین انتظام کرتے پھرتے تھے۔
وسنزو محلہ سینٹ ایلمو کے سرے پر اُتر پڑا اور
بھیڑ مین سے اپنے مکان کیطرف جو وہان سے
صرف چند قدم پر تھا روانہ ہوا۔ وہ مشکل سے
تھوڑی دور پہونچا ہوگا کہ ایک شخص اُسکے
قریب سے گزرا اور جلدی سے سڑک کے دوسری
طرف ہو رہا۔ حالانکہ اُسوقت وسنزو بہت تیزی
سے بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اسنے مارزانو کو
ایک نگاہ مین پہچان لیا اور اُسکا ہاتھ بالطبع
اسکی گپتی کے قبضہ پر پہونچا۔
وسنزو (اپنے دل مین) اگر کہین ایک مرتبہ
اور میرے نزدیک چلا آتے تو مزا چکھا دون وہ
یہ خیال کرتا ہوا اپنے مکان مین داخل ہوا جہان اُسکے
نوکر گیاکومو نے بڑے تپاک سے استقبال کیا۔
وسنزو۔ کیا اندنون میرا مربی شریف کیپوا
نیپلس ہی مین ہے۔
گیاکومو۔ جی حضور۔ یہین ہین۔ آپ کے
نہونے سے بڑے بیقرار ہین۔
وسنزو۔ مین ابھی انکے محل کو جاتا ہون لیکن یہ

تو بتا میری غیبت مین تسورنٹو سے تو کوئی خبر
نہین آئی۔
گیاکومو۔ ہان حضور۔ کونٹس بٹرائیس کی خادمہ
مریم آئی تھی۔ وہ کہتی تھی کہ کونٹس آپ کے لیے
بڑی بیتاب ہین۔ لیکن اُنکے والد اُنکو کہین جانے
نہین دیتے حالانکہ حضور ملکہ کبھی کبھی اجازت
دیدیتی ہین۔
وسنزو۔ کیا ان دنون کونٹس بٹرائس اپنی
والدہ ماجدہ کے پاس رہتی ہین۔
گیاکومو۔ حضور اسکا حال ٹھیک نہین معلوم ہے۔
وسنزو نے کچھ دیر آرام کیا اسکے بعد کپڑے پہنے
اور نوکر کو ساتھ لیکر تاریک گلیون مین سے
اپنے مربی اور دوست کے محل کو روانہ ہوا
شہزادہ کیسوا نے جو ایک خوبصورت خوشرو
جوان تھا کونٹ آف وسنزو کو اس محبت سے
بغلگیر کیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ گویا کونٹ
اسکا خاص بیٹا تھا اسکے بعد انمین یہ گفتگو ہوئی۔
شہزادہ۔ ارے ظالم ہمنے تو تیرے لیے
اسقدر رنج کیا گویا تو اس دنیا ہی سے چل بسا
آخر تجکو کیا پڑی تھی کہ تو نے تسیم مین جاکر امالفی
سے لڑنے کا قصد کیا۔ کیا تجکو خبر نہ تھی کہ امالفی
ساری دنیا کا دغاباز اور بے ایمان ہے۔
کونٹ۔ اے شریف شہزادے۔ صرف
اپنی بات کی پچ مین۔ ورنہ مین نہ جاتا۔
یہ کہکر کونٹ آف وسنزو نے شہزادہ کو کل کیفیت
جو شروع سے ابتک ہوئی تھی بے کم و کاست
سنائی اور شہزادہ کو بلبڈیوالو کے حالات سنکر
نہایت درجہ تعجب اور دلچسپی معلوم
ہوئی۔
شہزادہ۔ یہ تو مجکو مدت سے یقین تھا کہ گو لوگ اس
ڈاکو کے کپتان کو بہت بدنام کرتے تھے مگر وہ
دل کا نہایت شریف ہے۔ ہمسے اور امالفی سے
ہمیشہ سے جھگڑے چلے آتے ہین۔ اس شخص
نے ہمارا ہر موقع پر ساتھ دیا ہے۔ کیا تمھین
یہ نہین معلوم ہے کہ اسنے تمکو اسقدر مدد کس
ارادے سے پہونچائی ہے۔
کونٹ۔ جی نہین۔ مجکو برائے نام بھی خبر نہین
ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ آپکو اسوجہ سے
مدد پہونچاتا ہے کہ وہ امالفی کا جانی دشمن ہے
اور اس [illegible] درجہ نفرت کرتا ہے۔
شہزادہ۔ اور وہ اب بھی مدد پہونچانے پر
آمادہ ہے۔ اگر بادشاہ صاحب نے میرے
حق مین انصاف نہین فرمایا اور اُن نقصانون
کا انتقام نہین دلوایا جو امالفی نے مجکو پہونچائے
ہین تو دیکھ لینا مین کیسے کیسے گل کھلاتا ہون۔
جسوقت وہ یہ کہہ رہا تھا اسکی پیشانی سے
افسردگی اور غصہ مترشح تھا وہ کچھ دیر تک
خاموش بیٹھا رہا اسکے بعد وسنزو کی طرف
یکایک مخاطب ہوا اور بولا۔
شہزادہ۔ وسنزو۔ کل ہم بادشاہ صاحب کے

حضور مین چلین گے - تم بھی میرے ساتھ چلنا اور اپنے رقیب اور دشمن ڈیوک آف امالفی کا کمینہ پن اور دغابازی اپنی ہی زبان سے سنانا۔

وسترو کو شہزادہ کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ اسکی معشوقہ بیٹرائس اندنون ملکہ کے ساتھ ہے چنانچہ اُسنے اس تجویز کو نہایت خوشی سے قبول کیا تو وجہ کیا تھی کہ اسکو شاہی محل مین جانے سے اس بات کی امید تھی کہ اپنی خوبصورت بیٹرائس کی زیارت نصیب ہوگی - پس وہ اپنے مکان کو واپس آیا اور اسکی طبیعت سابق کی بہ نسبت اب زیادہ خوش تھی -

دوسرے دن کونٹ آف وسترو شہزادہ کیسوا ڈیوک گار ونیا - کونٹ کارافا اور خاندان کیپولو کے دو سرے مددگار شاہی محل کو روانہ ہوے محل کے دروازے کو فوجی افسر اور خطاب یافتہ مجہولون کا ایک گروہ گھیرے ہوے تھا لیکن ان اعلی درجہ کے لوگون کی پارٹی فوراً اندر چلی گئی اور چند لمحے مین شاہ کارلو والی نیپلس کی خدمت مین حاضر ہوئی -

بادشاہ کارلو ایک خوبصورت شخص تھا اسکے چہوٹے نازک چہرے کے ہر خط سے کمزوری اور آرام طلبی مترشح تھی - اسنے ان مہمانون کو نہایت تپاک سے بٹھایا اور مناسب خاطرداری کی - ہرچند کہ وہ درباری موقعون پر بڑی آن بان سے رہتا تھا مگر پرائیوٹ زندگی مین اس سے زیادہ آزاد کوئی نہوگا - اسکو شراب خواری کا حد درجہ شوق تھا مزاج کا اچھا تھا مگر ملکی انتظام مین سر پیر سرے کا نالائق تھا -

بادشاہ نے ان لوگون کے سلام خندہ پیشانی سے قبول کیے اور اُنکے آنے کا مدعا دریافت کیا -

بادشاہ - (شہزادہ کیسوا سے) مین سمجھتا ہون کہ آپ لوگ شاید اُس کمبخت تکرار کی وجہ سے تشریف لائے ہین جو آپ کے خاندان اور امالفی کے درمیان ہوئی ہے -

شہزادہ - حضور کا خیال صحیح ہے - چند روز ہوے جب مین حضور کی خدمت مین حاضر ہوا تھا تو آپ نے اس امر کے صحیح ہونے پر شک ظاہر فرمایا تھا کہ ڈیوک آف امالفی نے میرے لائق دوست کونٹ آف وسترو سے دغابازی کا برتاؤ کیا - آج مین اُنکو آپ کی خدمت مین اس غرض سے لایا ہون کہ آپ خود کونٹ کی زبانی تمام حالات سے مطلع ہون -

کونٹ وسترو نے وقد جھک کر آداب بجا لایا اور نہایت تعظیم سے آگے بڑھا - بادشاہ کارلو کو اسکے اطوار بہت پسند آئے اور اسنے خوش ہو کر مفصل حالات بیان کرنے کے لیے ارشاد فرمایا وسترو نے سالرنو کے واقعہ اقدام قتل اور بعد کی ڈوئل کی کیفیت بیان کرنا شروع کی اور ایک ایک بات نہایت سچائی اور ایمانداری سے بیان کی اسکی سادہ تقریر کا آخری حصہ یہ تھا -

"حالانکہ حضور نے ڈوئل کے خلاف کوئی خاص حکم
صادر فرمانا مصلحت و مناسب نہین سمجھا لیکن
آپکی کل رعایا اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ اسکا
عمل بندگان عالی کی طبع مبارک کے خلاف ہے
لیکن اس ڈوئل کو خود ڈیوک آف امالفی نے
اشتعالک دی تھی اور معززا اور مقتدر لوگون
کے روبرو خود اپنی زبان سے وقت مقام اور
شرائط مقرر کیے تھے۔ مین اسکو دھوکا دہی
اور بزدلی کا ملزم ٹھہراتا ہون کیلیے کہ اسنے میرے
ساتھ تین مرتبہ اسی قسم کا برتاؤ کیا اول اسنے
مجکو مقام معہودہ پر پہونچنے سے باز رکھنے کے
لیے تین مسلح قاتلون کو مقرر کیا۔ ان قاتلون کا
سرغنہ اسکا معتمد بارزا تھا۔ دوسرے جب وہ
مجھ سے ڈوئل لڑنے کیلیے آیا تو وہ اپنے کرتے
کے نیچے فولاد کا زرہ پہنے ہوے تھا تیسرے
جب اسنے دیکھا کہ وہ میری تلوار کی وار کا تحمل
نہو سکے گا تو اسنے اپنے بیش سے زیادہ ساتھیون
کو اپنی مدد کے لیے بلالیا۔ یہ لوگ پیشتر سے اپنے
ارادے سے چھپے ہوے تھے کہ ڈیوک کے چلانے
پر فوراً چلے آئینگے اور میرا کام تمام کردینگے۔"
یہ ایک مشہور بات تھی کہ ڈیوک آف امالفی بادشاہ
کا ترلوکا منھ لگا مصاحب تھا چنانچہ بادشاہ کو
یہ تقریر واقعی بری معلوم ہوئی۔
بادشاہ۔ یہ امر قرین انصاف ہے کہ مین تمہارے
اور دوسرے فریق کے حالات پر غور کرون
لیکن میرا خیال ہے کہ جن دوستون نے تمکو
بچایا تھا وہ ضرور مشتبہ لوگ تھے۔
وستنزو اس بات پر کچھ جھجکا مگر اسنے حتی الوسع
نہایت معقول جواب دیا۔
وستنزو۔ شاید حضور کا مطلب اُن ڈاکوؤن
سے ہے جنھون نے مجکو خطرۂ عظیم کی حالت مین
دیکھکر میرا ساتھ دیا تھا۔ مین نہین عرض کرسکتا
کہ انھون نے مجھے کس ارادے سے مدد دی
تھی لیکن مجکو یقین ہے کہ حضور مجھ پر یہ الزام
نہ لگائینگے کہ مین نے اس نازک حالت سے
بچنے کے لیے حتی الوسع کوئی تدبیر نہین اٹھا رکھی
بادشاہ۔ (دل شکستہ بد مزاج ہوکر) جس ارادے
سے بدمعاش ڈاکوؤن نے تمہارا ساتھ دیا
ہو وہ مجھ پر بخوبی روشن ہے یہ بدمعاش میری
نمک حلال رعایا اور معزز شہزادہ امالفی
کے دشمن ہین اور مجکو بذات خاص ان ڈاکوؤن
سے سخت نفرت ہے (غصہ سے کھڑے ہوکر)۔
خیال توکرو کہ اس ڈاکوؤن کے کپتان بلڈیوا
نے میری شان مین کسقدر گستاخی کی۔ اسنے اور
اسکے ساتھیون نے میرے دشمنون کے خلاف
میری چند خدمات کی تھین۔ ہمنے ان خدمات
کے صلے مین فرمان شرافت اور معافی عطائی اور وہ
شریر النفس کہتا ہے کہ مین ان عطیون کو اس شرط
پر قبول کرونگا کہ مجکو امالفی سے جنگ کرنے کی
اجازت دیجائے اور میری شاہی فوجین کھڑی

ہوئی تماشا دیکھین مین خود ہی بیوقوف تھا
کہ مین نے اُسی وقت اور اسی جگہ اس گستاخ
کی گردن نہ اُڑوا دی۔

اس تقریر پر ایک سناٹا چھا گیا۔ کسکی مجال
تھی کہ بادشاہ کی اس حالت مین زبان کھولتا
آخر وہ خود ہی دسنرو کیطرف یکایک مخاطب ہوا۔

بادشاہ۔ سنو۔ کونٹ۔ ہم ایک حد تک تمھاری
شکایتین تسلیم کرتے ہین لیکن تم کیا چاہتے ہو۔

کونٹ۔ انصاف چاہتا ہون۔

بادشاہ۔ انصاف سے تمھارا کیا مطلب ہے۔

کونٹ۔ انصاف سے میرا مطلب یہ ہے کہ اپنے
دشمن کو اپنی تلوار کی نوک سے اُٹھالون یہ
وہ تلوار ہے جو آپ کے لیے لڑائیون مین سب کے
آگے چمکائی اور جسنے آپ کو تخت دلوایا۔

بہتر ہوتا کہ دسنرو اس آخری فقرے سے اجتناب
کرتا۔ وجہ یہ تھی کہ گزشتہ خدمات کا اعادہ شاہ
کارلو کے نہایت ہی ناگوار خاطر تھا۔

وہ یہ سنتے ہی نہایت خشمگین ہوا اور بولا۔

بادشاہ۔ تم بیہودہ بکتے ہو۔ مگر ہم تمکو اس
مرتبہ معاف کرتے ہین (باقیماندہ گروہ سے) اور
سنیے صاحب۔ اس ناگوار معاملہ کو اُسوقت تک
ملتوی رکھیے جب تک آپ کے دلو نمین اطمینان
نہ پیدا ہو جائے۔

شہزادہ کیسوا جواب دینے کو تھا کہ بادشاہ کا
ایک اشارہ یہ ظاہر کرنے کیلیے کافی ہوا کہ ملاقات
ختم ہو گئی جسوقت وہ رخصت حاصل کرنے کی
غرض سے جھکے ملکہ نیپلس مع اپنے ہمراہیون کے
کمرے مین داخل ہوئین اور جملہ شرفا آداب بجا لائے۔

ملکہ اسابیلا نیپلس کی مشہور حسینہ تھی۔ اسکا
بوٹا سا قد۔ نازک جسم۔ کتابی چہرہ۔ سڈول نقشہ
خوبصورت آنکھین لچکتے ہوئے بال۔ غرض
سب صفتین اسکے حسن کو دوبالا کرنے کے لیے
ایک سے ایک بڑھی ہوئی تھین اور حالانکہ
وہ ابھی بالکل کم سن تھی مگر اپنے شوہر سے
جوگتی لائق اور قائم مزاج تھی۔

ملکہ اسابیلا تو خوبصورت تھی لیکن ایک لیڈی
جو ملکہ کے ہمراہ تھی اس غضب کی حسین تھی کہ
حیطہ بیان سے باہر ہے اُسکا نام کونٹس ٹرائس
آف سورنٹو تھا اسکا قد اوسط سے بڑھا ہوا تھا
اور اسکی سادہ سفید ریشمی پوشاک اسکے خوبصورت
نازک جسم پر اسقدر کھلتی تھی کہ دیکھنے سے آنکھون
کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا تھا۔ اسکے
ہاتھ چھوٹے اور سفید اور ملائم تھے شانے بھرے
ہوئے اور چہرہ بیضاوی تھا۔ اسکے نورانی
بشرے سے ملاحت ٹپکتی تھی اور چاند سے
رخسارون پر چمکتے ہوئے سیاہ بال نہایت ہی
دلکش اور دلفریب نظر آتے تھے۔ اُسکی آنکھین
اسکے خوشنما بالون کیطرح سیاہ تھین اور جسوقت
دسنرو کی آنکھون سے دوچار ہوئین تو اُنسے
شرم اور گھبراہٹ مترشح تھی۔ دسنرو نے اسکے

رخساروں پر بڑی تیزی سے رنگ آتے جاتے
دیکھا مگر جوان کونٹس کی آنکھیں فرش کیطرف
جھکی ہوئی تھیں۔

لیڈیوں نے بادشاہ کے روبرو جنٹلمینوں کے
آداب قبول کیے اور اسکے بعد کمرے کے
اس دروازے میں سے نکلکر چلی گئیں جہاں
سے محل کے مرقع خانہ کا راستہ تھا۔

جسوقت وہ جانے لگیں تو کونٹس پیٹر اُس کے
سفید ہاتھ سے ایک چھوٹا خوبصورت دستانہ
گویا محض اتفاق سے گر پڑا اور دسترو نے تعظیم
بجالانے کے حیلہ سے جھک کر دستانہ کو اسطرح پر
اٹھالیا کہ کسی کو خبر بھی نہ ہوئی۔

ملاقات ختم ہو گئی لیکن جب وہ بادشاہ کے حضور
سے باہر گئے تو شہزادہ کیتیوا کا رنگ اُڑا ہوا
معلوم ہوتا تھا لیکن دستروکی کشادہ پیشانی
سے کوئی خوشی مترشح تھی۔

چوتھا باب

جس زمانہ کا ہم ذکر کرتے ہیں اُس زمانہ میں ایوان
سورنٹو حال کیطرح نیپلس سے بارہ میل پر واقع
تھا اور اُسکے سامنے ایک خلیج تھی جسکا نام
دسودیس بے تھا۔

ایوان اور خلیج کے درمیان سرو کے درختوں
کا ایک خوبصورت جھنڈ تھا۔ اور خلیج کے حاشیہ
پر تقریباً ڈیڑھ میل تک نارنج اور بادام کے
ہرے بھرے درختوں کی قطار لگی ہوئی تھی۔
البتہ اس مقام پر جہاں قصبہ بسا ہوا اور ایک
اونچی زمین پر ایک ٹوٹا ہوا گرجا ایستادہ تھا۔
درختوں کا نام نہ تھا۔ یہ گرجا ایک عرصہ تک
خاندان سورنٹو کا پرستش گاہ تھا مگر جب سے
ایوان کے قریب ایک دوسرا گرجا بن گیا اس
گرجا کا کوئی پرسان حال نہ رہا اور رفتہ رفتہ
اسکی یہ حالت ہو گئی کہ اب بالکل ویران نظر آتا ہے۔
اس ویرانے سے تھوڑے فاصلہ پر ایک ٹوٹی
کھاڑی یا گزرگاہ تھی جو درختوں اور جھاڑیوں سے
اسقدر گھری ہوئی تھی کہ مشکل سے نظر آتی تھی
البتہ سمندر کیطرف سے کشتی والے دیکھ سکتے تھے
اور انکو یہ کھاڑی ایک سیاہ کھائی نظر آتی تھی۔

واقعات متذکرہ کے تقریباً ایک مہینے بعد
سہ پہر کے قریب ایک جوان [illegible]
گرجا کی چوٹی کے متصل ایک سایہ دار مقام پر
بیٹھا ہوا [illegible] ٹوپی کے [illegible] سے [illegible]
نکلا ہوا تھا اور وہ [illegible] حسین نہ تھا [illegible]
شک نہ تھا کہ اسپر [illegible] کا گمان ہوتا لیکن [illegible]
نہایت خوبصورت تھا۔ اسکی [illegible] آنکھوں
سرخ [illegible] اور گھونگھر والے بالوں پر اسکی
سرخ وردی نہایت ہی زیب دیتی تھی۔ وہ
اس جگہ سے اس چھوٹی کھاڑی کیطرف [illegible]
غور سے دیکھ رہا تھا [illegible] گرجا کی
تھوڑی دیر میں اسکے [illegible]

جوان لیڈی نظر آئی اور اس گذرگاہ میں جا کر بیٹھ گئی اور اس ہیئت سے کچھ سوچنے لگی گویا کسی کا انتظار کر رہی ہے۔

یہ لیڈی ایسی دلفریب تھی کہ اگر ایک مرتبہ زاہد مرتاض بھی دیکھ لیتا تو ساری ریاضت بالائے طاق رکھ دیتا لیکن تعجب یہ ہے کہ اس شخص بصورت ملازم پر اسکا دوسرا ہی اثر پڑا اسلیے کہ اسکے بشرے سے ناراضی ٹپکتی تھی اور کلیجہ غصہ اور نفرت سے اچھل رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں ایک ہلکی کشتی اس کھاڑی کے دہانہ پر لنگرزن ہوئی اور ایک جوان سپاہی نے خشکی میں کود کر لیڈی مذکور کو ایک عاشقانہ جوش سے بغلگیر کیا۔

خوبصورت ملازم یہ کیفیت دیکھکر غصہ سے تھرا اٹھا اور دانت کٹکٹا کر اپنے دل میں کہنے لگا "خواہ انکی جان ہی کیوں نہ جائے میں یہ معاملہ ضرور بگاڑ کر رہونگا"

اسنے یہ خیال کرکے اپنی مٹھی باندھی اور غصہ میں بھرا ہوا اپنی اونچی بیٹھک سے اتر آیا اور درختوں کے جھنڈ میں سے ایوان سورنٹو میں جو درختوں کے بیچ میں جگنو کیطرح چمک رہا تھا داخل ہوا۔

اس اثنا میں خوبصورت بٹرائس اور وسنٹرو میں رازونیاز اور محبت پیار کی باتیں ہو رہی تھیں اور انھیں عاشق و معشوق کی ملاقات دیکھکر جاسوس ملازم کے دل میں بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔

وسنٹرو۔ (ایک بادام کے درخت کے نیچے کھڑے ہوئے) میری سب سے پیاری بٹرائس آج مدتوں کے بعد تیری زیارت نصیب ہوئی۔

بٹرائس۔ (اپنے عاشق کی آنکھوں کیطرف محبت سے دیکھکر) تمنے وہ خط دیکھا تھا جو میں گلدستہ میں رکھکر کمرے میں چھوڑ گئی تھی۔

وسنٹرو۔ ہاں پیاری میں نے دیکھا تھا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ میں نے جب کبھی تجھ سے ملنا چاہا یہی جگہ ملاقات کیلیے پسند کی لیکن شومی قسمت سے ابتک کبھی ملاقات نہیں ہوئی صرف آج میرا طالع بیدار تھا کہ تیرے روئے انور کی زیارت نصیب ہوئی۔

بٹرائس۔ میں نے وقت مقررہ پر آنے کی ہمیشہ کوشش کی لیکن میرے والد یا میرے والد کے ایجنٹ ایسے حارج ہو جاتے تھے کہ میں اپنا وعدہ ایفا نہیں کر سکتی تھی جب سے میں ملکہ کے محل سے واپس آئی ہوں۔ اس ایوان میں عنقریب ہر شخص میری کارروائیوں کی دیکھ بھال کیا کرتا ہے مجھے اپنی بڈھی انا جلفنتا پر بھی اعتبار کرتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہے۔

وسنٹرو۔ اور کیا تمھارے والد اب بھی امالفی کے ساتھ شادی کرنے پر تمکو مجبور کرتے ہیں۔

بٹرائس۔ افسوس یہی بات ہے۔ وہ مجھ سے کل ہی کہتے تھے کہ یا تو ڈیوک کیوالی کی درخواست شادی قبول کر یا تارک الدنیا ہو جا۔ میں نے کہدیا کہ مجھے تارک الدنیا ہونا پسند ہے ڈیوک کیوالی سے شادی نہیں کرونگی۔ اسپر وہ بہت

جھلائے اور بولے کہ تجکو ایک مہینے کی مہلت دیجاتی
ہے اس اثنا مین اچھی طرح سوچ سمجھ لے پیارے۔
وسنترو۔ مجھے بعض وقت اسقدر رنج ہوتا ہے کہ خدا
سے موت کی طلبگار ہوتی ہون۔ مگر مین ایسی
بدنصیب ہون کہ مجکو موت بھی نصیب نہین ہوتی۔
درد کے آنسو اسکی آنکھون مین بھر آئے اور
اسکے لب لغزش کرنے لگے۔
وسنترو۔ (اسکی پلکین چوم کر اور اسکے نازک
جسم کو اپنے آغوش مین لیکر)۔ آخر یہ سب باتین
کسکے لیے۔ مجھ غریب گھائل کے لیے! آہ۔
پیاری بئٹرائس مین کہتا ہون کہ تجھ سی خوبصورت
اور پاک و صاف کی نگاہ مین کیون میری اسقدر
وقعت ہے۔
بئٹرائس۔ (سادگی سے)۔ تو میرا پیارا محبوب
ہے مین تیرے لیے صرف تکلیف ہی نہین اٹھاؤن
گی بلکہ جان تک دیدونگی۔
وسنترو نے اسکو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور
اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ مجکو ان خطرون
کا چوگنا صلہ مل گیا جو مین نے ایسی سچی اور حلیم
محبوبہ سے ملنے کے لیے اختیار کیے ہین۔
وسنترو۔ بئٹرائس۔ ملکہ تو تجکو بہت چاہتی ہے
کیا وہ بھی تیری سفارش نہین کریگی۔
بئٹرائس۔ وہ تو سفارش کر چکین اور انھین کی
سفارش کا نتیجہ ہے کہ مین ان دنون تھوڑی بہت
آزاد ہون لیکن مجکو امید نہین ہے کہ یہ آزادی
زیادہ عرصہ تک قائم رہیگی۔ تمکو تو معلوم ہوگا
کہ میرے والد مزاج کے کیسے سخت ہین۔ بھلا وہ
کب اپنی ضد سے ٹلنے لگے۔ علاوہ اسکے وہ
سیاہ ڈیوک کی ہر طور پر رعایت بھی کرتے ہین۔
وسنترو۔ (اسکو ایک مرتبہ پھر اپنے سینے سے
لگاکر)۔ اے ملکۂ عشق یہ صحیح ہے لیکن اگر فیلیس
کی ہر تلوار میرے خون کی پیاسی ہو تو بھی مین
تجکو فتح کرکے رہونگا لیکن پیاری بئٹرائس
یہ تو بتا کہ ملکہ فیلیس امالفی سے کس بات پر ناراض ہے
بئٹرائس۔ تمھین نہین معلوم۔ انکو اپنے ملک کی
بہبود مدنظر ہے وہ نہین چاہتین کہ بڈھا امالفی
جسکو اپنے ذاتی فائدے سے غرض ہے ملک کے
کامون مین دخل انداز ہو۔ دوسرے وہ اس
بات سے بھی ناراض ہین کہ امالفی خاندانی
کینے سے اپنا ذاتی کینہ نکالنے کی فکر مین
رہتا ہے بلکہ اسکے بیٹے ڈیوک گیوانی سے
بھی سخت متنفر ہین۔ کچھ اسکا یہ سبب نہین ہے
کہ ڈیوک گیوانی کا چال چلن خراب ہے بلکہ بات
یہ ہے کہ وہ انکے کمزور شوہر کو دوسری عورتون
کے جال مین متواتر پھنسایا کرتا ہے انہین ایک
خوبصورت پاسٹورا بڑی منھ لگی ہے۔
وسنترو۔ آہ۔ ڈانیلا کا غرور بیجا نہ تھا۔
بئٹرائس۔ (اسکی آغوش سے یکایک علحدہ
ہوکر اور آزردگی اور بیتابی کی حالت مین)
وسنترو تم اس عورت کا حال کیا جانو۔

وسنترو- مین جانتا ہون- یہ قزاق ہے- مجھسے اس سے پہاڑون مین اُن وحشیون کے درمیان ملاقات ہوئی تھی جنھون نے مجکو امالفی کی غلامی سے بچایا تھا- وہان اسکے علاوہ اور کئی بہادر اور وحشی عورتین تھین-

بٹرائس- لیکن کوئی اتنی خوبصورت نہ ہوگی-

وسنترو- (اسکے لبون کا بوسہ لیکر)- بٹرائس کیا ابھی سے رشک ہوگیا- کہین تیری پیاری صورت کے آگے مجکو کسی دوسری عورت کی صورت بھا سکتی ہے-

بٹرائس- پیارے- مجھے اس پر ذرا بھی رشک آتا ہے جو تیرے گلابی رخسارون پر چمکتا جھلتی ہے- لیکن چپ چپ آ گیا-

وہ یہ کہکر یکایک کھڑی ہوگئی اور جلدی سے اپنی انگلی اٹھائی-

وسنترو- کوئی نہین ہے- خالی تمھارا خیال ہے-

بٹرائس- نہین مین نے درختون کے جھنڈ مین گھڑ گھڑاہٹ سنی ہے- ہائے- ہائے غضب ہوگیا-

اسنے چند قاتلون اور اپنے باپ کے چند ہوا خواہون کو برہنہ تلوارین لیے درختون کے جھنڈ سے نکلتے دیکھا اور شدت خوف سے یکایک چلا اٹھی-

وسنترو- بٹرائس یہ ہمت کا وقت ہے-

اسنے یہ کہکر ایک ہاتھ سے بٹرائس کو تھاما اور دوسرے ہاتھ سے تلوار نکال لی اور زور سے للکارا- آؤ- بزدلو- آؤ-

حملہ آورون کی تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ وسنترو کو لڑکھڑا کر پیچھے ہٹنا پڑا اور وہ بٹرائس کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اسکے خاص ملازم اسکو اکیلا کر جلدی سے بھاگ گئے اب وہ اکیلا اور قاتل پانچ تھے اور ان قاتلون کا سرغنہ مارزالو تھا لیکن وسنترو نے اپنی جان بچانے کے لیے اپنی پوری قوت صرف کردی اور بڑی جرأت اور مستعدی سے انکا مقابلہ کیا- مگر یہ موقع بڑا نازک تھا اور اگر وہ زرہ نہ پہنے ہوتا تو ایک دسکا خاتمہ ہوگیا ہوتا تو وہ وجہ کیا کہ قاتلون نے آتے ہی آتے اتنے وار کیے کہ اُسکے کپڑون کی دھجیان اُڑ گئی تھین-

اب اُسنے ہوشیاری سے مقابلہ کرنا شروع کیا اور گو پانچ کے مقابل مین اکیلا تھا لیکن ایسے داؤ پیچ جانتا تھا کہ حملہ آور اسکو گھیر نہ سکے-

مارزالو- (جوش دلاکر) اب وہ تیرا فقیر ساتھی کہان گیا- بڑھو- اس مرتبہ بچنے نہ پائے-

وسنترو- (دوسرون کے وار سے اپنے کو بچاتے ہوے) کمینے- اس مرتبہ تیری خیریت نظر نہین آتی- ایک ہی وار مین فیصلہ ہے-

اُسنے یہ کہکر مارزالو کی داہنی کلائی پر اس زور سے ایک تلوار ماری کہ خون کا فوارہ جاری ہوگیا- اور گو مخالفین کی تعداد اسقدر زیادہ تھی لیکن وہ کونٹ وسنترو کے حملہ کی تاب نہ لا سکے البتہ مارزالو

کی اُستادی مین شک نہ تھا حالانکہ اسنے زخم کاری کھایا تھا لیکن ہمت ہاتھ سے نہ دی اور اُسکے ایک اشارہ کی دیر تھی کہ اُسکے ساتھیون نے بہادر کونٹ کو عنقریب گھیر لیا اور چند منٹ مین اسکا کام تمام کر دیتے لیکن جنگل سے یکایک ایک دھیمی سیٹی سنائی دی۔ یہ سیٹی اسی قسم کی تھی جو ڈیوک آف امالفی نے پشیم کے ویرانے مین اپنے مددگارون کو بلانے کے لیے بجائی تھی۔ لیکن اس مرتبہ اس سیٹی کا ایک دوسرا اثر پڑا اور مارزاو اپنے دو ہمراہیون کو لیکر نارضامندی سے جنگل مین چلا گیا۔

صرف دو قاتل باقی رہ گئے۔ وسنزو نے انمین سے ایک کو زمین دکھا دی لیکن دوسرا ایک ایسا گہرا زخم کھا کر جس سے اُسکی پیشانی پر ایک مدامی داغ لگ گیا تھا بے شرمی سے بھاگ گیا۔

کونٹ وسنزو کو مشکل سے میان مین تلوار رکھنے اور دم لینے کی مہلت ملی تھی کہ حاسد ملازم جسکا اس باب کے شروع مین ذکر ہوا ہے جھپٹتا ہوا کھلے میدان مین آیا۔

ملازم۔ (جوش سے) ابھی یکبارگی اپنی کشتی نہ لیجا۔ نہین بچھتائیگا۔ آ۔ میرے ساتھ جلدی سے چل۔ اسنے وسنزو کے کرتے کا دامن پکڑ لیا اور گرجا کی طرف لے چلا۔

وسنزو۔ (رک کر) مجھکو کیونکر یقین ہو کہ اس مرتبہ میرے لیے دوسرا جال نہین بچھایا گیا ہے

ملازم۔ کیا تمکو میرا اعتبار نہین۔ مین ہی تھا جسنے جنگل مین ڈیوک کی سیٹی کی نقل اُتار کر تمکو مارزاو اور اُسکے ساتھیون سے بچایا ہے دیر نہ کرو۔ یہ موقع عجلت کا ہے۔ کہین وہ پھر نہ آجائین۔

وسنزو اُسکے ہمراہ گیا اور خوبصورت ملازم اسکو جلدی سے ٹوٹے ہوئے گرجا مین لیجا کر اس جگہ لے گیا جہان کچھ دیر قبل خود بیٹھا تھا۔ یہ مقام عشق پیچان سے ڈھکا ہوا تھا مگر یہان سے اس مقام کی پوری کیفیت نظر آتی تھی جہان جال مین وسنزو اور اُسکے دشمنون مین لڑائی ہوئی تھی۔ اُنھون نے ایک لحظہ کے بعد قاتلون کو واپس آتے اور وسنزو کو ہوشیاری سے تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔ اسکے بعد وہ تنگ گزرگاہ مین اُتر گئے جہان سے چھوٹی کھاڑی کا راستہ تھا اور وہان جا کر اس کشتی کو توڑنے لگے جسپر وسنزو سوار ہو کر آیا تھا۔

ملازم۔ (کشتی کے توڑنے کی آواز سنکر) کچھ پروا نہین۔ میرے پاس ایک دوسری کشتی تیار ہے۔

انھون نے یہ دیکھنے کے بعد کہ مارزاو اور اسکے ساتھی اس شخص کی لاش کو جسکو وسنزو نے قتل کیا تھا اُٹھا لے گئے خوبصورت ملازم وسنزو کو ایک دوسری کھاڑی مین لے گیا جو گرجا کے پایہ پر تھی۔ یہان اُنھون نے ایک دوسری کشتی تیار پائی وہ دونون کشتی

مین بیٹھ گئے اور وسنٹرو ڈانڈ ہاتھ مین لینے والا تھا کہ ملازم نے اسکو اطمینان سے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود کشتی کو بڑھا کر خلیج مین لے گیا وسنٹرو اس سے قبل ہی ملازم کا حسن ملیح اور نرالے انداز دیکھ چکا تھا اور اب چونکہ اسنے غروب آفتاب کے قبل شہر جانے کی متواتر خواہش ظاہر کی اسلیے وسنٹرو نے دریافت کیا۔

وسنٹرو۔ میرے جوان محسن۔ تو اسقدر بیتاب کیون ہی کیا کسی حسین معشوقہ سے ملنے کا وقت بدگیا ہی اگر یہی بات ہی تو مین سمجھتا ہون کہ ہماری طرح تیری ملاقات تو بیر بھنڈ نہوگی۔

ملازم۔ جی نہین۔ مجھے ٹھیک وقت پر پہونچنا ہی۔

وسنٹرو۔ (زیادہ غور سے دیکھکر) لیکن مین خواب تو نہین دیکھ رہا ہون (سوچکر) تم ڈانیلا تو نہین ہو جو پہاڑون پر میری رہنما ہی تھین۔

ملازم۔ (خوش ہوکر) ہان وہی ہون کیا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ جب کبھی کوئی خطرہ تمکو گھیر یگا تو قزاقن تمھاری مدد کو فوراً پہونچ جائیگی۔

وسنٹرو نے اسکی طرف تعجب سے دیکھا۔ اسکے خوبصورت نازک جسم پر مردانہ پوشاک خوب ہی کھلتی تھی اسکے بال اسکے جوڑے سے نکل کر اسکی گردن پر پریشان ہوگئے تھے اور ہوا کے نرم جھونکون مین ڈہلتے ہوئے عجیب کیفیت پیدا کر رہے تھے۔ یہ حسینہ جیسی بہادر اور نڈر تھی۔ اسیطرح اسکی پوشاک اسپر زیب دیتی تھی۔

وسنٹرو۔ ڈانیلا۔ یہان آنے سے تیرا کیا مدعا تھا

ڈانیلا۔ تمھاری حفاظت مطلوب تھی سگو مین یہ نہین بتاؤنگی کہ مجکو کہان سے اطلاع ملی لیکن مجکو معلوم ہوگیا تھا کہ تم یہان ضرور آؤگے اور یہ بھی جانتی تھی کہ تمکو خطرہ گھیرے ہوے ہی اور وہی بات ہوئی۔ (ہنسکر) اسکے علاوہ یہ بات بھی ہی کہ بڈھا کونٹ میرے دلدادہ عاشقون مین ہی اور اگر تم یہان نہ بھی آتے تو بھی میرا عزم بیکار نہ جاتا۔

وسنٹرو۔ ڈانیلا۔ سچ بتا۔ تیرے کتنے عاشق ہین اسنے اپنا کندھا سکوڑا اور کہا۔

ڈانیلا۔ ایک بھی نہین ہی جسکی مجکو پروا ہو۔

وسنٹرو نے اسکے چہرے پر پھر سرخی کی جھلک مشاہدہ کی اور یہ دیکھکر کہ وہ اپنی خوبصورت شوق بھری نگاہون سے مجکو گھور رہی ہی اسکے خوفناک پھندے سے بچنے کے لیے اپنی نظر دوسری طرف پھیر لی۔

وسنٹرو نے خوب کیا کہ اپنی نظر دوسری طرف پھیر لی ورنہ اگر وہ اپنے خوبصورت ہمراہی کے بشرے پر غصہ اور جوش کے آثار دیکھتا تو اسکو رات بھر نیند نہ آتی۔

وہ غروب آفتاب کے قبل جوالی نیپلیس مین پہونچ گئے

ڈانیلا۔ (وقور یہ اسٹریٹ مین اتر کر) بندگی خدا حافظ

وسنٹرو۔ (بیحد جوش سے اسکا ہاتھ پکڑکر) خدا حافظ مین تیرا احسان کبھی نہ بھولونگا۔

راوی۔ وہ اسکو بڑے اعتقاد سے چاہتی تھی!

اِس مختصر تقریر سے بھی اسکے رخساروں پر
خوشی کی جھلک پیدا ہوگئی۔
ڈانیلا۔ میرا دل چاہتا ہی کہ تم آج رات تھیٹر
مین آؤ۔ بولو۔ کیا ارادہ ہی۔
وسنزو۔ جان و دل سے منظور ہی۔
ڈانیلا کا دست سیمین وسنزو کے کندھے پر تھا اور
اسکا چمکتا ہوا روشن چہرہ اسکے چہرے کے قریب
تھا۔ جوان وسنزو نے ایک لحہ تک اسکے حسن کو
دیکھا۔ اور کونٹس بٹرائس کی محبت کا پاپ جنبش
کرنے لگا لیکن وہ اسیوقت ضبط کو کام مین لایا
اور مصافحہ کرکے جلدی سے شہر کیطرف چلا گیا۔
وسنزو اس رات کو تھیٹر مین گیا اور اپنے مربی کی
نشستگاہ مین جاکر بیٹھا جنوبی اٹلی کے امرا اور
روسا فوق البھڑک پوشاکین پہنے بڑے آرام
سے بیٹھے ہوئے تھے اور شاہی نشستگاہ مین
بادشاہ اور ملکہ چند لیڈیان اور شاہی خاندان کے
افسر بیٹھے ہوئے تھے۔ بڈھا کونٹ سورنٹو
پردہ اُٹھنے کے انتظار مین اپنی عینک کے
تال صاف کر رہا تھا اور اسکے پیچھے سیاہ ڈیوک
آف امالفی بیٹھا ہوا تھا۔
وسنزو کے ہمراہ صرف ڈیوک گریونیا تھا جو
خاندان کیسوا کا بڑا زبردست حامی تھا اور ملک
بھر مین بڑا خوش طبع خوبصورت جوان تھا۔
وسنزو۔ دیکھتے ہو جوان امالفی کس بیتابی سے
پردہ اُٹھنے کا انتظار کر رہا ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ
اسکو لیڈی بٹرائس کی بہ نسبت پاسٹورا کی
زیادہ پروا ہی۔
ڈیوک گریونیا۔ (اس ذکر کو بند کرنے کی غرض
سے)۔ وسنزو وہ دیکھو اسکا باپ اسکو شاہی
نشستگاہ مین لانے کا اشارہ کر رہا ہی۔
وسنزو۔ ہان ہان مین بھی دیکھتا ہون آخر اس
ڈیوک گیسوالتی* مین کیا رکھا ہی کہ بادشاہ کی طبیعت
اس بوڑھے کیطرف اسقدر مائل ہی۔
ڈیوک گریونیا۔ ایا تمکو خبر نہین۔ ذرا ٹھہرو
دیکھو پردہ اُٹھنے والا ہی۔
ہمارا ہیرو یعنی کونٹ وسنزو مدتون سے تھیٹر مین
نہین آیا تھا اور چونکہ اسنے ڈانیلا کو یا تو ملازم
کے بھیس یا ڈاکوؤن کی پوشاک مین دیکھا تھا
اسکو معلوم نہ تھا کہ وہ اس شان سے آئیگی کہ
بڈھی طبیعتون مین بھی محبت کا جوش دوڑا دیگی۔
پردہ اُٹھتے ہی ایک سناٹا چھا گیا۔ سینے دھڑکنے
لگے پنکھون کا جھلنا یکبارگی بند ہوگیا۔ اور
سب کے سب دوربینین لگا کر اسٹیج کو دیکھنے لگے
اور حسین پاسٹورا ایک خوبصورت سینری
کے وسط مین ایک فوارے کے قریب تکیے کے
سہارے لیٹی ہوئی نظر آئی۔
وہ باریک تنزیب کی ایک ہلکی پوشاک پہنے تھی
اور اسکا نورانی بدن اس کپڑے مین صاف
جھلکتا ہوا نظر آتا تھا۔ اول تو وہ قدرتی طور پر
حسین تھی دوسرے اسکی سادہ پوشاک اور

* اسکو جوان ڈیوک آف امالفی بھی کہتے ہین ۱۲

اسکی خوشنمائی اور دلفریبی اور زیادہ بڑھ گئی
تھی - یون تو اسکے کل زیور سادہ اور خوبصورت
تھے لیکن اسکے کان کی بجلیان واقعی مجروح دلون
کو ایسا تڑپا رہی تھین کہ وہ ہاتھون مین اپنا
کلیجہ تھامے ہوے خاموش بیٹھے تھے - غرض
اسکی ادا ایک ادا قاتل تھی اور اسکے نسیم حسن
کا جھونکا سارے تھیٹر کو معطر کیے ہوے تھا -
جب باجا بجنا شروع ہوا تو وہ اپنے خواب ناز سے
رفتہ رفتہ بیدار ہوئی اور آخر کھڑے ہوکر اس
انداز سے ناچی کہ ساری محفل کو اپنا گرویدہ بنا لیا -
اسکا ناچ باجے کی آواز کے اسقدر مطابق تھا
کہ خود باجے پر اس بات کا گمان ہوتا تھا کہ اسکے
اعضا سے پیدا ہوا ہے وہ اس ناچ مین ایسی محو
تھی کہ اسکا سینہ دریا کیطرح اُمڈا چلا آتا تھا چہرہ
سُرخ ہوگیا تھا اور آنکھون سے مستی ٹپکتی تھی -
جب باجا بند ہوا تو وہ بھی بیٹھ گئی اور حاضرین
کو اپنے ناچ سے ایسا بھایا کہ ہر طرف سے واہ واہ
اور مرحبا کے نعرے بلند ہوے اور اسکے
لاثانی بدن اور خوبصورت آنکھون کو دیکھکر ہر
تماشائی عشق عشق کرنے لگا -

ڈیوک گریونا - (جب پردہ گرنے لگا) - آؤ -
چلین اب تماشہ مین کوئی لطف نہین رہا -
دو ہفتہ تک تو یہی ناچ سونے نہ دیگا -

وسنترو اپنے دوست کے ہمراہ چلا گیا مگر وہ اس
ناچ سے ایسا محو ہوگیا تھا کہ اسکو اپنی خبر نہ تھی
اور اسکی محویت خاصکر اس امر سے بڑھگئی تھی
کہ تمام تماشہ بھر پاسٹورا کی آنکھین اسکی طرف
مائل تھین اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ صرف اسکی
خاطر ناچی تھی - اس خیال نے اسکی ثابت قدمی
مین بھر تھوڑا سا فرق ڈالدیا تھیٹر کے اسطرف
جہان بادشاہ کی ایک چھوٹی کوچ تیار کھڑی تھی
وسنترو اور اسکے دوست کو ایک بھیڑ نے روکا
اور وسنترو کے پیچھے سے کونٹ کارافا کی آواز
آئی - کیون وسنترو تم بھی پاسٹورا کے جال
مین پھنس گئے -

وسنترو مڑکر اپنا غصہ اُتارنے کو تھا
کہ بھیڑ مین سے بادشاہ کی آواز آئی اور ہز مجسٹی نے
ایک سیاہ پوشاک لیڈی کی بغل مین ہاتھ دیے
جلدی سے کوچ کیطرف تشریف لے گئے -
لیڈی نے کونٹ کارافا کا آوازہ سُن لیا اور
ایک فتحمندانہ جوش سے ہمارے ہیرو کیطرف
دیکھا - یہ سیاہ پوش لیڈی جو بادشاہ کے ہمراہ
جا رہی تھی پاسٹورا تھی ! -

وسنترو کونٹس بیٹرائس کا خفگی مزاج پہچانتا تھا
اسکو ایک لحظہ ٹھہرنا دوبھر ہوگیا اور اپنے ساتھی کو ہمراہ
لیکر بھیڑ کو پھاڑتا چلا گیا - مشکل سے زیادہ دو قدم
پہونچا ہوگا کہ ڈیوک کیسلمی کی منحوس صورت نظر
پڑی - یہ شخص مالفی کا بڑا طرفدار تھا اور اسکے بشرہ
سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اسکے دل مین بھی
بہت سے شکوک پیدا ہوگئے ہین -

پانچوان باب

چونکہ بڈھے کونٹ نے واقعہ سورنٹو مین اپنے ایک ملازم کے مارے جانے سے سخت واویلا مچا رکھی تھی اسلیے وِسنترو نے اپنے مربی شہزادہ کیپوا کے کہنے سے اس واقعہ کے کئی دن بعد تک آمدورفت بند رکھی لیکن وِسنترو ایسے آزاد عشق کے لیے یہ روک قید کے برابر تھی۔ وہ کبھی کبھی اپنے دوستون کے ساتھ شہزادہ کیپوا کے عالیشان باغون مین اپنا دل بہلا لیا کرتا تھا باقی زیادہ تر وقت کتب بینی یا خطوط نویسی مین کاٹا کرتا تھا اور اگر کتب بینی اور خطوط نویسی سے کبھی جی اکتا جاتا تھا تو تھوڑی دیر تک گیاکومو سے پٹا کھیلتا تھا۔

اس اثنا مین وِسنترو کے پاس ڈائینا کے کئی خط آئے اور انمین لکھا تھا کہ مجکو تمسے بہت سی ضروری باتین کہنا ہین لیکن وِسنترو نے چندان خیال نہین کیا۔ اسپر اس عورت کی دلفریبی اور افسونگری کا ایسا خوف غالب ہو گیا تھا کہ وہ اس سے درحقیقت ڈرتا تھا۔ وجہ کیا تھی کہ اسکو خواب مین بھی ڈائینا کا خیال رہتا تھا اور وہ بار بار خیال کرتا تھا کہ کہین اسکے حاسدانہ غصہ سے کوئی خراب نتیجہ نہ پیدا ہو۔

ایک دن گیاکومو نے آکر اطلاع دی کہ ایک جوان ملازم آیا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے گیاکومو نے اس سے کہا کہ صاحب خانہ موجود نہین ہین مگر وہ کب ٹلنے والا تھا۔ بڑی دیر تک اصرار کرتا رہا آخر جب متواتر یقین دلایا گیا کہ وہ یہان روم کو چلے گئے ہین تو اُسنے پیچھا چھوڑا۔

وِسنترو کو اس ملازم پر شک تھا اور اسی وجہ سے اسنے اور زیادہ تنہائی اختیار کی مگر تھوڑے دنون بعد اسکو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ کونٹس ٹیرانس ملکہ کے ساتھ پھر شاہی محل مین رہنے لگین اس سے خاموش نہ بیٹھا گیا اور اسکے دل مین آیا کہ شاہی ایوان کیطرف جا کر پھر ایک مرتبہ قسمت آزمائی کیجیے شاید بخت کی رسائی سے ملاقات نصیب ہو۔

جب وہ شاہی ایوان کیطرف جا رہا تھا اور محلہ سرکیشو کے فوارے کے قریب سے گزرا تو ایک شور بلند ہوا اور دیکھا کہ اہل شہر ہر طرف سے اسیطرف بھاگے ہوئے چلے آ رہے ہین بنیا دکاندار اپنی دکانین بڑھانے مین مصروف ہین اور کبھی کبھی بندوقون کی باڑھین بھی سنائی دیتی تھین اور ہر صورت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ عام فساد ہونے والا ہے۔

وِسنترو جلدی سے اس مجمع کیطرف گیا اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ امالفی اور کیپوا کے خاندان مین سخت تکرار ہوئی اور اس تکرار کے سبب بلوہ بیان کیا جاتا تھا کہ دونون طرف کے سیکڑون آدمی ہنگامے مین شریک تھے۔ وِسنترو سے رہا نہ گیا اور اُسکی تلوار اپنے دوست کیپوا نیام سے کھینچی کر اسنے بہتون کا صفایا کر دیا۔

بلوہ فرو کرنے کے لیے ہنگامہ کے موقع پر شاہی گارد

کی ایک فوج بھیجی گئی تھی اور اسنے گلیوں میں پھیلکر
قتل عام شروع کردیا۔ اس موقع پر شہزادہ کیوا
کے ساتھیوں میں صرف وسنترو موجود تھا اور
وہ سخت حیران تھا کہ جائے تو کسطرف بچکر جائے
آناً فاناً میں ایک سوار سر پر پہونچ گیا اور اسنے
شہزادہ کیوا کی گردن اڑانے کے لیے تلوار
اٹھائی تھی کہ وسنترو نے اپنی لمبی تلوار اسکے
سینے میں بھونک دی اور زور سے چلایا "او
بزدل۔ جانتا نہیں کہ ہم کون ہیں"
اس تلوار نے سوار کا کام تمام کردیا اور وہ ایک
آہ کرکے گھوڑے کی زین سے زمین پر آرہا۔
وسنترو اس گھوڑے کو اپنے مربی کے لیے
گھسیٹ لانیوالا تھا کہ اسکو اپنے کندھے پر
کسی شخص کے ہاتھ کی تھپکی محسوس ہوئی۔ مڑکر دیکھا
تو ایک سیاہ پوش نوجوان نے ڈاکوؤں کے اشارے
میں شناخت کی علامت ظاہر کی۔
جوان۔ (تاریکی میں آگے بڑھکر اور ایک سوار
کو ہٹا کر)۔ اپنے مربی کو لیکر میرے ہمراہ فوراً
چلے آؤ۔ تمھارا بال بھی بیکا نہو گا۔
وسنترو نے شہزادہ کا ہاتھ پکڑا اور ایک تقدیبی الٰہی
والا اشارہ کرکے اپنے ساتھ لے لیا۔ سیاہ پوش
جوان جسنے وسنترو اور شہزادہ کو بچایا تھا گلی کی
طرف مڑا اور ایک مکان کے دروازے پر
پہونچکر ایک لات رسید کی دروازہ کھل گیا
اور اسنے انمین داخل ہوکر پہلے وسنترو اور

شہزادے کو اندر بلایا اور دروازہ پھر بند کردیے۔
وہ اندر سے ایک چھوٹی موم بتی لے آیا اور انکو
ایک پیچدار زینے سے کمرے کی چھت پر لیگیا۔
گلیوں میں اب تک بلڑ ہو رہا تھا اور لوگوں
کے چلانے اور چیخنے کی آوازیں اس چھت
سے صاف سنائی دیتی تھیں۔
برقعہ پوش جوان۔ ان سپاہیوں کی آنکھیں
بڑی تیز ہیں آپ لوگ میری طرح جھکے ہوئے چلے
آئیں۔ ہم چھت ہی چھت بہت دور پہونچ جائینگے۔
اس رہنما کی باتوں سے اسقدر راستی اور یقین پایا
جاتا تھا کہ انھوں نے ذرا بھی تامل نہ کیا اور
فوراً اسکی ہدایتوں کی پیروی کی لیکن اسمیں شک
نہ تھا کہ شہزادہ کیوا جیسے صاحب مرتبہ کے لیے
یہ حالت سخت تکلیف دہ تھی۔
جیسا کہ برقعہ پوش نے کہا تھا وہ مکان کی چھت
ہی چھت سے بہت دور پہونچ گئے اور ایک سیڑھی
لگا کر صحن میں پھر اترے اور یہاں ایک تنگ
گلی تھی جو سواد شہر کی ٹھیک پشت پر واقع تھی۔
حالانکہ یہاں آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ نہ تھی بلکہ ایک
طرح کا سناٹا چھایا ہوا تھا تاہم جوان برقعہ پوش
نے آہستہ سے کہا۔
جوان۔ اے شریف شہزادے۔ ایوان شاہی
سے تیری گرفتاری کا حکم نافذ ہو چکا ہے۔ اب
شہر کو واپس جانا مصلحت نہیں ہے۔ گھوڑے
گلی کے سرے پر تیار کھڑے ہیں۔ آپ دونوں

میرے ہمراہ تشریف لے چلیں۔
وہ گلی کے سرے پر پہونچکر گھوڑوں پر سوار ہوئے اور جوان برقعہ پوش انکو راستہ دکھاتا ہوا پہاڑ پر لے گیا۔
وسنرو کو تو سیر و سپاٹے کی عادت تھی کچھ نہ معلوم ہوا مگر اسکا مغرور مربی جسکو پہاڑوں پر چڑھنے کی عادت نہ تھی بہت گھبرایا۔ یہاں وہ باتیں نہ تھیں جو اپنی ریاست میں موجود تھیں اور ہمراہیوں میں بھی سوا وسنرو اور جوان برقعہ پوش کے اور کوئی نہ تھا لیکن مجبوری کیحالت میں کیا کیا جاتا۔ اس نازک حالت میں جبکہ ملکی اور پرائیوٹ تعلقات کی یہ کیفیت تھی گرفتاری کی بے عزتی سے تو یہ تکلیف بہتر تھی۔ چنانچہ بیچارو ناچار سب مصیبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ اسکو ڈر لگا ہوا تھا کہ ایسی حالت میں اپالفی میرے تباہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیگا اور اگر اسکا قابو چلا تو اسکو میری جان لینے میں بھی عار نہوگا۔ بس اس مصیبتناک حالت سے بچنے کی کوئی امید تھی تو یہی تھی کہ کچھ دنوں تک جوالی شہر میں خفیہ طور پر قیام کرونگا اور جب موقع ملیگا اپنے آبائی شہر کیسوا کو واپس جاؤنگا۔ وہاں نہ تو شاہ کارلو کا ڈر ہے اور نہ کسی اور بات کا خطرہ ہے۔ کوہ وسووئیس دھواں دھار ہو رہا تھا مگر مطلع صاف تھا اور تارے چھٹکے ہوئے تھے۔ آخر وہ ایک گھنٹے کی چڑھائی کے بعد ایک جنگل میں داخل ہوئے جسمیں درختوں کا ایک بہت بڑا جھنڈ لگا ہوا تھا

یہاں وہ ایک مکان کے سامنے ٹھہر گئے جسکی کھڑکی سے ایک چراغ ٹمٹماتا ہوا نظر آتا تھا۔ مکان میں سے ایک جوان کسان نکلا اور اسمیں اور رہنما میں چند اشارے ہوئے اسکے بعد وہ کونٹ وسنرو اور شہزادہ کیسوا کو مکان میں لے گیا۔ حالانکہ یہ مکان باہر سے نہایت ہی بدقطع نظر آتا تھا مگر اندر سے بڑا صاف اور آرامدہ تھا۔
انکے روبرو تازہ روٹیاں پنیر اور تھوڑی تھوڑی شراب رکھی گئی اور چونکہ وہ بھوکے تھے اسلیے انھوں نے یہ سادہ غذا نہایت لذت سے کھائی اسی موقع پر انکے رہنما نے اپنے چہرے سے برقعہ اُتارا اور زور سے قہقہہ مار کر اپنی دلفریب صورت دکھائی۔
یہ رہنما حسین ڈانیلا تھی!۔
وسنرو کو گمان نہ تھا کہ یہ ڈانیلا ہوگی وہ اسکی صورت دیکھتے ہی سخت متعجب ہوا لیکن شہزادہ کیسوا کا تعجب اس سے بڑھ گیا۔
ڈانیلا پھر کھلکھلا کر ہنسی اور بولی کہ میں کچھ تمہیں ہی کے کام کی مشتاق نہیں ہوں بلکہ مجھکو آپ کی دعا سے بہت سے فن آتے ہیں۔
وسنرو۔ (ڈانیلا کے احسانات کا خیال کرکے) پیاری ڈانیلا۔ میں تیری عنایتوں کا کس منھ سے شکریہ ادا کروں لیکن یہ بتا کہ تو نے میرے شہزادہ کے لیے آج رات سونے کا کیا انتظام کیا ہے۔
ڈانیلا۔ اسکی کیا فکر ہے وہ صبح تک یہیں سوتے

رہینگے۔ یہان میرے ایک درجن ہمراہی موجود
ہین جن اُنکے ہاتھ شہر مین پیغام پہونچاتی رہونگی
لیکن کیا سونے کے قبل شہزادہ صاحب میری مان
ایلڈا ابیلا کے مکان کو تشریف لے چلینگے۔ اُسکا ایک
مکان انھین پہاڑون پر اور ایک شہر مین ہے مجھے
خیال ہے کہ اسکو بہت سی باتین یاد ہونگی جو تمھارے
اور نیز اُنکے دونون کے لیے بہت دلچسپ ہونگی۔
شہزادے نے ڈانیلا کی درخواست قبول کی اور
ایلڈا ابیلا کے مکان کو جاتے وقت کہا "مین نے
ایلڈا ابیلا کا اکثر ذکر سنا ہے اور ایک عرصہ سے
اُس سے ملنے کا مشتاق ہون۔ خواہ وہ جادو
سحر جانتی ہو یا نہین لیکن اسمین شک نہین ہے
کہ اسکو ڈاکوؤن کے قریبی تعلقات کی وجہ سے
بہت سے حالات چٹکی بجاتے ہوے معلوم ہوجاتے ہین"
وہ بہت جلد اس غار مین پہونچے جسمین جادوگرنی
رہتی تھی۔ یہ مقام بالکل ویران پڑا ہوا تھا اور
قدرتی طور پر ایسا سنسان تھا کہ وہان کوئی نہین
جاتا تھا۔ اس غار کا دروازہ بڑا اور بھاری تھا اور
اندر جانے کا راستہ محفوظ اور آسان تھا۔
وسٹرو نے آہو چشم عورت کو فوراً پہچان لیا اور وہ
اسکی طرف ایک غیر معمولی دلچسپی سے ٹکٹکی باندھکر
دیکھنے لگی۔ اور حالانکہ وہ شہزادے کی خدمت مین
بہت مودبانہ طرز اختیار کیے ہوے تھی لیکن پھر بھی
اسکے بشرے سے قدرتی آزادی ٹپکتی تھی۔
جس کمرے مین یہ لوگ داخل ہوئے ایک بہت
وسیع اور بلند کمرہ تھا اور اس کمرے کے علاوہ
اسمین بے شمار کمرے اور کوٹھریان تھین۔ ڈانیلا
انمین سے ایک کوٹھری مین چلی گئی اور چند منٹ
مین اصلی ڈاکوؤن کی پوشاک پہنے ہوئے واپس
آئی وہ اس پوشاک سے اور زیادہ دلفریب نظر آتی
تھی اور اسکی خوشنمائی کا یہ عالم تھا کہ جب وہ میز پر
شراب رکھتی ہوئی اِدھر اُدھر پھر رہی تھی تو
شہزادہ تک اسکے قدرتی حسن کو دیکھکر اپنے دل
مین عش عش کرتا تھا۔ مگر کونٹ وسٹرو نے اسکے
عارض تابان کیطرف نہین دیکھا بلکہ عقلمندی
سے سیاہ دیوارون کیطرف دیکھتا رہا۔
شہزادے نے جادوگرنی کی زبانی بہت سے
حالات سُنے اور اسکی بڑی تعریف کی لیکن اسکو
بڑے اور چھوٹے امالفی کی چندسازشون کا
حال سُنکر اور زیادہ تعجب معلوم ہوا وہ اب تک
امالفی کے حالات سے اچھی طرح واقف نہ تھا لیکن
اس دہشیر عورت سے اسکو معلوم ہوا کہ باپ بیٹے
کمزور شاہ نیپلیس پر تسلط جمانے اور اپنا اقتدار جمانے
کی بڑی کوششین کر رہے ہین اور اس فکر مین
لگے ہوئے ہین کہ خاندان کیپوا کے معاونون اور
مددگارون کو صفحہ ہستی سے مٹا دین۔
ایلڈا ابیلا کے بیان کے بموجب یہ بلوہ امالفی ہی
کے باقاعدہ منصوبون کا نتیجہ تھا۔ اسنے شہزادہ
کیپوا کی گاڑی گھیرنے اور اسکو اُتارنے کا پیشتر
سے انتظام کر رکھا تھا جب شہزادہ کی گاڑی تھم کو

بدمعاشون نے گھیر لیا تو دونون فریقون کے باہم اسوقت تکرار ہوئی اور جوان ڈیوک آف امالفی نے بادشاہ سے جاکر خبر دی کہ شہزادہ کیسو اکیوجہ سے یہ فساد ہوا اور اسنے بلوہ کی نہ صرف ترغیب دی بلکہ خود بلوہ مین موجود تھا - بادشاہ کو کب تاب تھی اسنے اُسیوقت ایک فرمان جاری کیا کہ شہزادہ کیسو گرفتار کر لیا جائے اور اسکے خاص مددگار اور معاون جسمین وسنزو بھی شامل تھا پکڑ لیے جائین اور سینٹ ایلمو کے جیلخانہ مین قید رہین -

شہزادہ سخت متعجب ہوکر ایلڈا ابیلا کونسی ہوائی روحین تیرے شریک ہین کہ تجکو ایسے ایسے بہت اور پوشیدہ حالات معلوم ہوجاتے ہین -

آہو چشم عورت نے اپنا سر اپنی ایک انگلی سے ٹھوکا اور اس حرکت نے اس بھید کے سمجھنے مین اور پیچیدگی پیدا کی جسکو چھپانے مین اس عورت کو ایک خاص دلچسپی تھی -

جسوقت شہزادہ اپنے ہاتھون پر اپنا سر رکھکر بظاہر کسی زبردست خیال مین غرق تھا جادوگرنی ایک اندرونی کوٹھری مین چلی گئی اور اشارے سے وسنزو کو بلایا جوان کونٹ کا اشتیاق حد درجہ بڑھا ہوا تھا اور حالانکہ ڈانیلا نے اشارون سے روکا بھی مگر وہ بلا تامل چلا گیا -

وہ اسکو ایک بدنما غار مین جو نہایت درجہ گہرا تھا لیگئی یہ غار بڑا لمبا تھا اور اسکے سرے پر ایک لمپ جل رہا تھا مگر اسکی دھندلی روشنی نہایت ہی بھیانک معلوم ہوتی تھی - کچھ دور پہونچکر ڈھونڈو یکبارگی رک گئین اور بولین "بچے کیا تو ڈرتا ہے" وسنزو نے اپنا سر ہلایا اور وہ اُسکو آگے لیگئی تھوڑی دور اور چلکر ایلڈا ابیلا پھر رک گئی اور اپنے سینے سے کپڑے کے دو ٹکڑے نکال کر پانی کے ایک چھوٹے حوض مین جو اس غار مین بنا ہوا تھا تر کیے اور ایک ٹکڑا وسنزو کو دیکر کہا اس غار کی ہوا نہایت زہریلی اور خطرناک ہے تم اس کپڑے سے اپنی ناک اور منھ دبائے رہو اور میرے ساتھ چلے آؤ -

اُسنے ایلڈا ابیلا کی فہمایش کے مطابق عمل کیا - یہان شدت کی گرمی تھی - دم گھٹا جاتا تھا اور زہریلی ہوا کے ایسے جھونکے آتے تھے کہ اگر ناک اور منھ بند نہوتے تو دونون کا وہین فیصلہ ہوجاتا جب وہ کچھ دور جاکر ٹھیرے تو ایسا معلوم ہوا کہ روشنی پھیلی پڑی اور ایسی جگہ سے کوہ آتش فشان کے وسط کی کیفیت نظر آنے لگی - وسنزو نے یہ کیفیت کبھی نہین دیکھی تھی - اسنے ایک بہت وسیع میدان دیکھا جسکے اندرونی جانب کئی رنگ کے شعلے نکل رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین کا پیٹ اُبل رہا ہے کبھی کبھی بھاری بھاری ٹکڑے اُڑ اُڑ کر روشنی مین تاریکی پیدا کر دیتے تھے اور اُنکے ٹکنے اور جھپٹنے کی آوازین دس گنی بڑھ جاتی تھین اور خود پہاڑ کی یہ کیفیت تھی کہ مستون کی طرح جھوم رہا تھا

وسنتروا س ہیبت ناک منظر کو دیکھکر ڈرا اور جلدی سے اُس طرف چلا گیا جہان سرد ہوا چل رہی تھی اور دم لینے مین آسانی معلوم ہوتی تھی۔

ایلڈا ابیلا۔ (ایسی سنجیدگی سے دیکھکر جو کسی اور جگہ ہنسی کرا تی) کیسے میری سلطنت کیسی ہے۔

وسنترو۔ حقیقت مین بڑی زبردست سلطنت ہے اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ تم جس عرصہ تک چاہو اُسپر قابض رہ سکتی ہو۔ کوئی مزاحم نہین۔

ایلڈا ابیلا۔ (اسکا ہاتھ پکڑکر) سُن اے جوان! حسین پیٹرالُس تجکو چاہتی ہے۔ تو اپنا دل مضبوط رکھ وہ تیری ہے مگر ڈانیلا سے ہوشیار رہنا اسکو تجھ سے محبت ہے اور تجکو اپنی معشوقہ سے جدا کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھے گی۔

وسنترو۔ لیکن ڈانیلا تو تیری لڑکی ہے۔ تو کیون منع کرتی ہے۔

اسنے کچھ دیر تک وسنترو کی طرف خاموشی سے دیکھا۔ اسکے بعد آہستہ سے بولی۔

ایلڈا ابیلا۔ مین ابھی اپنے سینے کے راز ظاہر نہین کرونگی۔ اگر ظاہر کرتی ہون تو سارے اٹلی مین انقلاب پیدا ہو جائیگا۔ بچے۔ تو شریف الاصل ہے تجکو اعلیٰ مرتبہ کی لیڈی سے شادی کرنا چاہیے بلڈیوالو تو اور لوگون کیطرح اُلو ہے۔ وہ تجکو سے سمجھا ہوا ہے ا بات ٹالکر، خیر اس سے کچھ مطلب نہین۔ اگر اسکو یہ معلوم ہوتا کہ تو کون ہے تو تجھ جسطرح اب تیرا دلی دوست ہے تیرا جانی دشمن ہو جاتا

لیکن خاموش۔ اس بات کا ذکر نہ کرنا ڈاکوؤن کا کپتان آج رات کو آنے والا ہے۔

وسنترو کو ایلڈا ابیلا کی ابتدائی تقریر سے خیال ہوا تھا کہ وہ میرے متعلق کچھ حالات کہینگی مگر چونکہ اسنے کہتے کہتے اپنے خیالات تبدیل کردیے اسلیے وسنترو نے بھی اصرار کرنا مصلحت نہ سمجھا اور شہزادہ کیپوا کو سردار کی آمد سے مطلع کرنے کے لیے ایلڈا ابیلا کے ہمراہ غار کے اس کمرے مین واپس گیا جسمین وہ کیپوا اور ڈانیلا کو چھوڑ آیا تھا۔ ڈانیلا غائب تھی اور شہزادہ اپنے خیالات مین اب بھی غرق تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکو ڈانیلا کے چلے جانے کا مطلق خیال نہین ہے وسنترو مشکل سے بیٹھا ہوگا کہ غار کا دروازہ جلدی سے کھلا اور اُسنے ایک قدآور آدمی کو کمرے مین داخل ہوتے ہوئے دیکھا شہزادہ کیپوا نیند سے چونک اُٹھا اور تلوار لیکر کھڑا ہو گیا۔

شہزادہ۔ (نووارد کو شبہہ کی نظر سے دیکھکر) تو کون ہے۔ اور کیون آیا ہے۔

ڈاکوؤن کا کپتان۔ (چغہ اور ٹوپی اتارکر اور نہایت شان سے آگے بڑھکر) ۔ اے شریف شہزادے۔ مین ہون جسنے تیرے لیے اپنا اور دوسرے آدمیون کا خون گرایا۔

شہزادہ۔ اچھا کپتان بلڈیوالو ہین۔

ڈاکوؤن کے کپتان نے اپنا سر جھکا لیا اور ایک تپائی بچھا کر بیٹھ گیا اندر سے ڈانیلا بھی آئی اور

اسکے روبرو روٹی اور شراب رکھی۔
شہزادہ۔ کپتان صاحب۔ آپ کو یہ کیا سودا سوار ہوا ہے کہ دارالخلافہ کے اسقدر نزدیک رہتے ہین شاید آپ کو معلوم نہین ہے کہ آپ کی گرفتاری کے لیے انعام مقرر ہوگیا ہے۔
بالڈیوالو۔ (مسکراکر) افسوس ایک سر پر اگر دو ہوتے تو ایک پکڑ کر خود انعام حاصل کرنیکی کوشش کرتا
شہزادہ۔ کہیے آپنے آج کی بھی کوئی کیفیت سنی۔
بالڈیوالو۔ مین ابھی فیلپس سے چلا آتا ہون۔ سپہ سالار شہزادی کا حکم دو دن کے بعد منسوخ کردیا جائیگا کیونکہ آپکے دوستون نے بادشاہ سے آپکی بڑی وکالت کی اور امانفی کی غلط بیانیون سے جو بدگمانی بادشاہ کے دل مین پیدا ہوگئی تھی وہ بھی کچھ کچھ دور ہوگئی ہے مین اس اثنا مین جسقدر ہرکارے مقرر کرونگا جنکی معرفت فیلپس کے حالات معلوم ہوتے رہینگے۔
شہزادہ نے سر کے ایک اشارہ سے شکریہ ادا کیا اور اسکے بعد اٹھکر کمرے کے ادھر ادھر ٹہلنے لگا ڈاکوؤن کے کپتان نے ایک تکٹکی اسکی طرف دیکھا اسکے بعد کہا اے شریف شہزادے تو ابھی ہمکو اپنا مددگار تصور کر۔ ہم لوگ تیری اس ضرورت مین کام آنے کے لیے مستعد ہین جب تک تیرا سینہ گرمیگا وہان ہم اپنا لہو گرا دینگے۔
شہزادہ۔ کیا کہا؟ بہر صورت کین کام آسکتے ہو
بالڈیوالو۔ ہان جبتک امانفی کا تیرے دشمنون مین شمار ہے۔ ہم تیرا برابر ساتھ دینگے۔
شہزادہ کچھ سوچنے لگا [illegible] اسکی طرف دیکھا تو وجہ کیا تھی کہ امانفی اور بالڈیوالو کے گروہ مین دشمنی ہوئے مگر اکیلی آتی تھی پھر بھی بالڈیوالو کو امانفی سے اسقدر نفرت تھی جسکی کوئی حد نہ تھی
شہزادہ۔ تمہارے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امانفی کے ساتھ آپکا جھگڑا صرف آپکی ذاتی رنجش کا سبب ہے
بالڈیوالو۔ [illegible] آسانی سے بند نہین ہو سکتا جبتک خاندان امانفی مین ایک بھی باقی رہیگا [illegible]
شہزادہ۔ اگر بالڈیوالو تمام ہو جاے تو آپ کتنے آدمی جمع کر سکتے ہین۔
بالڈیوالو۔ اسوقت پانچسو بہادر جوان موجود ہین آپکے صرف ایک اشارہ بغاوت کا جھنڈا [illegible] کیطرح ٹوٹ پڑینگے [illegible] سے روم تک [illegible] وحشی پہاڑی [illegible] اپنا سردار مانتے ہین [illegible] وعدہ کرتا ہون
شہزادہ۔ (غرور) [illegible]
بالڈیوالو۔ (ابرو کے غرور سے) اگر آپ مجھکو گستاخ سمجھتے ہون تو بندگی عرض ہے مجھے ایسے تفاخر کی پروا نہین ہے آپ شریف [illegible] ثابت کرسکتا ہون [illegible] مین [illegible] کا خون ہے۔

شہزادہ۔ (غصہ سے زرد ہو کر) وہ شریر کیا ہے۔

بلیڈیوالو۔ شریر یہ ہے کہ ارادہ ہی نہیں ہے کہ سانپ کو پناہ نہ دیجائے۔

شہزادہ۔ کپتان صاحب۔ کیا ہمیں بےرحم وحشی بنانے کا ارادہ ہے۔

بلیڈیوالو۔ نہیں ہمیں حقیقۃ زمین سے ان سانپ کی نسل کو مٹا دونگا۔ لیکن میں دیکھتا ہون کہ ابھی آپ نے کوئی تدبیر نہیں سوچی ہے۔ چھوڑے جاتا ہون۔ اگر آپ کو ڈاکوؤن کی ضرورت ہو تو ایک پہر کا پہرہ سکے ہاتھ خط لکھکر بھیجیے۔ کیونکہ مین خواہ کسی جگہ ہونگا مجھکو ملجائیگا۔ کپتان بیچ بیٹھا ہوا ہے جب چاہیے گا بلوا لیجیئے گا۔ لیکن جبتک آپ یہ نہ معلوم ہوجائے کہ آپ کی گرفتاری کا حکم منسوخ ہو گیا اور مقدمہ اٹھ نجائیگا۔ خدا حافظ۔

تو یہ کہتے ہوے دروازہ سے چلا گیا اور شہزادہ اسکی باتون پر غور کرتا رہا۔

آہ ہشت بہشت جادوگرنی تھوڑی سی شراب اور لائی اور اسکو پیکر شہزادہ اور دستر و۔ تو سنگلاخ کی ڈاکے میں پہاڑ کے نیچے اتر گئے اور یا تیا دہ رات اس مکان میں بسر کی جو درختون کے جھنڈ میں واقع تھا۔

چھٹا باب

شہزادی ماسیٹا کا وہ مکان جسمیں پہلے ہم تو وہین ٹیڈی کی تھی یا مکان ایوان سنگ مرمر کا بنا ہوا نہایت شاندار اور پتھر پر ستون تھا اسکا اندر سے نہایت قیمتی اور آراستہ

پتھرون سے سجا ہوا تھا۔ اس ایوان کے اندر ایک بڑا کمرہ تھا اور اسمین صرف دو کھڑکیاں تھیں جنکے رخ خلیج کیطرف تھے فرش پر ایک بڑا موٹا ترکی قالین جسمین نہایت خوبصورت بیل بوٹے بنے ہوے تھے بچھا ہوا تھا اور دیوارون پر کسی چابکدست مصور نے اس تمدگی اور ہوشیاری سے پھول پتے بنائے تھے کہ بصری آنکھین بھی دھوکا کھا جائین موقع موقع پر بڑی بڑی اور قیمتی تصویرین آویزان تھین اور بعض بعض جگہ نایاب جواہرات جڑے ہوے تھے غرض اس کمرے کا کل سامان نہایت ہی نفیس اور اعلی درجہ کا تھا۔ جو مکان ایسا خوشنما اور خوبصورت ہو اسکے لیے حسین مکینون کی بھی ضرورت ہے حقیقت یہ تھی کہ اس مکان کی مکین بھی اپنے حسن و دلفریبی مین بےنظیر تھین۔ ہم اس مکان میں دو لیڈیون کو دیکھتے ہین۔ انمین ایک دبلی پتلی نازک کمر کشیدہ قامت جوان لیڈی جو ایک ڈھیلا ڈھالا ریشمی لباس پہنے تکیے کا سہارا لگائے ہوے بیٹھی ہے خود ملکہ شیلس ہے اور دوسری حسینہ جو اسکے بالون مین کنگھی کر رہی ہے لیڈی بٹرائس کونٹس آف سورنٹو ہے۔

ملکہ۔ (بٹرائس کو اداس دیکھکر) بٹرائس۔

بٹرائس۔ فرمائیے۔

ملکہ۔ کیا تو جوان سپاہی دستر و کو چاہتی ہے جواب مین ایک نگاہ کافی تھی بلکہ مسکرائی اور اسکا ہاتھ چوم لیا۔

ملکہ۔ بٹرائس۔ کیا وہ عالی نسب ہے۔

بٹرائس۔ جی نہیں میں یقین کرتی ہوں کہ اسکو
اپنا حسب و نسب بھی نہیں معلوم ہے۔ میرے وسنزو
کو صرف اس بات کا تفاخر ہے کہ وہ اپنی تلوار کے
ذریعہ سے اس منصب کو پہونچا ہے۔
ملکہ۔ (نہایت سرگرمی سے) واقعی سچا تفاخر اسیکا
نام ہے۔ بٹرائس میں اسکو بہت پسند کرتی ہوں۔
اگر وہ نسب کا اچھا نہیں ہے تو اُسکی ذات خاص
تو شریفانہ ہے۔ اسکا چہرہ تو آفتاب کیطرح روشن اور
آزاد ہے۔ پیاری بٹرائس اگر مجکو وسنزو ایسے شخص
کا عشق ہوتا تو میں ہزاراں تاافیون کو اسپر سے
تصدق کر دیتی۔
بٹرائس۔ ملکہ۔ میں مرجانا قبول کرونگی لیکن
ڈیوک آف گیوانی سے ہرگز شادی کرنا پسند نہیں کرونگی
ملکہ۔ اور اسنے ابتک تیرا پیچھا نہیں چھوڑا اور
تیرا باپ اب تک تجکو اسکی بی بی ہونے کے لیے
مجبور کرتا ہے۔
بٹرائس کا دل ایسا بھرا ہوا تھا کہ وہ جواب نہ دیسکی
مگر اسکی آنکھ سے ایک گرم قطرہ نکلکر ملکہ کی گردن پر
گر پڑا۔
ملکہ۔ (ازراہ تسلی) ہائے افسوس۔
بٹرائس۔ ماں جان۔ مجکو اس بات کا رنج نہیں
ہے کہ وہ مجکو ستاتے ہیں لیکن غضب تو یہ ہے کہ
ڈیوک اور میرے باپ کے ملازم وسنزو کی جان
کے پیچھے پڑے ہوے ہیں۔ میں ہر لحظہ ڈرا کرتی
ہوں کہ وہ بیچارہ کسی دن ان ظالموں کی خونخوا

تلوار کا گنہگار نہو جائے۔
تقریر کرتے وقت لیڈی بٹرائس کے آنسو رواں تھے
اور ملکہ کے بشرے سے اصلی ہمدردی ٹپکتی تھی۔
ملکہ۔ پیاری بٹرائس صبر کر جب سے شہزادہ
کیمیوا کی گرفتاری کا حکم منسوخ ہوا ہے اور وہ دارالخلافہ
کو واپس آیا ہے اسمیں اور میرے شوہر میں اسقدر
میل ملاپ ہو گیا ہے کہ اگر سیاہ ڈیوک اور اسکا بیٹا
دونوں مصیبت میں پھنس جائیں تو کوئی تعجب نہیں
ہے مجکو تو امید ہے کہ اخیر میں یہی نتیجہ ہونے والا ہے
لیکن تو کہتی تھی کہ وسنزو شریف نہیں
ہے۔ پھر کیا بات ہے کہ اسکو کونٹ وسنزو کہتے ہیں۔
بٹرائس۔ وہ لشکریوں کی عنایت سے کونٹ
مشہور ہو گیا ہے۔ لیکن اسکے پاس اپنی تلوار کے
سوا اور کوئی دولت نہیں ہے۔
ملکہ۔ ساول بوربون شاہ نیپلس کے پاس کیا
دولت تھی۔ ہپیاری بٹرائس اس بات کی فکر نہ کر
وسنزو دنیا کی نگاہ میں تیرے قابل ہو جائیگا اگر تیرے
باپ پر میرا کچھ بھی اثر ہے تو وسنزو کا کونٹ ہو جانا
کون بڑی بات ہے۔
اسکے تھوڑی دیر بعد ملکہ نے بیانکا کو آواز
بلند پکارا۔
یہ لڑکی جو متصل کے ایک کمرے سے داخل ہوئی
حبشن کی طرح سیاہ تھی۔ اسکا نقشہ برا نہ تھا
مگر اسکی آنکھیں نہایت چھوٹی اور ایک دوسرے
سے ملی ہوئی تھیں اور ہونٹھ بھی ایک دوسرے

کے بہت متصل تھے وہ کیٹی لونین نسل کی تھی
اور سپینش زبان مین جواب دیتی تھی۔
ملکہ۔ بیانکا۔ کونٹس کارڈوبانا کو ہماری طرف سے
بندگی کرنا اور کہنا کہ ہم آپکی دعوت مین شریک
ہونے سے معذور ہین۔ تو یا خود جا یا ایک ملازم
کو بھیجدے۔
بیانکا۔ مین خود ہی جاؤنگی۔
اسنے ملکہ کا اشارہ پایا اور دیہاتیونکی طرح
ایک چادر اوڑھکر ایوان شاہی سے فوراً روانہ
ہوئی اور گنگناتی ہوئی دھوپ مین قدم تیز کیے
ہوئے چلی گئی۔
بظاہر اسکا کام بہت جلد نپٹانا کیلیے کہ وہ ان وسیع
باغات کو طے کرکے جو ایوان آمانفی کے متصل تھے
چند منٹ مین پہونچ جاتی مگر اسکی توجہ ایک جوان
شخص کیطرف مائل ہوئی جو ایک فوارے کے قریب
ایک درخت کے سایہ مین منتظر کھڑا تھا اور اسکا چہرہ
ایک اونچی باڑھ کی پہاڑی ٹوپی سے چھپا ہوا تھا۔
بیانکا۔ (اسکے قریب ٹھہرکر) اچھا تم ہو بنیڈٹو۔
بنیڈٹو۔ ہان حسین بیانکا مین ہی ہون مین نے
تجکو ملکہ کے محل سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا اور سمجھ گیا
تھا کہ تو دھوپ سے بچنے کے لیے باغ کے
راستہ سے آئیگی۔
بیانکا۔ اور تو ڈاکوؤن کی طرح میرے انتظار
مین کھڑا ہوا تھا۔
بنیڈٹو۔ جانمن۔ یہ جاننے کے لیے کھڑا ہوا تھا
کہ تم جس دل کو میرے پاس سے اڑا لے گئی
تھین وہ واپس بھی دوگی یا نہین۔
بیانکا۔ رہنے دو۔ اسکا سرٹیفکیٹ ہوگیا ہی کیا۔ اگر ملکہ مجکو
تیرے ساتھ باتین کرتے ہوئے دیکھ لینگی تو کیا
کہین گی۔ تجھے اس بات کا بھی ڈر نہین ہی کہ
تیری گرفتاری کا انعام مقرر ہوچکا ہی۔
بنیڈٹو۔ ہوا کرے۔ مجکو تو خالی تجھ سے مطلب ہی
تیرے لیے یہ سر بھی حاضر ہی۔
بیانکا۔ ارے بیوقوف۔ کہین مین ڈاکوؤن
کی بی بی ہونے لگی۔
بنیڈٹو۔ لیکن اگر مین معاف کردیا جاؤن تب
تو میری ہوگی۔''
بنیڈٹو نے فرط جوش سے اسکا بوسہ لے لیا
اور وہ جھک کر کھڑی ہوگئی اور کہا ''اگر تو معاف
کردیا گیا تو اور بات ہی۔
بنیڈٹو۔ لیکن اب مارزالو سے کبھی نہ ملنا۔
بیانکا۔ (ایک مصنوعی نفرت سے) ارے اس
کمینے کا ذکر نہ کر۔ اسکی صورت سے مجکو نفرت ہی
اچھا۔ بنیڈٹو اب مین جاتی ہون ملکہ نے امالفی کے
یہان ایک پیغام بھیجا ہی۔
بنیڈٹو۔ (ایک مرتبہ پھر بغلگیر کرکے) اچھا پیاری
بیانکا خدا حافظ۔ لیکن اتنا تو کرنا کہ ملکہ سے میری
معافی کی سفارش کردینا۔
بیانکا۔ کوئی تیرے کہنے کی بات بھی مین تجھ سے پیشتر
ہی تیرے لیے ملکہ سے کہہ چکی ہون۔

وہ یہ کہکر جلدی سے نارنج کے درختوں میں ہوکر
متصل کی آراضی میں ہو رہی۔
حالانکہ بیانکا نے منع کردیا تھا لیکن بنیدیٹو احاطے
کے پھاٹک تک اسکے ہمراہ گیا اور یہ دیکھکر کہ اسنے
اسی شخص کو سلام کیا اور اسی شخص سے ملی جسکے
لیے کچھ دیر قبل اسقدر نفرت ظاہر کرتی تھی غصہ
کی وجہ سے سفید پڑگیا۔ اسنے اپنے دانت کٹکٹائے
اور اپنے سینے سے پستول نکالنے لگا مگر اسنے صرف
اسی پر قناعت کی کہ انکو گھونسہ دکھایا اور ٹوپی
جھکا کے جھٹکے سے ایک گلی میں چلا گیا۔
مارزالو ایک بڑا طاقتور، تند اور جوان تھا۔ اسکی چال
میں چیتے کی سی خاموشی تھی اور صورت ایسی کہ وہ
تھی کہ دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ آنکھیں چھوٹی
اور دھنسی ہوئی تھیں اور انکے کونے سرخ اور پھولے ہوئے
تھے۔ اسکی تلوار معمولی تلواروں سے بہت لمبی تھی
اور پوشاک میں سب سے ممتاز اسکی سرخی مائل
کلغی تھی۔ آسمین اور ملکہ کی خادمہ میں جس بانک
سے ملاقات ہوئی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دونوں
ایک دوسرے کو نہ صرف پہچانتے ہیں بلکہ آپس میں
ایک عرصہ سے گہری ملاقات ہے۔
مارزالو۔ (نہایت ادب سے) جانِ من۔ امالفی
کے باغات میں تمھارا کیونکر تشریف لانا ہوا۔
لڑکی۔ تجکو ایک خبر سنانے آئی تھی جو تیرے
مالک کے لیے بڑی مفید ہے۔
ناظرین کو معلوم ہے کہ ملکہ کے کمرے کے پاس
بیانکا کا بھی گذر تھا چونکہ اسنے کل گفتگو جو ملکہ اور
پیٹر اکس میں ہوئی تھی سن لی تھی۔ اسلیے ایک
ایک لفظ مارزالو سے بیان کردیا۔
مارزالو۔ میں ڈیوک سے ابھی اطلاع کیے دیتا ہوں
اور اسمیں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ ہر مجیسٹی نے دشمنوں
کے لیے جو جو تدبیریں سوچی ہونگی سب الٹی پڑینگی
لیکن ابھی تجھسے ہم ایک بات کہتا ہے۔
اسنے بیانکا کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسکی طرف محبت
کی نظر سے دیکھکر بولا۔
مارزالو۔ حسین بیانکا۔ تو اس غریب مارزالو کو
کب نظر الفت سے دیکھیگی۔
بیانکا۔ پیارے مارزالو اطمینان رکھو میں
تیری ہولی۔
مارزالو۔ پھر کبھی تو اس بھیڑیے کے بچے بنیدیٹو
سے ملاقات نہیں ہوئی جسکے پنجہ سے میں نے
تجکو پہاڑی درے میں چھڑایا تھا۔
بیانکا۔ نہیں تو۔
حالانکہ بیانکا بھی مارزالو کیطرح بیحد باطن اور بد
شریر تھی مگر چونکہ اسکو بنیدیٹو سے ایک قسم کی محبت
تھی اور نیز چند وجوہ سے جنکا حال اسکو معلوم تھا
اسنے مارزالو سے بنیدیٹو کا حال نہیں بیان کیا۔
مارزالو۔ بیانکا تیرے سے ہمیں یہ امید ہے کہ تو اس
سے کبھی نہ ملے۔ وہ جو بڑا کمینہ ہے اسکی صحبت
خالی از نقصان نہیں ہے۔ دیکھ لینا میں اسکی ایک
ایک بوٹی چیل کتوں سے نچوا ڈالونگا۔

بیانکا۔ (چادر کو سر سے اوڑھتی اور مارزاکو
سے شیطانی خیالات سے دُور کر۔ اچھا مارزاکو
اب مین جاتی ہون۔
مارزاکو۔ خدا حافظ پیاری بیانکا۔ خدا حافظ۔
وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے اور تھوڑی دیر
مین نوجوان ڈیوک مالفی کو اس خبر کی اطلاع
ہو گئی جو بیانکا نے ملکہ کے کمرے سے آکر مارزاکو کو
پہونچائی تھی۔
جب وقت مارزاکو نے اسکو اطلاع دی وہ اپنا
سر جھکائے ہوئے ایک تحریر پر غور کر رہا تھا اور
اسکی سیاہ پیشانی اسقدر کھنچی ہوئی تھی کہ اسکی چھوٹی
اور گہری ہوئی آنکھین عنقریب ڈھکی ہوئی معلوم ہوتی تھین
مالفی (غور کر کے) یہ کمینہ دغاباز وینٹنو [illegible] تک
مالفی اور اسکی امیدون کے درمیان حائل رہیگا
(ٹھہر کے) واہ۔ بہادر مارزاکو تو اور تیرے ساتھی
بیسو اور گیبارڈو لوٹیرے وفادار اور نمک حلال ہین [illegible]
مارزاکو کا چہرہ تمتما اور ہاتھ بڑھا کچھ کہنے والا
تھا کہ ڈیوک نے غصہ سے [illegible]
ڈیوک۔ نا شکرے! [illegible]
اور [illegible] نا بکار [illegible]
کوئی [illegible] انتظام کر [illegible]
کیسلمیر سے جا کر [illegible]
مین ملاقات کرے۔
قاتل نے جون تاسو [illegible]
اور ایک گوشہ [illegible]

ایوان شاہی کو واپس آیا۔
شاہ نیپلس اپنے پرائیوٹ کمرے مین تشریف فرما
تھے جو ایوان کے اُس بازو پر واقع تھا جس کے
تحتانی ملکہ کا کمرہ تھا۔ نوجوان ڈیوک مالفی اور
اسکا سیکا دوست ڈیوک آف کیسلمیر اس کمرے
مین بلا اطلاع چلے آئے اور گو شاہی ملازمون اور
ایک سپاہی نے کوشش بھی کی کہ وہ بغیر اطلاع
نہ جائین مگر انھون نے مطلق خیال نہ کیا۔
یہ گستاخی دیکھکر بادشاہ سرخ ہو گیا اور حالانکہ وہ
ڈیوک کے ساتھ بڑی بڑی رعایتین کرتا تھا مگر اس
مرتبہ اسکے مخل ہونے سے اسکا غصہ ایسا بھڑک
گیا کہ وہ اسکو پوشیدہ نہ رکھ سکا۔ لیکن ڈیوک بڑا
چلتا پرزہ تھا۔ اسنے اپنی پیچیدار تقریر سے
بادشاہ کا غصہ دور کرا دیا اور کہا۔
مالفی۔ مین اعلیٰ حضرت کی خدمت مین کونٹ وینٹنو
کی ایک شکایت پیش کرنے والا ہون۔
[illegible] حیران اور متعجب ہوا اور کہا تم
[illegible] چونکہ ہمنے شہزادہ کیسو سے
[illegible] انکے رفقا کے معاملہ مین
[illegible] شائع کرنا نہین چاہتے ہے۔
مالفی۔ عالیجناب۔ یہ امر مجھ سے بالکل بعید ہے
[illegible] دخل انداز ہون لیکن
[illegible] ایک ایسا آدمی ہے
[illegible] شہزادہ کیسو بھی اسکے شاکی ہین۔
بادشاہ [illegible] جوان پر کیا الزام لگاتے ہو

اما لفی - مین اسپر اس بات کا الزام لگاتا ہون کہ وہ ان ڈاکوؤن سے جو پہاڑون مین کثرت سے بھرے ہوئے ہین راہ و رسم رکھتا ہے اور انہین ایک ڈاکو بلڈ یوالو ہے جسکی گرفتاری کا حضور نے بہت بڑا انعام مقرر فرمایا ہے۔

بادشاہ - کیا یہی بات ہے۔

اما لفی - حضور اسمین ذرا سے نام فرق نہین ہے آپ کے خاص خدام اور میرے معزز دوست ڈیوک کیسلمیرنے خود اسکو ان لوگون سے گفتگو کرتے دیکھا ہے جو ڈاکوؤن کے ہرکارے اور کارندے بیان کیے جاتے ہین۔

ڈیوک آف کیسلمیر یہ دیکھکر ششدر رہ گیا کہ کالے ڈیوک نے خود میرے منھ پر جھوٹ بولا مگر اسنے بھی ہان مین ہان ملادی۔

بادشاہ - معلوم ہوتا ہے کہ وہ ڈاکوؤن کو شاہی افواج کے پھندے مین لانا چاہتا ہے۔

اما لفی - اور اسکا خوشامدی ہنسا اور اول اسی نے یہ کہا۔

ڈیوک اما لفی - حضور کو یاد ہوگا کہ وہ ٹسیم کے ویرانہ مین ان ڈاکوؤن کی امداد سے بچ گیا تھا ورنہ مین اسکو گرفتار کرکے حضور کی خدمت مین پیش کرتا۔ مجکو بیانکا سے جو ڈاکوؤن کے لفٹنٹ بینڈ نٹو کی معشوقہ ہے معلوم ہوا کہ اسنے واقعہ ٹسیم کے بعد ایک ہفتہ تک ان ڈاکوؤن کے ساتھ مانتی گلیرو کارو نیو مین قیام کیا۔

بادشاہ - بیشک یہ شخص گرفتاری کے قابل ہے

اما لفی - یہ ہمنے پہلے ہی سوچ لیا تھا کہ حضور اسکو بغیر قید کیے نہ چھوڑینگے اور اسوجہ سے ہمنے ایک لمحہ تامل نہین کیا اور فوراً آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے - اگر حضور گورنر اوٹرانٹو کے نام اسکی گرفتاری کا حکم صادر فرمائین تو بہت مناسب ہے - ہم اپنے ہمراہ لیتے جائینگے۔

بادشاہ ان لوگون کو کسی طرح ٹالنا چاہتا تھا اسنے سلطنت نیپلس کے قیدخانہ سینٹ ایلمو کے گورنر کے نام جلدی سے ایک حکم لکھ دیا اور دونون دوست مطمئن ہوکر رخصت ہوئے انکو جاتے ہوئے دیر نہین ہوئی تھی کہ شاہ نیپلس نے دروازے بند کرکے قفل لگادیا پردہ ہٹا اور پہلے ڈانیلا کے عارض تابان اور بعد کو پورا جسم نمودار ہوا

ڈانیلا - (مصنوعی سنجیدگی سے) شاہ عالیوقار مجکو آپ کے ملکی راز معلوم ہوگئے۔

وہ یہ کہکر رک گئی اور اپنی جوتیان پہننے کیلیے جھکی کیونکہ وہ ڈیوک آف اما لفی اور کیسلمیر سے نظر بچانے کیلیے بھاگکر پردے کے پیچھے چھپ گئی تھی اور جلدی مین جوتیان چھوڑدی تھین

ڈانیلا - مین سمجھتی ہون کہ جب حضور کی طبیعت ناسٹو سے بھر جائیگی تو اسکو بھی سینٹ ایلمو کے قیدخانہ مین بھجوادینگے۔

بادشاہ - (ہنسکر اور اسکو اپنی آغوش مین لیکر) نہین میری دلفریب ناسٹو راسیا نہین

ہو سکتا۔ تیرے آفتاب حسن کی روشنی کبھی کم نہوگی۔ آؤ شطرنج کی بازی ہو جاے۔

ڈانیلا۔ حضور معاف فرمائین۔ اس تجبیت مانگی نے میری ساری راحت خاک مین ملا دی۔ دوسرے تھیٹر مین مشق کا وقت بھی گزرا جاتا ہے۔

بادشاہ۔ (ملائمت سے اسکا ہاتھ پکڑکر) خدا اس تھیٹر اور مشق کو غارت کرے۔ اے میری حسین مہ جبین اسوقت مجکو چھوڑکر نہ جا۔

ڈانیلا۔ (ہنسکر اور اپنا ہاتھ اس طرز سے چھڑا کر کہ بادشاہ کے مزاج مین کوئی فرق نہ آیا) حضور اگر مین اسوقت نہین جاتی ہون تو آج رات کو تماشہ کیا ہوگا

وہ چند منٹ کے بعد ایک گاڑی مین بیٹھکر جو ایوان شاہی کے پھاٹک پر کھڑی ہوئی تھی اپنے مکان کو چلی گئی۔

ڈانیلا کو برائے نام بھی تھیٹر جانے کا خیال نہ تھا اسنے ونسنزو کو اس خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے ملازم کا بھیس بدلا اور جلدی سے ہمارے ہیرو کے مکان کی جانب روانہ ہوئی۔

وہ تھوڑی دیر مین ونسنزو کے مکان کو پہونچ گئی لیکن گیاکومو نے ونسنزو کے کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور کہا۔ کونٹ گھر مین نہین ہے۔ انھین مسافرت کو گئے ایک ہفتہ ہو گیا۔

ڈانیلا۔ تو مجکو جھوٹ کا قبلہ گاہ نظر آتا ہے۔ ابھی کل رات کا ذکر ہے۔ مین نے اسکو شاہی تھیٹر کے سامنے کی گلی مین جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

گیاکومو۔ نہین وہ کوئی دوسرا ہوگا۔ یہان سسلی کا ایک جوان جنٹلمین بھی رہتا ہے۔ اسکی صورت میرے مالک سے اسقدر ملتی ہے کہ مین خود مشکل سے تمیز کر سکتا ہون۔

ڈانیلا۔ (بے صبری سے) بس بس۔ دیر نہ کر یہ لے اپنے مالک کو یہ انگوٹھی دے آ۔

گیاکومو نے انگوٹھی لیلی مگر جانے مین کچھ تامل کیا۔

ڈانیلا۔ سوچتا کیا ہے۔ جاتا کیون نہین۔ قید خانہ سینٹ ایلمو کا گورنر اسکی گرفتاری کا حکم لیے آتا ہوگا اور تیرا غریب آقا پکڑا جائیگا۔ سنا یا نہین

گیاکومو۔ اچھا اس وہم کا علاج ہو جائیگا۔ تم یہان ٹھہرے رہو۔

گیاکومو انگوٹھی لیکر غائب ہو گیا اور ڈانیلا دروازے کے باہر کھڑی رہی۔

چند منٹ بعد وہ واپس آیا اور ڈانیلا کو بلا لیگیا ونسنزو نے اپنے نوکر کی بے ادبی کی ڈانیلا سے معافی مانگی اور کہا کہ مجکو شہزادہ کیسوا نے ہدایت کی تھی کہ اپنے کمرے سے نہ نکلنا اور اگر کوئی بھی دوست بھی آئے تو بھی اُس سے نہ ملنا۔

اسنے جلدی سے اپنی آمد کا مدعا بیان کیا اور ونسنزو نے اسکی فہمائش کے مطابق اپنے فوجی کپڑون پر ایک لمبا میلا چغہ جیسا نیپلس کے کاریگر پہنتے تھے ڈال لیا اور اپنی پوشاک مین وہ کل تبدیلیان کین جو ڈانیلا بتاتی گئی۔

ڈانیلا۔ از راہ خدا جلدی کیجیے۔ یہ وقت تضیع اوقات کا نہین ہے اور یہ بتائیے کسیکو یہ تو خبر نہین ہے

کہ آپ کا گھوڑا گوہو کے اصطبل میں بندھا ہوا ہے
وسٹرو۔ نہیں پیاری ڈانیلا کسی کو خبر نہیں ہے۔
ڈانیلا۔ شاباش۔ اب تم میرے ہمراہ چلے آؤ میں
تمھارے۔ انہر فاجو پٹو کے مکان تک چلونگی وہاں
فاجو پٹو کا یہ ماٹی کارونیو کو پہونچا دیگا وہاں
پہونچنے کی دیر ہے پھر کوئی تمھارا کچھ نہیں کر سکتا۔
وسٹرو نے نیاکومو کو چند ہدایتیں کین اور بہت سا
روپیہ دیکر اپنے رہنما کے ہمراہ چلا گیا۔
جب وہ خاص سڑک کے سرے پر پہونچ گئے تو
ڈانیلا نے پیچھے نظر ڈالی اور دیکھا کہ قیدخانہ کا
ایک گارد لمبے لمبے سونٹے لیے اور سیاہ کافنیان
لگائے اس مکان کو گھیرے ہوئے ہے جسمین سے
یہ لوگ ابھی نکلے تھے۔
ڈانیلا۔ خوب وقت سے نکل آئے۔ اب یہان
دم لینے کی بھی گنجائش نہین ہے۔ بس بڑھے چلو
انھون نے کچھ دور پہونچکر ایک گاڑی کرایہ کی
اور اسمین بیٹھکر پڈسٹے گوبو کے ہوٹل پہونچے
بڈھا گوبو ایسا باتونی تھا کہ انکو ہوٹل مین آنے
دیر نہین ہوئی تھی کہ وہ گپین اڑانے لگا مگر وسٹرو
نے قسم دلائی اور ڈانیلا کے ایک اشارہ نے اسکو
خاموش کر دیا اور وہ آناً فاناً مین وسٹرو کا اسلیم اور
ایک دوسرا جانور تیار کر کے لے آیا۔
جب وہ سوار ہوئے اور گھوڑون کو تیز کر دیا تو
ڈانیلا نے اس ملاقات اور گفتگو کی مفصل کیفیت
بیان کی جو بادشاہ اور ماتنی کے درمیان ہوئی تھی

مگر اسنے یہ نہین بیان کیا کہ یہ کیفیت خود سنی ہے
بلکہ یہ کہا کہ مین نے ایک اڑتی ہوئی خبر پائی ہے۔
اس سفر کے ابتدائی منزلون مین کونٹ وسٹرو بالکل
خاموش اور افسردہ تھا۔ اسکو امید تھی کہ اگر شہزادہ
کیمو اپر پھر بادشاہ صاحب کی عنایت مبذول
ہوئی تو اسکو بھی بیٹرائس سے ملنے کی اجازت
ملجائیگی اور اگر اجازت نہ بھی ملی تو اسی شہر مین
رہنے کی خوشی ہوگی جسمین اسکی معشوقہ رہتی ہے
لیکن موجودہ کیفیت دیکھکر وہ پھر مایوس اور افسردہ
ہوگیا مگر ڈانیلا کی خوبصورتی اور شیرین بیانی نے
اسکی افسردگی بہت جلد دور کر دی اور عنقریب اپنا
گرویدہ بنا لیا جب وہ ایک گہرے چشمہ مین اترنے
لگے تو ڈانیلا کا گھوڑا اسکی حرکت یا ناواقفیت سے
بھڑک گیا اور اگر وسٹرو اسکو پکڑ کر اپنے آغوش مین
نہ لے لیتا تو وہ یقیناً پانی مین گرجاتی اسکا گھوڑا
اسکی ران کے نیچے سے نکل گیا اور جبتک چشمہ طے
نہ ہوگیا وسٹرو اسکو تھامے رہا۔ اسکے ملائم ہاتھ
وسٹرو کی گردن مین لپٹے ہوئے تھے اور اسکا
سڈول سر اسکے سینے پر تھا۔ قبل اسکے کہ وہ
ڈانیلا کو اسکے گھوڑے پر بٹھائے وہ اس خطرناک
حالت کو دیکھکر ایسا متاثر ہوا کہ اسنے اس کے
شیرین لبون کے متواتر بوسے لیے۔
ڈانیلا کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا اور بظاہر ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ اسکو یہ حرکت ناپسند تھی مگر یہ ناراضگی
محض بناوٹی تھی اور جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئی

اور کچھ دور نکل گئی تو پھر قہقہہ مارنے لگی۔
وسنٹرو اپنی اس حرکت پر سخت نادم اور متاسف ہوا اور اسکے بعد ایسی خاموشی اختیار کی کہ اسنے ڈانیلا کی کسی حرکت پر اپنا خیال رجوع نہین کیا وہ اس سے شروع سے ڈر رہا تھا اور اب بھی دست بدعا تھا کہ خدا اس قتالہ عالم کے مکر و فریب سے بچائے۔
آخر وہ اس جگہ پہونچے جہانسے چٹانی اور اونچی زمین شروع ہوئی تھی اور پہاڑ کا راستہ تھا یہان پہونچکر ڈانیلا نے اس سے رخصت ہونیکا ارادہ ظاہر کیا اور کہا
ڈانیلا۔ مین ٹھیک شہر کے وقت پر پہونچ جاؤنگی آپ اس سڑک کو نہ چھوڑین اور سیدھے چلے جائین ایک گھنٹے سے کم مین یا تو خود فارچونیٹو یا اسکا کوئی دوسرا ساتھی آپ سے ملیگا۔
اسنے اور کچھ نہ کہا اور افسردگی کے ساتھ واپس ہونے کے لیے مڑی تھی کہ وسنٹرو نے اسکے گھوڑے کی راس پکڑ لی۔
حالانکہ وہ ڈانیلا کے پھندے مین پھنسنے سے ڈرتا تھا لیکن اسکی فیاضانہ اور آزادانہ طبیعت اس خیال سے بہت گھبرائی کہ وہ اسکو اس حالت مین چھوڑے جاتی تھی۔
وسنٹرو۔ اے میری رہنما۔ دوست سے زیادہ عزیز ٹھہر مین یقین کرتا ہون کہ تو مجکو اسطور پر نہ چھوڑیگی اور جانے کے قبل مجکو اجازت دیگی کہ تیری اس شریفانہ خدمت کے صلہ مین تیرا شکریہ ادا کرون۔
ڈانیلا۔ مجھے شکریہ کی حاجت نہین ہے۔ مین نے جو کچھ کیا ہے صرف تیری محبت کے سبب سے کیا ہے۔
اسنے یہ بات اس سادگی اور صدق عقیدت سے بیان کی کہ وسنٹرو لاجواب ہو گیا۔
ڈانیلا۔ وسنٹرو تیری یہی عنایت کافی ہے کہ مجکو کبھی کبھی یاد کر لیا۔
وسنٹرو۔ اے بہن۔ یاد کی کیا حقیقت ہے تیری خوبصورت تصویر ہمیشہ میرے دل مین رہیگی۔
ڈانیلا (تعجب سے) کیا کہا ہے بہن! اچھا بس
اسنے کوئی جواب نہین دیا۔ صرف اس سڑک کیطرف اشارہ کیا جو پہاڑ کو گئی تھی اور اپنے گھوڑے کی راس چھوڑ دی۔ وسنٹرو بھی افسردگی اور آہستگی سے روانہ ہوا لیکن جب وہ کچھ دور نکل گیا تو ڈانیلا مڑی اور بڑی دیر تک حیرانی اور افسردگی سے اسکی طرف دیکھتی رہی۔ آخر وہ نظر سے غائب ہو گیا اور ڈانیلا غصہ سے بیتاب اُس نے ایڑ لگاکر اپنی گھوڑا دوڑا کر نیپلس کیطرف روانہ ہوئی۔

ساتوان باب

ڈانیلا وسنٹرو کے پاس سے اپنے گھر آئی اور گھر سے تھیٹر گئی۔ چونکہ اسنے شاہی خاندان کے ممبرون پر پرایوٹ ناچ کا اقرار کیا تھا اسلیے جونہی پبلک ناچ ختم ہوا وہ شاہ نیپلس کی گاڑی مین سوار ہوکر شاہی محل کو روانہ ہوئی۔ بادشاہ بالطبع ایسا بیوقوف تھا کہ وہ اس پرایوٹ ناچ کو اپنی بدنامی

بیانکا۔ جب تماشہ کے وقتوں مین قہوہ کا دور شروع ہوگا تو کونٹس کے پیالے مین اسکا عرق ملا دونگی تم نہ گھبراؤ۔ مین سب جو کھون اپنے اوپر لیتی ہون (ایک پردہ کے چھید کی طرف انگلی دکھا کر) یہ دیکھو اس چھوٹے چھید مین سے وسیع ہال کی ساری کیفیت نظر آتی ہے۔ جب قہوہ شاہی ممبرون کے روبرو پیش کیا جائیگا تو زہر کا پیالہ کونٹس کے ہاتھ مین دیدونگی۔ تم یہان سے دیکھتی رہنا۔ جب مین رومال گرا دون تو تم سمجھ جانا کہ کونٹس کی خیریت نہین ہے۔ لو اب مجکو شیشی دیدو "

اسنے اطالیائی زبان مین اس جلدی سے اپنا مطلب بیان کیا کہ بڑی مشکلون سے ڈانیلا کی سمجھ مین آیا۔

بیانکا۔ کیا تمکو مجھ پر شک ہے۔

ڈانیلا نے مطلق تامل نہین کیا لیکن بیانکا کے بڑھے ہوئے پر شوق ہاتھون مین زہر کی شیشی دیکر کانپنے لگی۔

اسوقت وسیع اور روشن ہال کے حاضرین کی باتین اور قہقہے صاف سنائی دیتے تھے اسٹیج کے منیجر نے جو صبح سے اسٹیج کی تیاری مین لگا ہوا تھا۔ اور خاص اسی غرض سے شاہی تھیٹر سے بلوایا گیا تھا اطلاع دی کہ سب سامان تیار ہے صرف ڈانیلا کے آنے کی کسر ہے۔ ڈانیلا کی تیاریان مختصر سی ختم ہو چکی تھین اسنے بیانکا کو رخصت کر دیا اور اسٹیج پر جانے کے لیے آمادہ ہوگئی۔

ڈانیلا نے اس چھید سے جھانکا جس سے کل تماشائیون اور پردے اور روشنی کی جگہ صاف نظر آتی تھی اور دیکھا کہ نیپلس کے خاص خاص شرفا و امرا اور منتخب لیڈیان جمع ہین بادشاہ اور ملکہ ممتاز کرسیون پر جو ایک نیچی ڈلیس پر بچھی ہوئی تھین جلوہ افروز تھے اور شہزادہ کیبوا اور امالفی بھی مع اپنے اپنے رفقا و مصاحبین کے موجود تھے لیکن شہزادہ کیبوا کو یہ خبر نہ تھی کہ ونسنزو کی گرفتاری کا حکم صادر ہو چکا ہے اور وہ شہر سے باہر چلا گیا ہے۔ شاہ نیپلس کے سامنے اور ملکہ کے بعد کونٹس بٹیرائسن بیٹھی ہوئی تھی اور نہایت درجہ دلفریب نظر آتی تھی۔ کونٹس کے بعد ڈیوک آرسنی تھا جو ملکہ کا ایک قریبی رشتہ دار اور شاہ کا رانوکا بڑا معتمد اور منھ لگا مصاحب سمجھا جاتا تھا تماشائیون کی تعداد ایک سو سے زیادہ تھی اور چونکہ پاسٹورا نے یہ پریوٹ جلسہ اول ہی مرتبہ دیا تھا اسلیے حاضرین مین عام طور پر سب کو تماشے سے دلچسپی تھی۔

تماشے کا ابتدائی حصہ جیسا کہ شام کے مطلا پروگراموں مین شائع ہوا تھا یہ تھا کہ وینس ایک لہر سے اٹھتی نظر آئیگی۔

سازندون نے آہستہ آہستہ باجا بجانا شروع کیا اور پردہ اٹھتے ہی سمندر کا ایک سین نظر آیا

اُس زمانہ مین اسٹیج اور سینری کا سامان آج کے مقابلہ مین بالکل بےحقیقت اور غیر مکمل تھا۔ لیکن روپیہ ایسی چیز ہی کہ سب سامان بہم پہونچا دیتی ہی۔

اسٹیج پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر مین لہرون پر لہرین اُٹھ رہی ہین اور ایک جزیرے سے جو سمندر کے پشت پر واقع تھا بار بار ٹکراتی ہین کھجور اور بید کے درخت آہستہ آہستہ لہرا رہے تھے اور باجے کی آواز ایسی پیاری تھی کہ خود دل مین ایک لہر اُٹھتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

یکایک بادل گرجنا شروع ہوئے اور بجلی چمکنے لگی معلوم ہوتا تھا کہ آسمانی دیوتاؤن مین لڑائی ہو رہی ہی یہانتک کہ نبرد آزماؤن کے بازو اور ڈھال تک چمکتے ہوئے نظر آتے تھے اور جب مین بادل دور ہوے مفتوح دیوتاؤن کے خون کے سُرخ سُرخ قطرے سمندر مین گرتے ہوئے دکھائی دیے۔

تھوڑی دیر مین سمندر سے سفید بخارات اُٹھنا شروع ہوئے اور ایک ستون سا بنگیا یہ ستون کچھ دیر تو کھڑا رہا اسکے بعد باجے کی سریلی آواز بنا آسمان پر اڑگیا۔ اور ایک حسین مہ جبین سمندر کی لہرون مین سے پھوٹتی ہوئی نمودار ہوئی۔

اسوقت ہر تماشائی ڈانیلا کی تعریف مین رطب اللسان تھا اور حقیقت بھی یہ تھی کہ وہ تعریف کی مستحق تھی

ہوشیار مشاطہ کی کاریگری سے اسکے خوبصورت بالون مین ایک عجیب دلکش کیفیت پیدا ہوگئی تھی اور اسکی سادہ ڈھیلی پوشاک جو جہری گھانس کی بنی ہوئی معلوم ہوتی تھی اس موقع کے لیے نہایت ہی موزون تھی۔

باجے کی سُریلی آواز پر ڈانیلا کا جوش بڑھتا گیا اور اُسنے اپنی دلفریب آواز سے محفل کو اپنا مفتون بنالیا۔ وہ اسی جوش سے بڑی دیر تک ناچتی رہی۔ آخر پردہ گرا۔ اور پردہ گرتے ہی پہلے تو ایک سناٹا چھا گیا۔ بعد کو تعریف کے نعرے اس زور سے بلند ہوئے کہ ایک کو دوسرے کی آواز پہچاننا مشکل ہوگیا تماشائیون مین ٹہرایس پر اس ناچ کا ایک خاص اثر پڑا۔ اسنے یقیناً ڈانیلا کا ناچ کئی بار دیکھا تھا مگر سابق مین وہ اسقدر نزدیک کبھی نہین بیٹھی تھی کہ اسکے حسن اور اداؤن کو اچھی طرح سے مشاہدہ کرسکتی۔ آج اسکو اسٹیج کے نزدیک بیٹھنے کا اتفاق ہوا اور حالانکہ وہ اپنی مذہبی تربیت اور پاکبازی کی وجہ سے اس تماشے کو مخرب اخلاق سمجھتی تھی لیکن اسمین ذرا بھی شک نہ تھا کہ اسکے مزاج پر بھی ڈانیلا کے حسن نے اپنا بیحد اثر ڈالا۔

ڈیوک آف رسینی۔ (اسکے کان مین) حسین کونٹس اگر سارے نیپلس مین تمھارے ٹکر کی کوئی حسینہ ہی تو یہ ہی۔

لیڈی نے صرف اپنا سر جھکا لیا۔ جواب نہین دیا۔

وجہ کیا تھی کہ گو وہ اپنے دل سے ڈانیلا کو سین
جانتی تھی لیکن ڈیوک کی اس گفتگو کو بے محل
اور خلاف شان سمجھی تھی۔
ڈیوک آج رات ڈیوک آف امالفی کہاں ہے؟
بادشاہ نے اتفاق سے یہ بات سن لی اور اسکی
طرف ایک پُر مطلب نگاہ سے دیکھا۔ ڈیوک
خاموش ہوگیا اور بیٹرائس بھی خاموش ہوئی کہ
ڈیوک نے اس گفتگو کا سلسلہ بند کردیا تھوڑی
دیر بعد معزز حاضرین کے روبرو ناشتہ پیش کیا گیا
ملکہ کی بہت سی پیش خدمتین بیانکا کی نگرانی مین
حاضرین کے روبرو کھانے کا سامان رکھ رہی تھین
ناشتے کے بعد سونے کے چھوٹے چھوٹے پیالو نمین
قہوہ پیش کیا گیا اور بیانکا نے بیٹرائس کے روبرو
قہوہ کا پیالہ پیش کرتے وقت اپنا رومال ڈالدیا
اسوقت ڈانیلا کی وحشت آلود آنکھین دیکھنے
کے قابل تھین۔ وہ اپنے کمرے کے اُس چھوٹے
جھروکے سے جھانک رہی تھی اسکا کلیجہ بانسون
اُچھل رہا تھا اور رخسارے زرد پڑ گئے تھے۔
وہ اب بھی وہی پوشاک پہنے ہوئے تھی جسکو
پہنکر تھیٹر مین ناچی تھی لیکن ساری خوشنمائی اور
نصف حسن اُسکے رخساروں سے غائب ہوگیا
تھا اسکی خوبصورت پیشانی سمٹ کر چھوٹی
رہ گئی تھی اور آنکھین ایک متوحشیانہ طریقہ
سے چمک رہی تھین۔
اُسنے بیانکا کے ہاتھ سے رومال گرتے اور

اپنے بھولے رقیب کو اپنے ہاتھون مین موت کا
پیالہ پکڑتے دیکھا اور اسکے حواس گم ہوگئے۔
لیکن کونٹس نے قہوہ نہین پیا اور پیالہ جوان
ڈیوک آرسینی کو پکڑا دیا۔ جوان ڈیوک نے
جو ایک پیالہ پی چکا تھا اس پیالے کو بھی
خوشی سے لے لیا اور غٹ غٹ پی گیا۔
ڈانیلا مٹھی باندھکر کھڑی ہوگئی اور فرط غیظ
اس طوفان جوش کے ایک لمحہ بعد ڈانیلا نے
آئینہ اپنے روبرو رکھا اور اپنی پوشاک مین چند
تبدیلیان کرکے پھر اسٹیج پر آئی۔
پردہ اٹھا اور دوسرا سین نظر آیا۔ ڈانیلا ناچنے
کے لیے کھڑی ہوئی تھی لیکن اسوقت نوجوان
ڈیوک آف آرسینی سخت تکلیف سے چلا کر اپنی
کرسی سے زمین پر آرہا۔ پردہ فوراً گرا اور
تماشائی خوف سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور
ڈیوک آف آرسینی کے گرد جمع ہوگئے بلکہ بیلس
اور ہر شخص ایک سکتے کے عالم مین تھا۔ ہر شخص
کو تعجب تھا کہ وہ جوان جو ابھی چند منٹ قبل صحیح
سالم تھا اس مایوسانہ حالت مین پڑا ہوا سسک رہا ہے
ڈاکٹر بھی حیران تھا کہ ڈیوک کو یکایک کیا ہوگیا۔
جوان ڈیوک شدت تکلیف سے تڑپ رہا تھا اسکی
آنکھین سفید پڑ گئی تھین اور منہ سے جھاگ نکل رہا تھا
ڈیوک صرف پانی پانی پکار رہا تھا لیکن قبل اسکے
کہ پانی کا گلاس اسکے منہ مین لگایا جائے اسکے ہاتھ
پیرون مین تشنج پیدا ہوا اور ایک ہی ہچکی مین

اسکا دم نکل گیا۔

یہ بیان امکان سے باہر ہی کہ اس افسوسناک اور اتفاقیہ واقعہ سے معزز تماشائیون پر کسقدر خوف غالب ہوا۔ ملکہ تو بیہوش ہوگئی اور انکو اٹھا کر لے گئے۔ کونٹس سورنٹو ملکہ کے ساتھ گئی مگر اسکا چہرہ سفید ہوگیا تھا اور بدن پر لرزہ طاری تھا۔ ساری محفل کے چہرے اترے ہوئے تھے لیکن بڈھے ڈاکٹر کے چہرے پر کوئی تبدیلی نہ تھی۔ حالانکہ اسکو کچھ کچھ شبہہ ہوگیا تھا کہ زہر دیا گیا ہی لیکن اسنے بہت سی مستفسرانہ نگاہون کے جواب مین صرف اسقدر کہا کہ ڈیوک نے دل کی بیماری سے قضا کی۔

اب ڈانیلا کے لیے ٹھہرنے کا مقام نہ تھا۔ اسنے جلدی سے کپڑے پہنے اور تھیٹر کے منیجر کو ہمراہ لیکر محل سے چلی گئی۔

جوان آرسینی کے لاشہ کو مشکل سے کمرے کے باہر لے گئے ہونگے کہ چھوٹا امالفی اپنے خوشامدی کیسلمیر کو ہمراہ لیے بے تکلف داخل ہوا۔ اسکی اور اسکے دوست کی پوشاک سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بہت بڑا سفر کرکے آئے ہین اور امالفی ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ اسنے مشکل سے بادشاہ کی ملامت آمیز نگاہ کا بھی خیال کیا۔

بادشاہ۔ (سخت ناراضگی سے) امالفی۔ کیا تو سٹری ہوگیا ہی یا یہ کوئی نئی پوشاک ہی جسکو تو رائج کرنے کے لیے پہن کر آیا ہی۔

امالفی۔ حضور معاف فرمائین مین ایک ضروری کام سے آیا ہون۔ اسوجہ سے مین نے پوشاک کا خیال نہین کیا۔

بادشاہ۔ کیا بات ہی۔

امالفی۔ چالاک وسنزو بچکر بھاگ آیا۔

شہزادہ کیسوا اور اسکے دوستون کو سخت حیرت تھی کہ یہ کیا ماجرا ہی امالفی نے اس خاموشی سے جال بچھایا تھا کہ انکو وسنزو کی گرفتاری کے حکم کا حال اب تک نہین معلوم تھا اور یہ پہلی دفعہ تھی کہ وہ اس کیفیت سے آگاہ ہوئے۔

بادشاہ۔ (تعجب سے) بچکر نکل گیا! کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

امالفی۔ جی ہان۔ ایسا صاف نکل گیا خدا جانے کہان گیا۔ کیسے گیا اور کون لے گیا۔ یقین جانیے کا مین اور کیسلمیر دونون نے قیدخانے کے گارڈ کو لیکر تمام گلیان۔ ناکے۔ بازار۔ مکانات غرض سارا شہر چھان ڈالا اور حضور کے احکام کی بجا آوری مین کوئی دقیقہ نہین اٹھا رکھا لیکن معلوم یہ ہوتا ہی کہ دغاباز وسنزو اسوقت اپنے ڈاکو دوستون کے یہان چین کر رہا ہی۔

شہزادہ کیسوا کو یہ آخری بات ایسی بری معلوم ہوئی کہ وہ یکبارگی اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی سنجیدگی اور شان سے ہمکلام ہوا۔

شہزادہ۔ یہ موقع نہین ہی کہ مین اپنے خاندان کے ایک زبردست اور وفادار معاون اور حضور

کی سلطنت کے ایک جوانمرد سپاہی کو اُس شخص
کی جھوٹی سازشون سے بچانے کا ارادہ کرون
جسکی جوانمردی صرف اسقدر ہے کہ وہ قاتلون
کی تلوارون پر بھروسہ رکھتا ہے۔

لیکن اس موقع پر شہزادہ امالفی یعنی کونٹ امالفی کا باپ
کھڑا ہوگیا اور ایک سکارانہ ڈھنگ سے اپنا
ہاتھ ہلا کر اپنے بیٹے سے ہمکلام ہوا۔

شہزادہ امالفی۔ بیٹے۔ کیا تجکو یہ بھی یاد نہین
کہ تو کس کے حضور مین کھڑا ہے۔ بادشاہ کے
روبرو تلوار پر ہاتھ رکھتا ہے۔ (امالفی اور کیسلمیر
دونون سے مخاطب ہوکر) خبردار۔ یہ کوئی عقل
کی بات نہین ہے کہ اگر شہزادہ کیپوا کی عمر اور رتبہ
کا آدمی اپنے کو بھول جائے تو تم بھی اس عزت
مین کوتاہی کرو جسکا اظہار بادشاہ جہان پناہ کی
خدمت مین ضروری ہے۔ شہزادہ کیپوا کو اپنے مرتبہ
کا خیال نہین ہے اور وہ ان غاباز ڈاکوون کیطرح اپنا
کینہ نکالنا چاہتا ہے جو اسکا ساتھ دیتے ہین۔

بیچارہ بادشاہ اونگھ رہا تھا اور اُسکا زنانہ چہرہ ان
واقعات کیوجہ سے زرد پڑگیا تھا۔ شہزادہ کیپوا
سے یہ توہین آمیز کلمات نہ سُنے گئے اور اُسنے ہیوقت
اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا اور کہا۔

شہزادہ کیپوا (غصہ سے) امالفی۔ مین تجکو
سمجھا دونگا کہ یہان تیرا کوئی معین و مددگار
نہین ہے اگر تجھ مین جراٴت ہو تو آجا۔

شہزادہ امالفی۔ اس مکان مین اور بادشاہ
کے روبرو۔

کیپوا۔ ہان یہان۔ اور بادشاہ کے روبرو
اور یہان نہین تو جہان تیرا دل چاہے لڑ لے۔

بڈھا امالفی بھی کوئی بزدل نہ تھا۔ اب اسنے
بھی اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا اور چند
بے غرض جہان یہ دیکھکر کہ دونون مین کھلم کھلا
جنگ ہونے والی ہے الگ ہٹ گئے لیکن اس
موقع پر امالفی کا ایک خاص ملازم جسکے
بشرے سے سخت انتشار ٹپکتا تھا آیا اور باپ
بیٹے کو علیحدہ بُلا لے گیا۔

ایک لمحہ کے بعد باپ بیٹے واپس آئے
لیکن باپ کی آنکھون سے خون برس رہا
تھا اور چہرہ انگارا ہورہا تھا۔

شہزادہ امالفی۔ (اس جوش سے کہ بادشاہ
نے مومی کھلونے کیطرح اپنی آنکھین کھولدین)
مین حضور سے انصاف کا ملتجی ہون۔ ڈاکوون
نے فارچونیٹو یعنی لفٹننٹ بلڈیوانو کی سرغنائی
مین میرے محل اور گالٹون واقع روبینا پر قبضہ
کرکے اُسکو جلا دیا۔ میرے چالیس ملازم مار ڈالے
ہین اور میرے متہم مکان کو جسکی تحویل مین
پچاس ہزار روپیہ تھا قید کرلیا ہے۔

غصہ کی وجہ سے اس سے بولا نہ گیا اور ایک
مایوسانہ طریقے سے صرف اشارون سے
اپنا مدعا ظاہر کرتا رہا۔

ڈیوک آف امالفی۔ (یعنی شہزادہ امالفی کا بیٹا)

جہان پناہ - ہمنے ان بہادر لٹیروں اور اُنکے معاونوں کے ساتھ جسقدر رعایت کی اسکا ہمکو یہ نتیجہ مل رہا ہے - کاش ہم اُنکے ساتھ سختی سے پیش آئے تو آج کو یہ نوبت نہ پہونچتی -
حالانکہ شہزادہ کیسوا کو اپنے رقیب کی بدنصیبی پر اندرونی اطمینان ہوا لیکن اسنے غصہ سے جواب دیا -
شہزادہ کیسوا - ڈیوک - تو کیون اسقدر بڑھ بڑھکر باتین کرتا ہے کیا تجکو معلوم نہین ہے کہ تیرا بڑا معاون و مددگار مارزا لُوا اسوقت تیرے لیے لڑنے کو موجود نہین ہے -
بادشاہ - (غصہ سے) کپتان کمرہ خالی کراؤ -
حاضرین نے کمرہ خالی کردیا اسطرح ایک بڑا زبردست حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا -

آٹھوان باب

عشق است و ہزار بدگمانی

شاہ کارلو کے دربار مین مہینون تک اسکے چرچے ہوتے رہے لیکن کونٹس بیٹرائس کو مطلق خبر نہین ہوئی - اسکو جوان آرسینی کی اچانک موت سے اسقدر صدمہ پہونچا کہ اسنے سوزنشو کے باغات مین گوشہ نشینی اختیار کی اسکو دستو کیطرف سے بھی بہت فکر تھی مگر یہ فکر ایک مرتبہ اُس خط کے ذریعہ سے دور ہوگئی جو ڈاکوؤن کی معرفت اسکے پاس آیا تھا - اسمین دستو نے اپنی خیریت لکھی تھی اور کونٹس سے چاہا تھا کہ اپنے دل کو تسکین دے - لیکن چونکہ شاہ کارلو نے بیٹرائس سے کہدیا تھا کہ تجکو ایک مہینے کے اندر ڈیوک آف گیوانی یعنی چھوٹے امالفی کی درخواست شادی قبول کرنا ہوگی اور یہ وقت خاتمہ کے قریب پہونچا جاتا تھا اسلیے وہ روز بروز کونٹس سے سختی سے پیش آتا تھا ڈیوک کی آمد و رفت زیادہ ہوتی جاتی تھی اور بیٹرائس کو ایک ایک دن بھاری ہو رہا تھا - ایک دن جوان امالفی نے پہلے تو شاہ کارلو اور بعد کو کونٹس بیٹرائس سے ملاقات کی مگر کونٹس بیٹرائس کی ملاقات سے کوئی نتیجہ نہ نکلا اور وہ آزردہ اور پشیمان ہوکر سوزنشو کے قرب کے گانون کیطرف محل کے احاطہ سے گھوڑے پر جا رہا تھا کہ راستے مین ڈانیلا سے ملاقات ہوئی جو ملازم کے بھیس مین درختون کے جھنڈ مین چہل قدمی کر رہی تھی - ایک مرتبہ جب ڈانیلا نے بادشاہ کی تفریح کے لیے ملازم کا بھیس بدلا تھا تو امالفی نے اسکو دیکھ لیا تھا اور چونکہ اُسنے ڈانیلا کو فوراً پہچان لیا اسلیے خندہ پیشانی سے اسکی طرف بڑھا اور ہمکلام ہوا -
ڈیوک آف امالفی - حسین پاسٹورا کہان چلین - واللہ جسطرح تم حسین ہو اسی طرح تمھارا نام بھی پیارا ہے -
ڈانیلا - اسوقت تو محل کو جاتی ہون -
ڈیوک - کیون پاسٹورا ہر گھڑی تو اسبک بدستے

کونٹ پر رشک کھاتے ہونگے ؟ -
ڈانیلا نے کوئی جواب نہیں دیا اور ڈیوک نے پھر کہا
ڈیوک - مجھ سے کیون نہین کہ دیتین - کیا مین
کسی سے کہہ دونگا -
ڈانیلا - اگر آپ کہ بھی دین تو مجھے پروا نہین
ہے مین کونٹ کے پاس نہین جاتی ہون بلکہ اعلیحضرت
کونٹس یعنی کونٹ کی لڑکی کے پاس جاتی ہون
اور اُنسے انکے عاشق کی بیوفائی کا ذکر کرونگی -
ڈیوک - (غصہ سے) تمھین میری بیوفائی کا
حال کیونکر معلوم ہوا -
ڈانیلا - جی نہین مین انکا ذکر نہین کرتی ہون
جو کونٹس کو چاہتے ہین بلکہ وسنزو کا ذکر کرتی
ہون جسکو کونٹس چاہتی ہے -
ڈیوک یہ سنکر جل گیا اور اسکی چھوٹی سیاہ آنکھین
ایک وحشیانہ طریقے سے چمکنے لگین -
ڈیوک - یہ جھوٹ بات ہے - بئٹراِس اس کمینے
وسنزو کو کبھی نہین چاہتی ہے -
ڈانیلا - اور اگر وہ اپنی محبت کم نہ کرے تو مجکو قاصر
نہ ٹھہرائیے گا -
ڈیوک نے ایک لمحہ غور کیا اور اسکو ایک
نیا خیال سوجھا -
ڈیوک - لو مبارک ہو - تم تو خود وسنزو کو چاہتی
ہو - وہ سرخ ہو گئی اور اپنے ہونٹ کاٹ لیے اور
اسکا کمینہ جوش اسدرجہ بڑھ گیا کہ اسنے امانتی
یعنی اپنی قوم و نسل کے جانی دشمن تک سے
سازش کرنے کا ارادہ کر لیا -
ڈیوک - (مطلب کی بات تاڑ کر) یقین مانو مین
مدتون اس جوان کے پیچھے پڑا رہا اور مین نے
ہزار ہا چاہا کہ کسی طرح اسکو زک پہونچاؤن مگر
میری سب کوششین غارت گئین مین تو مین
قیدخانہ کی زنجیرین اور قاتلون کی تلوارین تک
بیکار ثابت ہوئین - آخر مایوس مجبور ہو کر بیٹھ رہا
اب ایک ترکیب باقی ہے - وہ یہ ہے کہ یا تو تم خود
اسکو اپنا گرویدہ بنا لو یا کسی طرح لیڈی بئٹراِس
کے دل مین ایسی بدگمانی پیدا کر دو کہ وہ پھر
کبھی اس موذی کا نام نہ لے اسوقت مین وسنزو
کی مخالفت ترک کر دونگا اور تمھاری دوستی کا بھی
دم بھرنے لگونگا بس اسیقدر کافی ہے - یہ تو تم
جانتی ہو کہ بادشاہ سلامت پر میرا کسقدر قابو ہے
جب ان دونون مین سے کوئی بات ہو جائیگی
تو مین بادشاہ سے کہکر وسنزو کا رتبہ بڑھوا دونگا
اور دیکھ لینا کہ ایک ہی دو دن مین انکی ترقی
ہو جائیگی -
ڈانیلا - اچھا یہ شرط منظور ہے لیکن بادشاہ
سے یہ راز نہ بیان کیجیے گا -
ڈیوک - ہرگز نہین -
ڈانیلا یہ اقرار کرا کے باغ مین چلی گئی اور ڈیوک
نے بھی اپنی راہ لی -
جب وہ محل مین پہونچی تو اسکو اپنے دل میں
بڑی ندامت اور غصہ معلوم ہوا وہ امانتی سے

اپنے موروثی دشمن کیطرح نفرت کرتی تھی اور بخوبی جانتی تھی کہ وہ ایسا کمینہ دغاباز ہے کہ کسی حالت مین وشنزو کی جان نہ چھوڑیگا۔ مگر چونکہ اسکے جذبات اسکی طبیعت اور خیالات پر بے اندازہ حاوی ہو گئے تھے اسلیے اسنے اپنی تجویز دن سے باز رہنے کا ارادہ نہین کیا۔

وہ نارنگی کے درختون کے ایک جھنڈ مین جو محل کی دیوارون کے قریب لگا تھا چھپ رہی اور اپنے دل مین سوچنے لگی کہ کونٹس سے کس طور پر گفتگو کیجائے کہ مطلب برآری ہو۔ اسوقت اسکو خیال آیا کہ وہ شاید بادام کے باغ مین چہل قدمی کر رہی ہو۔ چنانچہ وہ اسطرف گئی اور اسکو کونٹس کی آواز سنائی دی اور دیکھا کہ وہ ٹوٹے ہوئے گرجا گھر مین بیٹھی ہوئی ایک غزل گا رہی ہے۔

ڈانیلا نے یہ موقع نہایت ہی غنیمت تصور کیا اور جون ہی کونٹس نے اپنا رقت انگیز راگ ختم کیا اسنے بڑے سوز سے ایک پہاڑی غزل گائی۔ اول تو وہ خدا کے فضل سے بڑی گلے باز عورت تھی دوسرے اس مقام کی خاموشی مین اسکی آواز مین اور بھی رقت پیدا ہو گئی۔ وہ اسطرح گاتی ہوئی لیڈی بٹرائس کے قریب پہنچ گئی اور دیکھا کہ وہ تن تنہا بیٹھی ہوئی ہے اور سیل سرشک اسکے رخسارون پر روان ہین ڈانیلا نے یہ خیال پیدا کرنے کے لیے کہ گویا وہ اس جگہ اتفاق سے چلی آئی مصنوعی طور پر ندامت ظاہر کی اور دو ایک ٹوٹے پھوٹے جملون مین معافی طلب کر کے واپس جانے والی تھی کہ لیڈی بٹرائس کے دست سیمین کے ایک اشارے نے اسکو روک لیا۔

بٹرائس۔ (اس بہروپیے کے حسن سے موثر ہو کر) اے غریب راہگیر اگر تیرے راگ کی طرح تیرا دل بھی غمگین اور رنجیدہ ہے تو تیری مصیبت کا کیا ٹھکانا ہوگا۔

ڈانیلا۔ (ایک نہایت خوف آلود صورت بنا کر) حسین بانو۔ اس مکان کے محافظون سے میری موجودگی کا ذکر نہ کرنا مین یہان بھولے سے چلا آیا ہون۔

بٹرائس۔ ڈر نہین۔ یہ مکان اور زمین میرے باپ کی ہے۔ تیرا جہان دل چاہے آزادی سے گھوم۔ لیکن یہ بتا دے کہ تجھے کس رنج نے ستایا ہے کہ تو اسقدر آزردہ اور پریشان نظر آتا ہے۔ کسی معشوقہ کی جدائی نے تو تیرا یہ حال نہین کر دیا ہے۔

ڈانیلا۔ (گو اپنے دل مین اپنے مخاطب کے حُسن و جمال کو دیکھکر جلی جاتی تھی مگر ظاہرا ایسی صورت بنا کر کہ گویا اسکو رشک نہین ہے) بانو۔ مجھے معشوقون کی پروا نہین ہے۔ مین اپنے مالک کی تلاش مین ہون جسکو مین اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ مہینون گذر گئے۔ مین ایک بیکس

فقیر کیطرح مارا مارا پھرتا ہون۔
بیٹرائس۔ حسین لڑکے۔ تیرے مالک کا کیا نام ہے؟
ڈانیلا۔ لوگ اسکو کونٹ وسنزو کہتے ہین۔
بیٹرائس چونک پڑی۔ اسکو معلوم تھا کہ گیاکومو
کو ملازم رکھنے کے قبل وسنزو کے پاس ایک ملازم
تھا جسکو وہ بہت پیار سے رکھتا تھا اسنے خیال
کیا کہ اگر وہ یہی ملازم تھا تو بڑے تعجب کی بات
ہے کہ میرے عاشق نے مجھ سے اسکے عجیب و
غریب حسن کا ذکر نہین کیا۔ بہرحال اسنے اپنا
استعجاب چھپانے کی کوشش کی اور گو
ڈانیلا تاڑ گئی مگر بیٹرائس کو خبر نہ ہوئی اور
اسنے اس ہنسے ہوئے ملازم سے دریافت کیا
کہ تو نے اپنے مالک کو کیون چھوڑ دیا۔
ڈانیلا (سر ہلا کر) ہاے کیا عرض کرون میرا
مالک مجھ سے بہت ہی الفت سے پیش آتا
تھا مگر مزاج کا سخت تھا۔ مجھ سے ایک ایسی
زبردست غلطی ہوئی کہ اسنے میری محبت چھوڑ دی
اور اب اس دنیا مین میرا کوئی معاون و
مددگار نہین رہا۔
بیٹرائس۔ آخر وہ کیا غلطی تھی جسنے تیرا حال یہ کیا
ڈانیلا۔ کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اسکی ہشیار
آشناؤن نے۔
بیٹرائس۔ چپ بدمعاش۔ تو بڑا جھوٹا اور
احسان فراموش معلوم ہوتا ہے۔ سارے
نیپلس مین کونٹ وسنزو سے اچھا کسی شخص کا
چال چلن نہین ہے۔
ڈانیلا۔ (کانپ کر) مین حضور سے معافی
چاہتا ہون۔ مین نے اپنے مالک کے چال چلن
کی نسبت تو کچھ عرض نہین کیا ہے۔
بیٹرائس۔ آو۔ لونڈی صورت ملازم اور کیا
کہے گا کیا تیری بات سے نہین پایا جاتا کہ اسکے
معشوقون کا کوئی شمار نہین ہے۔
ڈانیلا (چونکی ہو کر اور مصنوعی استعجاب سے
منہ کھولکر) کیا اس بات سے اسکے چال چلن
مین کوئی فرق پیدا ہو گیا۔
بیٹرائس۔ (اپنے دل مین) آہ۔ ہم بیچاری
عورتین کیا جانین کہ اس دنیا مین مرد کیسے
بیوفا ہوتے ہین۔
وہ اس خیال سے اپنے دل مین سخت آزردہ
اور پریشان ہوئی مگر ڈانیلا اسکے اس رنج
سے خفیہ طور پر بہت خوش تھی بیٹرائس کچھ
دیر تک خاموش بیٹھی رہی اسکے بعد اسنے
ملازم کے دل کا حال تاڑنے کا مصمم ارادہ
کیا اور پوچھا۔
بیٹرائس۔ اور یہ کس قسم کی غلطی تھی کہ تیرے
مالک نے تیری محبت چھوڑ دی۔
ڈانیلا۔ (کچھ تامل ظاہر کرکے گویا اس واقعہ
کے اعادہ سے اسکو تکلیف ہے) لیڈی صاحبہ
یہ سورنتو کا واقعہ ہے۔ مین اپنے مالک اور
ایک مہاجن کی لڑکی کے درمیان نامہ

پیام پہونچاتا تھا۔ میرا مالک اُس لڑکی سے
بے اندازہ الفت کرتا تھا مگر مین ایک دن
غلطی سے وہ وقت بتانا بھول گیا جو اُسکی
ملاقات کے لیے مقرر ہوا تھا اور کچھ کا کچھ کہدیا
اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لیڈی مذکور کے بھائی اور
رشتہ دارون اور میرے مالک مین چل گئی اس
لڑائی مین میرے مالک نے انمین سے ایک کو
مار ڈالا اور کئی دن تک پہاڑون مین چھپا رہا۔
حسین ڈانیلا لیڈی بیٹرائس کے قدمون پر
بیٹھ گئی اور وسنزو کے بارے مین ایک بڑا
طویل قصہ سنایا۔ لیڈی بیٹرائس بڑی دیر
تک خاموشی سے سنتی رہی آخر اسکا جامۂ صبر
ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور اسنے ایک سرد آہ
بھری اور کہا۔
بیٹرائس۔ او جھوٹے دغاباز اگر یہ باتین
در اصل تھین بھی تو بہت پُرانے زمانے کی ہونگی۔
ملازم نے افسوس سے اپنی گردن ہلائی اور اپنے
خوبصورت سامع کی طرف ایک قسم کی
رحم آلود نگاہ سے دیکھنے لگا۔
ڈانیلا۔ کاش تیری طرح مردون کے دل
مین بھی صفائی ہوتی تو کیا خوب ہوتا کاش
کونٹ وسنزو صرف ڈانیلا کی دلفریبیون سے
بچ جاتا تو بھی اصلاح کی کوئی امید تھی مگر وہ
تو اس جادوگرنی کے دام فریب مین ایسا
پھنس گیا ہے کہ مجکو اُسکا چھٹنا ممکن نظر نہین آتا

بیٹرائس (مشکل سے اپنے غصہ کو ضبط کرکے)
او بدمعاش تو کیا بکتا ہے کیا وسنزو ایک فاحشہ
کا عاشق ہے۔
ڈانیلا۔ تعجب ہے کہ سارا نیپلس تو واقف ہے
اور آپ کو خبر نہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سورنٹو
سے باہر نہین نکلتین۔
بیٹرائس۔ عام طور پر تو یہ مشہور ہے کہ اس
فحبہ کے سیکڑون عاشق ہین۔
ڈانیلا نے یکایک جواب نہین دیا۔ اسکا چہرہ
غصہ سے سیاہ پڑ گیا اور وہ اپنے چھوٹے
خنجر سے کھیلنے لگی جو اسکی پٹی مین لٹک رہا تھا
در اصل وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اگر مین اسی
جگہ اپنے رقیب کو مار ڈالون تو کیسا ہو مگر اُسنے
اپنا غصہ فوراً ضبط کیا اور جھٹ سے جواب دیا۔
ڈانیلا۔ یہ تو آپ کا فرمانا صحیح ہے کہ ڈانیلا کے
بہت سے عاشق ہین مگر وہ وسنزو کے سوا
کسی دوسرے کو نہین چاہتی ہے اور تو اور خود
بادشاہ صاحب وسنزو سے حسد کرتے ہین۔ اور
یہی سبب تھا کہ انھون نے وسنزو کی گرفتاری کا
حکم صادر فرمایا تھا اور بیچارے کونٹ کو پہاڑون
مین جا کر پناہ گزین ہونا پڑا تھا ورنہ امالفی مین
اتنی قدرت نہ تھی کہ وسنزو کا بال بھی بیکا کر سکتا۔
بیٹرائس۔ مجھے تیری بات کا کبھی یقین
نہ آئے گا۔
ڈانیلا۔ آپ کو یقین نہو لیکن میرے مالک

ایک عرصہ تک پاسٹورا کے ساتھ پہاڑون مین
رہا ہے آپ یہ تو جانتی ہونگی کہ یہ عورت ایک
قزاق کی بیٹی ہے۔
بیچاری بیٹرائس یہ سب باتین بخوبی جانتی تھی
اور گو اسکا کلیجہ رشک و حسد سے پھٹا جاتا تھا
تاہم اسنے جواب دیا۔
بیٹرائس۔ او کاذب۔ مین تیری بات کبھی
نہ مانونگی۔
ڈانیلا۔ (ایسی صورت بنا کر جس سے ظاہر
ہوتا تھا کہ وہ لیڈی بیٹرائس سے مطلق واقف
نہین ہے) افسوس۔ مین نہین جانتا کہ آپ
کو میرے گمراہ مالک سے کس قسم کی دلچسپی ہے
کہ آپ میری بات نہین مانتین لیکن مین نے
سنا ہے کہ ڈیوک آف امالفی کیسلمیر مین ایک جلسہ
دینے والے ہین۔ اسمین کونٹ وسنزو بھی بھیس
بدلکر شامل ہوگا۔ اور مجھکو پاسٹورا کی مشاطہ سے
معلوم ہوا ہے کہ وہان پاسٹورا بھی نیلی گوٹ
کا ایک گلابی برقعہ پہنکر آئیگی۔ اور جو شخص ان
دونون کو غور سے دیکھیگا اسکو ضرور معلوم
ہو جائیگا کہ ان دونون کا رابطہ اتحاد کسقدر
بڑھا ہوا ہے لیڈی صاحبہ حسن و عشق چھپ نہین
سکتا دیکھ لیجیے گا کہ بادشاہ تک کے حضور مین
محبت چھپی نہین رہے گی۔
یہ سنکر بیٹرائس کا مزاج یکبارگی بدل گیا اور اسنے
اپنے جذبات سے بالکل بے قابو ہوکر جواب دیا۔

"او کمینے چغلخور۔ تو جانتا ہے کہ مین تیرے
ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرونگی"
ڈانیلا۔ (پھر ایک مصنوعی خوف سے کانپ کر)
حضور مجھکو اس مرتبہ تو معاف کرینگی۔
بیٹرائس۔ مین تجھکو قید کرواکر ایوان کی گہری
کال کوٹھری مین ڈلوا دونگی۔
ملازم کے پیر لڑکھڑانے لگے اور خوف اور
مایوسی سے چیخ مار کر اٹھ کھڑا ہوا اور جنگل
مین بھاگ گیا۔ وہ صرف تھوڑی دور گیا تھا
کہ ایک درخت کے پیچھے چھپ گیا اور گرجا
کے دروازے کی طرف ٹکٹکی باندھکر
دیکھنے لگا اُسیوقت لیڈی بیٹرائس دروازے
سے نکلین اور میدان مین آئین مگر انکی
آنکھین انگارے کی طرح سرخ تھین اور
روتے روتے آماس کر آئی تھین۔
ڈانیلا۔ (اپنے دل مین) وہ مزا چکھایا ہے
کہ کچھ دن یاد کریگی۔ تیری ہر آہ میرے
کانون مین باجے کی سی آواز پیدا کرتی ہے تو
ضرور کیسلمیر مین آئیگی۔ وہان مین تیرے دل
کو ایسا ملونگی کہ یا تو اسکے ٹکڑے ٹکڑے اڑ
جائینگے یا تو میرے وسنزو کو ہمیشہ کے لیے
میرے حوالہ کردے گی۔
وہ یہ سوچکر ایک پہاڑی ہرن کیطرح نہایت
نزاکت اور عجلت سے چلی گئی۔

نوان باب

وسنٹرو کئی دن سے ماتحتی گارد مین سپاہ آرہی تھا اور ڈاکو اور اُنکا کپتان بلنڈیو الواسکی بڑی آؤبھگت کرتے تھے۔ ایک دن صبح کو بلنڈیو الوکے خاص لفٹنٹ اور معتمد بنیڈٹنو کی آمد پر ایک عجیب ہل چل پیدا ہوگئی اور معلوم ہوا کہ اُسنے فارجونیٹو کو اپنے عزم مین شریک کرکے قصبہ لوینیا پر قبضہ کرلیا اور اُسکو خاک سیاہ کرکے چلا آیا۔

بنیڈٹنو اور اُسکے چند ہمراہی جو اس واپس شدہ فوج کے "ایڈوانس گارڈ" (یہ وہ لوگ حفاظت کی غرض سے فوج کے آگے رہتے ہین) مین تھے جو فارجونیٹو کی مدد کے لیے میدان مین پڑی ہوئی تھی سفر کی وجہ سے تھک گئے اور تھکے ہوئے تھے۔ ایوان کا جستجو کرنا تو جیسکر ان لوگون سے قید کرلیا تھا ہم کی خاص جماعت کے ہمراہ آرہا تھا۔ ان لوگون کو کھانا کھلایا گیا اور جب وہ کھا چکے تو وسنٹرو بھی اُنکے درمیان بیٹھ گیا اور عشقیہ کی کہانی سننے لگا جو اُسنے جنگ اور قبضہ لوینیا کی نسبت سنائی۔

بنیڈٹنو ایک خوبصورت خوش طبع جوان شخص تھا اور وہ کوئی زن تو الیا دل رکھتا تھا کہ پیدائشی قصہ گو معلوم ہوتا تھا۔ وہ اپنے سردار بلنڈیو الو کے روبرو بیٹھ گیا اور بڑی لسانی سے ہماری باتین جنگ بیان کرنے لگا۔

بنیڈٹنو۔ سنیے کپتان صاحب مین نے آپ کی فرمایش کے بموجب وہی جگہ پایا کہ مقام کا نام ہی اسکے متصل گیہون کے کھیتون مین فارجونیٹو سے وقت مقررہ سے چند گھنٹہ قبل ملاقات کی میرے پاس ۳۰۰ جوان تھے اور ۱۰۰ اور فارجونیٹو کی فوج ملاکر کل ۴۰۰ سے زیادہ ڈاکو تھے جب ہم اس مقام پر پہونچے جو فوج کے جمع ہونے کے لیے تجویز ہوا تھا تو ہم لوگ بھیڑیون کیطرح بھوکے تھے مگر گیہون کے کھیتون مین ایک دن اور ایک رات کے قیام نے ہمکو بالکل تروتازہ کردیا ہمنے دو دن شیم کے قریب بسر کیے اور اُسکے بعد پہاڑون کے پیچھے چھپے رہے یہ مین نہین کہسکتا کہ گورنر ایوان کو ہماری شرارتون کی خبر تھی یا نہین لیکن ہمارے جاسوسون نے ہمکو خبر دی کہ اسنے محافظین کی تعداد دوونی کردی ہے اور ہمارے وارد ہونے سے صرف ایک دن قبل ۱۰ الفی کے ۹۰ برقنداز شہر مین اور اضافہ کیے گئے ہین۔ چونکہ دوسرے دن اور زائد فوج کی آمد کی امید تھی اسلیے مجھ مین اور فارجونیٹو مین یہ قرار پایا کہ اگر کامیابی کے ساتھ پہاڑون سے اترنا ہے تو ایک لمحہ بھی ضائع نکرنا چاہیے لیکن سوال یہ تھا کہ اس چھوٹے پھاٹک مین کیونکر رسائی ہو جس سے محل کا راستہ تھا؟ یہ سوال اسوجہ سے حل طلب تھا کہ گو حملہ آورون کا شمار بہت تھا لیکن دیوارون پر حملہ کرنا بیوقوفی تھی

ہم لوگ اس سوال کے حل کرنے مین بڑی دیر تک حیران رہے۔ آخر فارچونیٹو نے ایک معقول تدبیر سوچی۔ مقام مذکور کے قریب مین ایک حسین دیہاتن مونیا رہتی تھی۔ یہ عورت بیوہ تھی اور فارچونیٹو نے اس سے ایک مرتبہ آسینی (مقام کا نام ہے) مین ملاقات کی تھی جہان وہ پیدا ہوا تھا اس عورت کی نسبت مشہور تھا کہ اسکے یہان بڈھا گیٹانو یعنی مہتمم ایوان اکثر آیا جایا کرتا تھا۔

بینڈٹو یہ ذکر کر رہا تھا کہ ایک جوان عورت جو اسکے بائین جانب بیٹھی ہوئی تھی زور سے چلائی ٹیٹو و غاباز فارچونیٹو! افسوس کی جگہ ہے۔

چونکہ یہ عورت فارچونیٹو کی بی بی تھی اسلیے موجودین پر اسکے غصہ کا برعکس اثر پڑا اور ساری جماعت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

بینڈٹو (ہنسکر) پیاری تحیبا جنگ مین سب روا ہے (شریف کپتان کیطرف مخاطب ہو کر) ہان صاحب سنیئے۔ فارچونیٹو فوراً اس بیوہ عورت کے مکان کو گیا۔ وہ درد سر مین سخت مبتلا تھی اور اپنے سر کو ایک پٹی سے باندھے ہوئے چارپائی پر پڑی ہوئی تھی اور چونکہ اسکی آنکھین اٹھی ہوئی تھین اسلیے کمرہ بند تھا کسی طرف سے روشنی نہین آتی تھی لیکن جون ہی اسنے فارچونیٹو کو دیکھا اسکی محبت عود کر آئی کیونکہ فارچونیٹو ایک استاد تھا حالانکہ اسکا دل نہین چاہتا تھا لیکن اسنے کمال اشتیاق اور محبت ظاہر کی اور

اسکو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ یہ عورت پرلے سرے کی لالچی ہے۔ غرض باوجود اسکے کہ اس عورت کے سامنے کے دانت ٹوٹے ہوئے تھے اور اسکا حسن بھی ماند پڑ گیا تھا اسنے بڑی خوشامدانہ تقریر کی اور اسکو راہ پر لے آیا۔ بڈھا مہتمم یعنی گیٹانو ایک عرصہ سے اسکو چاہتا اور اسکے یہان آتا جاتا تھا مگر مونیا کو اس سے الفت نہ تھی اور اسکی تنگ چشمی اور بخل کی حد درجہ کی شاکی تھی۔ اسکو اسوقت بہ شدت اپنے بھائی کی آمد کا انتظار تھا جو اس غرض سے آنے والا تھا کہ اسکو چند روز کے لیے اپنے ہمراہ لیجا کر ایک نامی تالاب مین غسل کرائے۔ اسلئے مونیا اسوقت اس خیال سے بہت خوش تھی کہ مین اپنے بھائی کے ساتھ چلی جاؤنگی اور بڈھا گیٹانو میرے چلے جانے سے بڑا مایوس ہوگا اور ہاتھ ملتا رہجائیگا۔ فارچونیٹو کے مزید سوالات سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ مونیا کے پاس گیٹانو اسوقت آیا کرتا تھا اور نیز یہ امر منکشف ہو گیا کہ وہ اکثر ایک چھوٹے پھاٹک سے گیٹانو کے پاس جایا کرتی تھی۔ آخر جب فارچونیٹو نے بڈھے مہتمم کے بارے مین کل باتین دریافت کرلین تو مونیا سے یون ہمکلام ہوا۔

اے حسین مونیا مین چند وجوہ سے اس محلے مین نہین رہ سکتا اور اگر رہتا ہون تو میری جان عذاب مین پھنس جائیگی۔ اسلیے اے میری

محبوبۂ دلنواز تجکو میری محبت کی قسم ہو کہ اپنی
غیبت مین صرف ایک رات مجھے اس مکان مین
رہنے دے گا"
"مونیا اس عجیب و غریب درخواست پر سخت
چکرائی لیکن تھوڑی سی خوشامد اور ایک اشرفی
نقد نے معاملہ لیس کردیا اور وہ اپنے بھائی کے
آنے کے صرف تھوڑی دیر قبل رضامند ہوگئی اور
جب اسکا بھائی آیا تو وہ فارچونیٹو کو مکان کا
قبضہ دیکر اسکے ہمراہ چلی گئی"
"فارچونیٹو نے جلدی سے اپنے کپڑے اتارے
اور چونکہ گیتانو کے آنے کا وقت بالکل قریب
رہ گیا تھا اسلیے وہ چارپائی پر لیٹ گیا اور
اپنے سر کو ایک پٹی سے اسطور پر باندھ لیا کہ
اسوقت اسکی مان بھی اسکو نہین پہچان سکتی
تھی۔ لیکن گیتانو کے آنے مین کچھ دیر لگی اور وہ
بہت عرصہ تک انتظار کرتا رہا۔ آخر کسی نے دروازے
پر دستک دی اور بڈھا مہتمم اچکتا ہوا کمرے
مین داخل ہوا۔ وہ اپنی فرضی معشوقہ کا ایک
بوسہ لینے والا تھا کہ فارچونیٹو نے معاً اسکا ہاتھ
پکڑ لیا اور اپنے بندھے ہوئے سر سے لگایا اور
اسطریقے سے ایک دھیمی آواز مین اپنے درد کی
شدت ظاہر کی کہ مہتمم کو بڑا خوف اور رحم معلوم
ہوا۔ اُسوقت مہتمم نے نرمی اور محبت سے یہ کہا
مہتمم۔ پیاری مونیا۔ معاف کرنا کیا واقعی
بڑی شدت سے درد ہے۔

فارچونیٹو۔ (مونیا کی آواز کی نقل کرکے) افوہ
مار ڈالتا ہے۔
مہتمم۔ مجھے امید تھی کہ تم آؤگی۔ شاید یہی سبب
ہوا کہ تم محل کو نہ آسکین۔
فارچونیٹو۔ ہان پیارے یہی سبب ہوا لیکن
رات کی ہوا میرے لیے مفید ہوگی۔ محل کے
پھاٹک کی کنجی میرے پاس چھوڑ جاؤ مین آج
رات کو نو بجے آنے کی کوشش کرونگی۔
مہتمم۔ (کچھ تعجب سے) نہین۔ کنجی کی کیا ضرورت
ہو کیا مین تمھاری پیشوائی کے لیے ہمیشہ پھاٹک
پر موجود نہین رہا ہون۔
فارچونیٹو نے دیکھا کہ مین نے یہان سخت غلطی
کی اُسنے اُسوقت ایک معقول جواب سوچا اور
کہا۔ مین عورت ہون میرے خیالات یکسان
نہین ہین دوسرے مجھے خیال ہو کہ شاید تم
کسی وجہ سے نہ آسکو تو مجکو جاکر واپس آنا
پڑیگا۔ بہرحال تم میرے پاس کنجی چھوڑ جاؤ
نہین تو مین نہین آؤنگی۔
مہتمم۔ (جلدی سے اپنی کنجی نکالکر اور فارچونیٹو
کو دیکر) اچھا پیارے۔ لو۔ کنجی کی کیا حقیقت ہو
تمھارے لیے جان تک حاضر ہو مین اسوقت
صوبہ کے شمالی حصہ کا کرایہ وصول کرنے
جاتا ہون اور غروب آفتاب تک محل کو
واپس نہ جاؤنگا۔ لیکن اپنی واپسی پر پہرے
والون کو کسی دوسری جگہ بھیجدونگا اور تفصیلے

کنارے بڑی بے تابی سے تمھارا انتظار کرونگا ذرا
اتنی عنایت کرنا کہ وعدہ خلافی نہو۔
فارجونیٹو۔ (اُسی لہجہ مین) ڈرو نہین مین ضرور
آؤنگی۔ لیکن اگر تمکو مجھ سے محبت ہے تو اب یہان
نہ ٹھہرو۔ مجھے قدمون کی آہٹ بھی اسقدر بڑی
معلوم ہوتی ہے کہ میرے دم کو اور ترقی ہوتی ہے۔
مہتمم ایوان نے اپنی محبت اور ہمدردی کے
متواتر اظہار کرکے اپنی راہ لی اور فارجونیٹو اپنے
دل مین بہت خوش ہوا کہ اسنے [illegible] مار لیا۔
بلڈیوالو اور باقی سامعین منڈیٹو کی سحر آمیز تقریر
سنکر بہت محظوظ ہوئے اور کسی شخص کو بیان [illegible]
تاب نہ رہی کہ اسکو دم لینے کی مہلت دیتے
بلکہ انھون نے ہم زبان ہوکر پوچھا کہ پھر کیا ہوا
منڈیٹو نے کہا اگر فارجونیٹو چاہتا تو حضرت لیٹانو کا
اسی جگہ گلا گھونٹ دیتا اور بغیر کسی دقت کے اس
سے کنجی چھین لیتا مگر اسنے مکان کے باہر جھگڑا کرنا
کچھ اچھا نہین سمجھا اور اسکے علاوہ اسکو معلوم ہوگیا کہ
مہتمم ایوان کی ہمراہی مین اٹالفی کے بہت سے
ملازم آئے ہین اور اس وجہ سے اسنے اسکو مارنا
مناسب نہین سمجھا چنانچہ اسنے جلدی سے
اپنے کپڑے پہنے۔ اور مکان مین قفل لگا کر اپنی
کمینگاہ کو واپس گیا۔ مین نے اور فارجونیٹو نے
اسیوقت ایک تدبیر سوچی اور خدا کی عنایت
سے اسمین بڑی کامیابی ہوئی آپ تو یہ جانتے
ہونگے کہ ایوان روڈینا قصبہ اور جنگل کے بیچ مین
واقع ہے اور قصبہ اور سمندر کے درمیان گیہون
کے کھیت ہین مین تو خاص فوج کے ساتھ جنگل
مین تعینات ہونے کے لیے تجویز کیا گیا اور فارجونیٹو
کے بارے مین یہ راے قرار پائی کہ وہ ایک [illegible]
ظاہر ہو [illegible] کنجی کی بدولت جو اسنے بڑی
چالاکی سے مہتمم ایوان سے لی تھی قفل کھولکے
پھاٹک مین چلا جاتا اور یہ جماعت اندر [illegible]
سے اس پھاٹک کو کھولنے کے لیے کافی ہوگی
جسکی راہ سے ہمارے آدمی آسانی سے چلے
آئینگے اس تدبیر مین امید سے زیادہ کامیابی
ہوئی۔ مین نے تو دشمنون کے [illegible] مین اپنی
کمینگاہ بنائی اور فارجونیٹو کے اشارے کا
خاموشی سے انتظار کر رہا تھا [illegible]
ہونے والا تھا
اسوقت بدقسمتی سے اٹالفی کے [illegible]
قریب سے گذرے [illegible]
[illegible]
خوش قسمتی سے [illegible] اور [illegible]
معلوم ہوا کہ فارجونیٹو [illegible]
جنگل سے فوج کا [illegible]
گھس پڑے اور سب نے ملکر [illegible]
فارجونیٹو کے [illegible]
اور خائف [illegible] کر دیا گیا لیکن [illegible]
سو سپاہی [illegible] کی طرف سے [illegible]
اور تھوڑی دیر تک کشت و خون کا بازار گرم رہا

گرم رہا۔
ایرانی سپاہیوں کے قدم اکھڑ گئے اور
بہت سے بھاگ کھڑے ہوئے فارچیسٹو نے
پیچھا کیا اور انہیں بھاگتا چھوڑا اور نصف سے زیادہ
کو ہلاک کر ڈالا لیکن چند ہوچی قلعہ میں سے بھاگ
گئے اور دو گھنٹہ سے کم میں پورا قلعہ ہمارے
قبضہ میں آگیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سب ختم ہو گیا
لڑنے والے جب بھاگ نہ سکے تو انہوں نے آگ لگادی اور
جوان [illegible] امالفی کے قریب کے گاؤں کو
کچھ خاک سیاہ کر دیا۔ ہمارے لوگوں کے صرف چند
آدمی زخمی ہوئے۔ اور دو آدمیوں کو شہزادہ
امالفی کے برج اندازوں نے قید کر لیا۔
اس کے بعد قلعہ پر سینٹ ہوف کی پالیسی اور دیگر
سپاہیوں کے رشتہ داروں کے اندر پڑ گئے لیکن کسی
کو یہ پتہ نہ ہوا کہ مقتول ڈاکوؤں کے
نام کیا تھے۔ اور خود سینٹ ہوف نے بھی متعلقین کی
نسبت ان کے بارے میں کچھ نہ کہا۔
[illegible] سینٹ ہوف تم کہہ سکتے ہو کہ تم نے
اس [illegible] کیا مال لوٹا۔
سینٹ ہوف [illegible] ابھی نہیں کہہ سکتا لیکن
یہ مال [illegible] میں آجائیگا اسوقت دیکھ لینگے
[illegible] قیدیوں کے پچاس ہزار
[illegible] اور [illegible] کا
[illegible] نہیں۔ ان قیدیوں میں ایک صاحب
جراح تھے جنہوں نے ہمارے زخمیوں کے علاج
کرنے میں بڑی مدد دی۔ نقدی کے علاوہ تقریباً
۳۰ خچر اور ۱۰۰ سے زیادہ بھیڑیاں اور کئی سو
من گیہوں کا آٹا ہے۔
بلنڈیوالو۔ خوب کیا۔ ہمیں غلہ کی ضرورت بھی تھی
تھوڑی دیر میں خوشی کے نعرے سنائی دیئے
اور معلوم ہوا کہ مہم میدان سے واپس آرہی ہے
چند منٹ کے بعد ایک جم غفیر بھیڑ بکریوں اور
خچروں کو لیے ہوئے نظر آیا۔ بہت سے ڈاکو زخمی
تھے اور سب کے بشروں سے بھوک اور تھکاوٹ
کے آثار ہویدا تھے لیکن مارٹی کا رونق ہوا کہ
اور اپنے ساتھیوں اور کپتان کی دید سے انکے
چہرے بشاش ہو گئے۔
خچر ہر قسم کی لوٹ کی چیزوں سے لدے ہوئے
تھے مگر ان چیزوں میں زیادہ تر گولہ بارود
سامان خوردنی و پوشیدنی اور اسی قسم کی کارآمد
چیزیں تھیں۔ امالفی کے عظیم الشان خاندان
کے اس زبردست قلعہ کا قبضہ اور بربادی
ایک غیر معمولی جرأت کا کام تھا اور حقیقت یہ تھی
کہ ڈاکوؤں نے اس مہم میں سب سے بڑی
کامیابی حاصل کی حالانکہ جو لوگ اس مہم میں
بذات خاص شریک تھے اس کامیابی پر نازاں
تھے لیکن چونکہ خیال یہ تھا کہ شاہ نیپلس یا امالفی
اسسے انتقام لینے میں ایک لمحہ ضائع نہیں کرینگے
اسلیے مانٹی کارونیو کو اور زیادہ مستحکم کرنے
کی تیاریاں فوراً شروع کر دی گئیں۔

یون تو وسنزو کو بینڈٹو کی تقریر نہایت ہی
دلاویز اور دلچسپ معلوم ہوئی لیکن خاص دلچسپی
قیدیون سے تھی اور قیدیون مین بھی گیٹانو تھے جنھین
اُنھون نے گیٹانو کو ایک چھوٹے گدھے کی پیٹھ
پر باندھ دیا تھا اور جسوقت وہ خوف سے
کانپتا اور چلاتا تھا تو فاتح ڈاکوؤن کے پیٹ
مین ہنستے ہنستے بل پڑ جاتے تھے۔
قیدیون مین ہر شخص یکے بعد دیگرے ڈاکوؤن
کے کپتان کے روبرو پیش کیا گیا اُنکے نام اور
مفصل کیفیت بیان کی گئی اور ہر ایک کی
رہائی کے لیے زر فدیہ مقرر کیا گیا۔ بدبخت مہتمم
کی باری اخیر مین آئی اور جب اسکو معلوم ہوا
کہ مین دراصل مہیب بلڈیوالو کے روبرو کھڑا
ہون تو اسکے خوف کی کوئی حد نہ تھی۔
مہتمم۔ (کپتان کے قدمون پر گر کے) اے شریف
کپتان۔ للہ مجھ غریب بیکس پر ترس کھا میری
تحویل مین جسقدر روپیہ تھا تیرے بدکار
ساتھیون نے سب لے لیا۔ اب میرے پاس
ایک پیسہ بھی باقی نہین ہے۔
بلڈیوالو۔ مین ضرور ماننے لگا۔ تو وہ بخیل ہے
جسنے اپنی مان کے پیٹ سے کنجوسی سیکھی تھی اپنا
تو اپنی رہائی کے عوض مین کیا دیگا۔
مہتمم۔ میرے پاس دینے کو کیا ہے۔ مین تو خود
شہزادہ امالفی کا قرضدار ہون۔
بلڈیوالو۔ بس کافی ہے۔ مین تیرے لیے چند
ہرکارے مقرر کرونگا جو تیرے نامہ و پیام
روزینا اور نیلس کو آسانی سے پہونچا یا کرینگے
اگر تو ۲۰ دن کے اندر ایک لاکھ روپیہ بہم
پہونچا دیگا تو رہا کردیا جائیگا نہین تو تیرا سر
بطور تحفہ کے اُنکے پاس بھیجا جائیگا۔
مہتمم۔ یا اللہ مجھ سے غریب بیکس سے ایک
لاکھ روپیہ طلب کیا جاتا ہے!۔
وہ اور کچھ نہ کہنے پایا اور بہت سے ڈاکو اسکو
گھسیٹ کر لے گئے۔

دسوان باب

ہرچندکہ وسنزو کو پہاڑون مین جبریہ جلاوطنی
اختیار کرنے سے سخت پریشانی تھی مگر چونکہ
مانٹی کارونیو کے قرب و جوار مین عنقریب ہر
لمحہ سیکڑون پرجوش واقعات گزرتے تھے اسلیے
اسکا دل لگا رہتا تھا۔ قلعہ مانٹی کارونیو کے
متصل شاہی افواج کی بڑی بڑی جماعتین
تعینات کی گئی ہین اور مشکل سے کوئی دن خالی
جاتا تھا جب شاہی برق اندازون اور ڈاکوؤن
چھیڑ چھاڑ نہوئی ہو۔ یا دونون طرف کم و بیش خونریز
نہوتے ہون تاہم یہ بیان کرتے ہوئے تعجب
معلوم ہوتا ہے کہ نیلس کے ساتھ بلڈیوالو
کا سلسلہ رسل و رسائل برابر جاری تھا اور
وسنزو کے پاس اسکے دوستون کے خطوط
برابر آتے جاتے تھے۔ حالانکہ اُنھون نے

وسنزو کو تھوڑا بہت حوصلہ دلایا لیکن کونٹ
وسنزو لیڈی بیٹرائس کے پیچھے ایسا بیتاب تھا
کہ اسنے بھیس بدلکر نیپلس جاتے اور امالفی کے
اس بڑے جلسہ مین موجود ہونے کا مصمم ارادہ
کیا جو ایک ہفتہ سے کم مین کیسلمیرین ہونیوالا
تھا اور جہان اسکو لیڈی بیٹرائس سے ملنے
کی امید تھی۔ اسکے اس ارادے مین ڈانیلا
کے ایک خط سے اور استحکامی پیدا ہو گئی اسنے
اس خط مین لکھا تھا کہ اگر تم یہان آنا چاہو
تو حفاظت سے آسکتے ہو۔ ناظرین ڈانیلا کی
اس تحریک کا مطلب سمجھ سکتے ہین لیکن بیچارے
وسنزو کو کیا خبر تھی کہ ڈانیلا نے کیا کارروائی
کی ہے۔ غرض اسنے بلڈیوالو سے اپنا ارادہ ظاہر
کیا اور گو بلڈیوالو نے اس منصوبے کے خلاف
رائے دی لیکن یہ کہدیا کہ اگر تمھارا دل چاہتا ہے
تو ہو آؤ۔ چنانچہ وسنزو نے جلسے کے ایک روز قبل
نیپلس کو روانہ ہونے کا قطعی ارادہ کر لیا لیکن
قبل اسکے کہ روز معہود آئے چند مفسدہ واقعات
ظہور پذیر ہوئے ایک دن ڈاکو کو یہ دیکھکر
سخت تعجب ہوا کہ ایلڈابیلا پہاڑ کی چوٹی پر
کھڑی ہوئی ہے۔ وہ لوگ سخت حیران تھے کہ وہ اس
مقام پر جہان صرف عقاب ہی کی گزر ہو سکتی ہے
کیونکر پہونچ گئی اسکے سفید بال ہوا مین اڑ رہے
تھے اسکی آنکھون سے معمول سے زیادہ وحشت
ٹپکتی تھی اور اسکے کل اوضاع و اطوار سے

رازداری کے آثار نمایان تھے۔ خود اسکے
بشرے سے خوف ہویدا تھا اور اس
وجہ سے بلڈیوالو اپنی کاربین لیکر کھڑا ہو گیا
اور خوف کا نعرہ بلند کیا۔
جادوگرنی نے جلدی سے جواب دیا ہوشیار
شاہی افواج اوبلینو کے میدان سے تجھ پر
حملہ کرنے والی ہین!۔
اسنے صرف اسیقدر کہا اور غائب ہو گئی وہ
مشکل سے غائب ہوئی کہ میدان سے بندوقون
کی بارھین سنائی دین اور معلوم ہوا کہ گھوڑون
نے حملہ شروع کر دیا۔
بلڈیوالو۔ ڈاکوؤ۔ دوڑو۔
وسنزو ایک اونچے ٹیلے پر جنگ مشاہدہ کرنے
کے لیے چڑھ گیا اور دیکھا کہ ڈاکوؤن کا کپتان
ایک پہاڑی بکرے کیطرح کودتا پھلانگتا ہوا
چلا آرہا ہے اور اسکے پچاس ہمراہی شور و
غل مچاتے اسکے ہمراہ ہین۔
اسوقت وسنزو کو ڈاکوؤن کی بہادری اور
دلیری کا حال معلوم ہوا مرد تو مرد عورتین تک
خوف کا نعرہ بلند ہوتے ہی اپنے جھونپڑون سے
نکل آئین اور خالی بندوقین بھرنے مین مصروف
ہو گئین انکی آنکھون سے خون ٹپکتا تھا اور
انکے جوش کا یہ عالم تھا کہ خود لڑنے کے لیے
آمادہ تھین لیوسیا یعنی بلڈیوالو کی بی بی
ایک پھلانگ بھر کر ایک ٹیلے پر ہو رہی لیکن

ایک چھوٹے درخت کی شاخیں پکڑ کر اس اونچے ٹیلے سے لڑائی دیکھتی رہی۔

لیوسیا۔ شاباش۔ بلڈیوالو۔ شاباش۔ واہ بہادرو۔ کیا کہنا ہے۔ خوب بھگایا۔

یہ کہکر اُسنے خود ایک بندوق اُٹھالی اور کھٹ کھٹ کرتی ہوئی نیچے اتر گئی۔

حقیقت یہ تھی کہ کسی دھوکے بازی یا بے ایمانی سے فوج اس پہاڑی درہ پر قابض ہو گئی تھی جو بالعموم درہ عقاب مشہور تھا اور اگر ایسا ابلا وقت مناسب پر اطلاع نہ کرتی تو وہ یقیناً ڈاکوؤں کے قلعہ میں گھس آتے مگر لیوسیا کا کہنا سچ تھا کہ ان لوگوں میں ابتری پھیل گئی تھی اور سب سب منھ اٹھائے بھاگے جا رہے تھے اور ڈاکو انکا تعاقب کر رہے تھے۔

ڈاکوؤں میں قد آور بلڈیوالو سب سے ممتاز نظر آتا تھا اور ہر فیر میں ایک دو سپاہیوں کو ضرور نیچا دکھاتا تھا اس موقع پر بجائے افواج کی ایک تازہ جماعت ادلیتو کے میدان میں نظر آئی اور تعاقب کرنے والوں پر گولیوں کی بوچھار شروع کر دی چونکہ ان لوگوں کا شمار زیادہ تھا اور ڈاکوؤں کو باقاعدہ تعلیم نہ تھی اسلیے وہ گیہوں کے کھیتوں میں چلے گئے اور وہاں سے آنکھ بند کر کے اتنے فیر کیے کہ سپاہیوں کے چھکے چھوٹ گئے اور اسی موقع پر بینڈ نو سنے جو ہاتھی کا رو پہنے دوسری طرف متعینات تھا شور مچا کر نیر دھاوا کیا اور

بلڈیوالو اور اُسکے ہمراہیوں نے اس موقع کی مدد سے حوصلہ پاکر اپنے غنیم پر اس بہادری سے حملہ کیا کہ وہ بھاگ کھڑا ہوا اتنے میں آسمان پر ایک دھواں دھار ہو گیا اور ٹیلے پر کھڑے ہوئے لوگوں کو معلوم ہوا کہ ڈاکوؤں نے سرکاری افواج کے گودام میں آگ لگادی۔

یہ حقیقت دیکھکر وستر کا خون جوش کر آیا وہ اپنی تلوار لیکر پہاڑ کے نیچے اتر گیا لیکن وہ جونہی نشیب میں پہنچا لڑائی بند ہو چکی تھی سپاہی ڈاکوؤں کے قبضہ میں آگیا تھا اور مفتوح فوج سامنے کے درہ میں چھپ گئی تھی۔ ایک گھنٹہ سے کم میں قبضہ ٹوٹ گیا اور ڈاکو اپنے قلعہ کو واپس آ گئے۔

اس سارے جوش و واقعہ کی رات کو وستر و لیسا بیقرار تھا کہ نہ تو اُسے نیند آئی تھی اور نہ تو چین تھا وہ ٹہلتے ہوئے میدان میں چلا گیا اور وہاں اُودھر پہنچ گئے تقریباً ۱۲ بجے کا وقت تھا چاندنی چھٹکی ہوئی تھی اور ستارے چمکتے ہوئے تھے وستر کو یہ دیکھکر سخت تعجب معلوم ہوا کہ بلڈیوالو اس دھیمی رات کے وقت ویرانے عالم میں تن تنہا میدان کیطرف آہستہ آہستہ چلا جا رہا ہے اور اسکا اشتیاق اسقدر بڑھ گیا کہ اسنے اپنے دوست کے ہمراہ جانے اور بہ تشہیر امکان اس بات سے اسکا مقصد دریافت کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔ چونکہ ڈاکوؤں کے سفری زمانہ کے وقت بڑی ہوشیاری کا برتاؤ کرتے تھے اور

ڈر سے کہ کہین مین انکی بندوقون کا نشانہ نہ بنجاؤن
تھوڑی سی احتیاط برتی۔ آخر وسنترو نے دیکھا کہ
وہ قدیم قلعہ اویلینو کے ویرانہ مین جاکر ٹھہر گیا
اس ویرانہ کے ہر طرف مسمار کنندہ کے ہاتھ کے
آثار پائے جاتے تھے اور یہی مقام تھا جہان وسنترو
نے ڈاکوؤن کے غمگین کپتان کو ٹھہرتے ہوئے
دیکھا اور اس خیال سے کہ بلڈیوالو دانستہ
تنہائی کی تلاش مین ہے وسنترو نے اسکی مزید
پیروی مین تامل کیا۔ لیکن اسکو اپنے وحشی
دوست کی طرف سے واقعی فکر تھی کس لیے کہ
مفتوح سپاہیون کی نسبت یہ گمان غالب
تھا کہ انھون نے جنگ کے بعد قرب کے گاؤن
مین قبضہ کرلیا ہوگا اور ممکن ہے کہ اسکو گزند پہونچا
چنانچہ جب بلڈیوالو اپنی کاربین کے سہارے سے
کھڑا ہوا تھا تو وسنترو اسکی طرف بڑھا اور آگے
بڑھ کے آہستگی سے اپنا نام بتایا۔
بلڈیوالو اپنے خیالات مین ایسا محو تھا کہ نہ تو
اسنے مقرر کی آواز سنی اور نہ اسکو اسکے
قدمون کی آہٹ معلوم ہوئی لیکن جب وسنترو
نے زیادہ زور سے دوبارہ اپنا نام لیا تو اسنے
چونک کر اپنی کاربین اٹھالی اور خیال کی سی
تیزی سے اسکی طرف مڑکر دیکھا لیکن جون ہی
وسنترو کے خوبصورت اور کشادہ چہرے کو دیکھا
اسنے اپنی کاربین فوراً نیچی کرلی اور اسکی افسردہ
پیشانی سے ظاہر ہوا کہ وہ وسنترو کی آمد سے
کچھ خوش نہ ہوا۔
وسنترو۔ کپتان صاحب معاف کیجیے گا کہ مین
آپ کے ہمراہ آیا۔ مجکو ڈر تھا کہ کہین آپ کی
محویت آپکو اپنے دشمنون کیطرف نہ لیجائے۔
لیکن اگر آپکی خواہش ہو تو مین چلا جاؤن۔
بلڈیوالو۔ (فرخندگی سے) وسنترو۔ اب میرے
پاس سے نہ جا۔ شاید تقدیر تجکو یہان لے آئی ہے
کیا گزشتہ زمانہ کے رنج آلود واقعات ظاہر کرنے
کے لیے اس سے موزون وقت یا اس سے اچھی
قابل یادگار جگہ میسر آسکتی ہے۔
حالانکہ وسنترو اس تقریر کا مطلب نہ سمجھا لیکن
جس حقیقی رنج سے یہ الفاظ ادا کیے گئے تھے اسنے
جوان سپاہی کے سینے مین ہمدردی اور رحم کی
ایک زندہ روح پیدا کردی اور اسنے اپنا ہاتھ
اسکے ہاتھ پر رکھکر دریافت کیا "ای بلڈیوالو کیا
انھین ویرانون سے تیری اداسی کا راز وابستہ ہے
بلڈیوالو۔ (احسانمندی سے دیکھکر) کیا تجھے میرا
ہاتھ دباتے ہوئے ڈر نہین معلوم ہوتا کیا تجھے اسکا کچھ
خوف نہین ہے کہ تیرا ہاتھ میرے ہاتھ سے لگ کر نجس ہوجائیگا
وسنترو۔ (مسکرا) جی نہین۔ مجھے خوف نہین
ہے۔ مین سپاہی ہون۔
بلڈیوالو نے پہلے ویرانے کے چارون طرف
دیکھا اسکے بعد ایک دھیمی آواز مین یہ تقریر کی۔
"وسنترو۔ سن ابھی ۲۵ برس بھی نہین ہونے پائے
ویرانہ اویلینو کے لیے باعث افتخار تھا۔ خدا نے

اس قصبہ کے شریف کونٹ کو کل دنیاوی نعمتیں مثلاً دوست۔ دولت۔ نام۔ بی بی اور بیٹا عطا کیا تھا بی بی ساری اٹلی مین بے نظیر تھی اور بیٹا ایسا ہونہار اور لائق تھا کہ باپ کی کل امیدیں اُسکی ذات واحد سے وابستہ تھین۔ اُسکا ایوان ایوان نہ تھا بلکہ ایک معمولی مکان تھا معزز کونٹ ایسا شریف اور نیک نیت تھا کہ وہ مصنوعی شان وشوکت مین ایک پیسہ نہین صرف کرتا تھا کس لیے کہ وہ یہ خوب سمجھتا تھا کہ اس قسم کی شان صرف غریبون کا خون چوس کر دکھائی جاسکتی ہے لیکن وہ ایسا اولوالعزم اور نیک نہاد تھا کہ اچھے اچھے رئیس اسکی تقلید کی کوشش کرتے تھے اور اسکی سوسائٹی مین رہنا اپنی عزت سمجھتے تھے۔ کونٹ اور کونٹس دونون کا آرام اپنے چھوٹے بیٹے سے وابستہ تھا۔ وہ جسطرح اسکو کھیلتے ہوئے دیکھکر بہت خوش ہوتے تھے۔ اسیطرح اُسکی تعلیم وتربیت کی بڑی فکر رکھتے تھے۔ انھون نے سیکڑون مرتبہ اس بالاخانہ سے اپنے بچے کو کھیلتے ہوئے دیکھا ہوگا لیکن حیف قدرت کے زبردست ہاتھون نے اس عالیشان مکان کو کیسا ڈھا دیا ا یہ بچہ فوارے کے قریب اپنے کتے سے کھیلتا یا اپنے شاہباز کو اڑاتا یا اپنے چاندی سے سفید ٹٹو کو پہاڑون پر دوڑاتا کیسا پیارا نظر آتا تھا کہ بلڈیوالو کی آواز مین ایک قدرتی رقت پیدا ہوگئی اور جسوقت اسنے زمانہ سلف کی قابل یادگار باتون کا خیال کیا اُسکا دل بھر آیا۔ اور آنکھین اشک آلودہ ہوگئین تاہم اسنے اپنے دل کو کڑا کیا اور پھر تقریر کی۔

”مگر ملک مین ایک قیامت بپا تھی۔ امراو شرفا مین تکرار کا بازار گرم تھا اور گیسوا۔ آرسینی اور کلونا اور اسیطرح دوسرے طاقتور شہزادے اور رئیس بر سر خانہ جنگیاں کرتے تھے مگر نہ تو شاہ نیپلس کا کچھ زور چلتا تھا اور نہ پادری کے بنائے کچھ بنتی تھی۔ اولینو کا نیک کونٹ آخر دم تک ان جھگڑون بکھیڑون سے علیحدہ رہا مگر خاندان امالفی اسکا جانی دشمن تھا۔

کونٹ اولینو ایسا نیک نہاد اور صاف باطن تھا کہ اسکی نیکی مشہور عام تھی اور اسکا چال چلن ایسا بے لوث اور بے داغ تھا کہ کبھی کسی سے اسنے چھیڑ تک نہ کی مگر ایک رات کو ——

یہ کہکے بلڈیوالو کی سانس رکنے لگی اور اسنے کچھ دیر تامل کرکے پھر کہا۔

”خدا اس کمبخت امالفی کو غارت کرے اسکے آدمی اس بڈھے قاتل کی سرغنائی مین جو تناک اسکے منحوس مکان کو ناپاک کیے ہوئے ہے بھوکے بھیڑیون کیطرح کونٹ کے قصبہ مین گھس آئے تمام قصبہ اور ایوان نیند مین مست تھا انھون نے دونون پر سوتے وقت چھاپا مارا اور لوٹ لیا۔ کونٹ اولینو نے بڑی بہادری سے لڑکر جان

دی اور اسکے چند ساتھی بھی اسی جگہ ختم ہوگئے
کونٹس لرزہ براندام اپنے شوہر کے قاتل کے
قدمون پر گر پڑی بڑی منت سماجت سے اپنے
بچے کی جان بخشی کی خواستگار ہوئی۔ مگر بے رحم
قاتلون نے اسکو ٹھکرا دیا اور ایوان مین آگ
لگا دی اور ماں اور کانپتے ہوئے بچے کی آہ و
زاری کا مطلق خیال نہین کیا۔ جسوقت وہ لوگ
آگ لگا کر چلے گئے تو بیچاری عورتین۔ مرد اور
بچے جلتے ہوئے مکانون سے نکلکر بھاگے مگر
موذی قاتلون نے اس بے بسی کی حالت مین
بھی انکا پیچھا نہ چھوڑا۔"

یہ بیان کرتے وقت بلڈیوالو کا چہرہ بالکل سُرخ
ہو گیا۔ آنکھین شعلہ کیطرح جلنے لگین۔ زبان مین
ایسی لکنت پیدا ہو گئی کہ بعض اوقات اسکی تقریر سمجھ مین
نہین آتی تھی لیکن اسنے فوراً ضبط کیا اور کہا:۔

"بیچارے ماں بیٹے رات اور دن بھوکے پیاسے
تھکے ماندے پہاڑون مین پھرتے رہے۔ انکے
قتل یا گرفتاری کے لیے انعام مقرر ہو گیا تھا
اور چونکہ خاندان امالفی کے ملازم قصبہ مین گشت
لگاتے پھرتے تھے اسلیے کسی کسان یا زمیندار
کی یہ ہمت نہین ہوئی تھی کہ انکو کھانا کھلاتا یا
اپنے گھر مین رہنے کو جگہ دیتا غرض کسی نے انکا
ساتھ نہین دیا۔ البتہ ڈاکو انکے معاون اور
مددگار رہے اسطرح ہفتون گزر گئے۔ آخر کمزور
کونٹس اور زیادہ تکلیف اور مصیبت کی متحمل نہوسکی
اور ایک ڈاکو کے مکان مین مر گئی۔ لیکن قبل اسکے
کہ اسکا دم نکلے اسنے اپنے بچے کو خاندان امالفی
اور اسکی نسل سے مدامی انتقام لینے کی قسم
دلائی لڑکے نے نہایت سرگرمی سے قسم کھائی
اور مظلوم لیڈی اپنے بچے کو دعا دیکر راہی
ملک بقا ہوئی۔

ڈاکوؤن کا کپتان بھڑک گیا اور تھوڑی دیر
دم لیکر بچشم پُر نم ہمکلام ہوا۔

"یہ لڑکا مین ہی ہون۔ وحشی ڈاکوؤن نے
میری خبر گیری کی اور مین نے بہت جلد تربیت
حاصل کی جب مین جوان ہوا اور میرے بدن
مین قوت اور استحکامی آئی تو مین اس بہادرانہ
اور بے پروا تجارت مین اپنے معلمون سے
سبقت لیگیا مین نے بڑی سی بڑی مہمون مین
سب سے پہلے قدم رکھا اور چونکہ مجھکو اپنی
جان کی پروا نہ تھی اسلیے موت تک مجھ سے
پرہیز کرتی تھی۔ مین نے جب امالفی یا اُسکے
ہمراہیون کو پایا وہ میرے ہاتھ سے زندہ
بچکر نہ گیا میرے نشانے نے کبھی خطا نہ کی اور
میری تلوار ہمیشہ وفادار رہی۔ پہلے مین صرف
ایک چھوٹے جرگے کا سردار تھا۔ تھوڑے ہی
دنون مین ایک بہت بڑے جرگے کا کپتان
ہو گیا اور رفتہ رفتہ انھون نے مجھکو روم کی
دیوارون سے سسلی تک کا بنا شہزادہ تسلیم کیا۔
مین نے انکی مجموعی کوششون سے تابرتی کا

ایک سلسلہ جاری کیا جو ابتک رائج ہے اور جسکے
ذریعہ سے دور دور کے حالات آناً فاناً مین معلوم
ہو جاتے ہین۔ مین نے اُنکو انسانی عادتون
سے خوگر ہونا سکھایا اور اُنکے اطوار مین بہت
بڑی تبدیلی پیدا کردی۔ پہلے انمین سے صرف
چند عورتین تھین لیکن اب جیسا کہ تو نے مائی کارڈ
مین دیکھا ہوگا عنقریب ہر ڈاکو عیالدار ہے اور
مرد عورتین متواتر مہمون اور جنگون مین شریک
رہتی ہین۔ انکی تلوارین بے وفائی کر جائین مگر
عورتین کبھی بیوفائی نہ کرینگی۔ رفتہ رفتہ تمام
ملک مین میری دھاک بندھ گئی۔ یہان تک کہ
لوگ بلڈیوالو کے نام سے کانپنے لگے۔ تجکو تو
معلوم ہوگا کہ تیرا مربی شہزادہ کیپوا موجودہ
شاہ تک نے حال کی ان جنگون مین ہمارے
جرگے کی امداد سے مستفید ہونے مین تامل
نہین کیا جنھون نے سوابین کو تخت سے اُتارا
اور شاہ کاربو کو تخت دلوایا لیکن خاندان امالفی
کو ڈاکوؤن کے ہاتھ سے معقول سزا ملی۔
روٹینیا خاک سیاہ کردیا گیا ہر سال انکے غلے
کے گودام بھرے جاتے ہین اور ہر سال لوٹ
لیے جاتے ہین۔ انکے معبد اور گرجا بھی مٹی کا
ڈھیر نظر آتے ہین اور اُنکے کاشتکارون تک
کو یہ جرأت نہین ہوتی کہ دریاے اسکارسا
کے سرسبز حاشیہ پر گیہون بو سکین لوتر مین
انکی کانین بالکل بیکار ہین کسلیے کہ کان کن
ہمارے دوست ہین۔ اب ایوان امالفی اور
کیسلمیر اور باقی رہ گئے ہین۔

وسنزو نے اس قدآور گران ڈیل شخص کو
سر سے پاؤن تک دیکھا اور نہایت متعجب ہوکر
دریافت کیا۔ "کیا ابھی تیرا غصہ فرو نہین ہوا۔
آخر کب تک تیری پیاس بجھے گی؟"

بلڈیوالو۔ جب اس ویرانہ کیطرح قصبہ و ایوان
امالفی اور کیسلمیر خاک سیاہ اور ویران ہو جائینگے
جب امالفی کی رگون سے اسکے خون کا کوئی قطرہ
باقی نہ رہیگا جب یہ دل حرکت کرنا بند کریگا۔

وسنزو۔ سخت متاثر ہوکر ا اور کیون کیتانصاحب کیا
آپ شروع زندگی سے ہی انتقام کے خیال مین محو ہین؟

بلڈیوالو نے یکایک جواب نہین دیا اور وسنزو
کیطرف سنجیدہ نگاہ سے دیکھکر یہ کہا۔

بلڈیوالو۔ دنیا مین کوئی کتنا ہی مایوس ہو اسکے
اندرونی غم کی تاریکی کو کسی نہ کسی چنگاری نے
ضرور روشن رکھا ہے۔ مین ایک عورت انٹونیا
کو چاہتا تھا مگر اسکو میرے ہوے ایک زمانہ گزر گیا
ہونے کو تو وہ ایک معمولی قزاقن تھی لیکن اسکے
وحشیانہ حسن و جمال نے مجکو اپنا گرویدہ بنا لیا اور
اسکی خداداد قابلیتین کوئی ادنیٰ قسم کی نہ تھین
ہمارے ایک حسین لڑکا پیدا ہوا اور میری ساری
محبت اس چھوٹے لڑکے پر ختم تھی وہ مشکل سے ایک
برس کا ہوا ہوگا کہ انٹونیا میری تحریک سے شہزادہ
امالفی کا چھوٹا بچہ چرا لائی اور میرے ڈیرے مین

سے آئی- اُس بچے کو منگوانے سے میرا منشا
بالکل بیرحمانہ تھا- خلاصہ یہ کہ مین اسی لڑکے کو
اپنے باپ کے قتل اور اپنی اُس کی بربادی کا
ایک آلہ بنانا چاہتا تھا لیکن عمر بھر مین نے
صرف ایک مرتبہ افسوس کیا اور صرف ایک دفعہ
میرا دل نرم ہوا- اس بچے کی آنکھون سے
ایک قسم کی ملامت ٹپکتی تھی جسکا مین ہی متحمل
نہو سکا اور مین نے انیٹونیا کو حکم دیا کہ بچہ کو پھر
اُسی جگہ پہونچا دے لیکن اپنی ذاتی حفاظت ملحوظ
خاطر رکھے- ہماری قزاقانہ زندگی کے واقعات
نے ہمکو مہینون تک جدا رکھا اور جب ہم مین
پھر ملاقات ہوئی تو اُسنے مجکو اطلاع دی کہ میرے
حکم کی تعمیل کی گئی- مجھ سے بڑھکر اور کسکو معلوم
ہوسکتا ہے کہ اُسی انسانی سانپ نے ساری
اٹلی کو تباہ کر رکھا ہے! چند مہینے اور گزرے
اسکے بعد انیٹونیا چل بسی-
ونسنزو (اشتیاق سے) لیکن آپکا بیٹا کیا ہوا-
بلڈیوالو کی صورت سے کچھ پس و پیش ظاہر
ہوا اور جسوقت اُسنے جواب دینے کی غرض سے
ونسنزو کیطرف دیکھا تو وہ مجسم رنج نظر آتا تھا-
بلڈیوالو- میرے بچے کو انیٹونیا کی ایک عزیزہ
نے پالا- یہ عورت ایلڈابیلا تھی- مین اس
لڑکے کو اسقدر چاہتا تھا کہ مین اسکو اپنی
طرح ڈاکو بنانا نہین چاہتا تھا وہ سن نانہ
مین بالکل ہی بچہ تھا اور جو ہر چند کہ وہ مجھ

خستہ و زار کے لیے بہت بڑی دلبستگی کا ذریعہ
تھا لیکن مین نے اسکو اپنے پاس سے علیحدہ
کر دیا- اُسنے تعلیم و تربیت پائی اور اسکو آجتک
اپنی نسل و پیدایش کا راز نہین معلوم ہے-
بلڈیوالو رک گیا اور اپنے سامع کی صورت کو
غور سے دیکھنے لگا لیکن ونسنزو کا حال سیکڑون
خیالات اور ہزارون شکوک کا تماشا گاہ بنگیا-
کیا یہ شخص اسکا اصلی باپ تھا؟-
ونسنزو سے چند منٹ تک بولا نہ گیا اور وہ
بلڈیوالو سے یہ آفت خیز سوال نہ کر سکا- آخر
اسنے مضبوط دل کر کے دریافت کیا-
ونسنزو- اسکا نام؟-
بلڈیوالو بڑی دیر تک اور نہایت سنجیدگی سے
اسکے خوبصورت کشادہ چہرے کو دیکھتا رہا
جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسکو کوئی اندرونی
رنج ہے لیکن اسنے فوراً اپنی معمولی سنجیدگی
اختیار کی اور کہا-
بلڈیوالو- یہ تمکو نہ تو کبھی معلوم ہوگا اور نہ
کبھی مجھ سے پوچھنا- لو آؤ صبح نمودار ہونے
والی ہے- چلو-
ونسنزو نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور چلا-
بلڈیوالو- کیا تمکو میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے ڈر
نہین معلوم ہوتا-
ونسنزو- میرے شفیق- اگر تیرے ہاتھ سے
سارے ملک کا خون ٹپکتا ہوتا تو بھی مجکو تیرا ہاتھ

پکڑے نہین جا رہا انتظار ہوتا کہ بلڈیوالو کے چہرے سے ایک قسم کا اطمینان مترشح ہوا مگر اسنے کوئی جواب نہین دیا اور اسکو ہمسواہ لیکر مانٹی کارو نیو کی جانب واپس گیا۔

گیارھوان باب

واقعات متذکرہ کے چند دن بعد ایک معمر مسیحی درویش گھوڑے پر سوار ایک چیسٹ چپالا جو اپنی ڈاکن کے ہمراہی مین اس سرسبز وادی سے گزرا جو اولیئوا اور سمندر کے درمیان واقع ہے۔ اسکا جبہ کہتا تھا کہ وہ کارتھوسین طبقہ کا فقیر ہے اور اسکی پشت پر ایک سرخ صلیب تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی مشہور گرجا کی زیارت کرکے آیا ہے۔ حالانکہ وہ کشیدہ قامت اور قد آور شخص تھا اور اسکے بشرے اور آنکھون سے فارغ البالی اور جوانی ٹپکتی تھی لیکن اسکی لمبی لمبی لٹین اور سفید برف سی داڑھی اسکی ضعیف سنی کے صحیح آثار تھے۔

جو کاشتکار یا گاؤن والے اسکو راستہ مین اتفاق سے ملجاتے تھے اسکی بڑی تکریم و تعظیم کرتے تھے اور اسکے ان دعاؤن کے بہت مشکور معلوم ہوتے تھے جو وہ اپنی کشادہ دلی سے انکو دیتا تھا۔

اس فقیر کی رنگینی طبیعت اسکی اس گفتگو سے بھی ظاہر تھی جو وہ وقتاً فوقتاً اپنے حسین ہمراہی سے کرتا جاتا تھا انھون نے ٹھیک اسوقت اس چھوٹے نالے کو طے کیا تھا جو قصبہ آسینا کی مغربی سرحد پر واقع تھا اور بازار کے سست رفتار چھکڑون سے آگے نکل گئے تھے کہ لڑکی کھل کھلا کر ہنسی۔

لڑکی۔ (طنزیہ) اے معزز درویش مین تجھ سے ہاتھ جوڑ کر پوچھتی ہون کہ کیا تو ڈاکنون کو اور عورتون کے برعکس سمجھکر یہ خیال کرتا ہے کہ خدا نے انکو دل نہین دیا ہے۔ (زیادہ سنجیدگی سے) آہ اگر انسان کے دل مین محبت نہین ہے تو وہ انسان کیا ہے اور اسکی زندگی کس کام کی ہے۔

درویش۔ لیکن حسین مونیا تو تو ابتک فارچونیو کی طرف سے بدگمان ہے۔

مونیا۔ عشق است و ہزار بدگمانی۔ یہ تو فرمایئے وہ عشق ہی کیا جسکے ساتھ بدگمانی نہین ہے اسمین تو شک نہین کہ یہ بدگمانی ایک سخت عذاب ہے لیکن ہر درد مین ایک قسم کا مزا ہوتا ہے آپ خاطر جمع رکھین کہ میرے فارچونیو کو میری ملاقات کا افسوس نہو گا وہ میرے ساتھ اس الفت سے پیش آتا ہے کہ اگر مین ایک دفعہ گھڑک بھی دونگی تو وہ خاموشی سے برداشت کرلے گا۔

درویش۔ تم دونون مدتون تو جدا رہتے ہو وہ میدان مین تم پہاڑون پر رہتی ہو۔ اس صورت مین تو بدگمانی سے زیادہ جدائی ستاتی ہوگی۔

مونیا۔ ہان یہ تو صحیح ہے لیکن کیا کیا جائے

مجبوری ہے- البتہ جب کبھی ہم ملجاتے ہین تو ان
ملاقاتون کا مزا ہماری جدائی کے درد کو مختصر سا
کھو دیتا ہے-
درویش- کیا بہت سے ڈاکو اسی طرح اپنی
بیبیون سے جدا رہتے ہین-
مونیا- جی ہان- یہی بات ہے- مانٹی کارونیو
کی رہنے والی عورتون کے بہت سے مرد تو
ہمیشہ کارزار مین مصروف رہتے ہین اور
ان بیچاری عورتون کو مجھ سے زیادہ اذیتین
برداشت کرنا پڑتی ہین- مجھکو تو یہ بھی عزت
حاصل ہے کہ میرا فارجو ینٹو فوج کا لفٹنٹ ہے
اور کبھی کبھی مجھ سے ملجاتا ہے- لیکن میرے بہتسون
کے عاشق تو دیہاتون اور یہانتک کہ نیپلس
اور سالرنو مین رہتے ہین-
درویش- اچھا یہ بات ہے-
مونیا- جی ہان یہی بات ہے مثلاً بینیڈ ٹنو کو
ملاحظہ فرمائیے وہ اب بھی دارالخلافہ مین ہے
حالانکہ یہ سمجھ مین نہین آتا کہ اسکی معشوقہ مین کیا
وصف ہے کہ وہ اسپر اسقدر مفتون ہے-
درویش- اسکا نام کیا ہے-
مونیا- بیانکا نام ہے- ہرمجسٹی اسکو اسپین سے
لائی تھین- ہمارے ساتھیون نے اسکو اور
شاہی خاندان کے چند لوگون کو کیا شیرہ کے
قریب مین قید کرلیا تھا اور جب وہ زر فدیہ کی
ادائگی کا انتظار کررہی تھی اُسنے ہمارے
خاص لفٹنٹ کا دل لوٹ لیا- وہ آخر مین کسی طرح
بچکر بھاگ گئی اور ایک پیسہ بھی نہ دیا- اس بات
سے ہمارے کپتان صاحب اس سے ایک
عرصہ تک بڑے ناراض رہے کیونکہ سب جگہ
یہی چرچا ہوتا تھا کہ بیانکا بینیڈٹنو کو ترغیب دیکر بھاگ گئی

اسینا کے مغربی پہاڑی درون مین
داخل ہوتے ہی درویش اور مونیا ایک تنگ
سڑک پر پہونچے- اس سڑک کی ایک شاخ جنوب
کو اور دوسری مغربی جانب نیپلس کو گئی تھی- وہ
یہان ٹھہر گئے کیونکہ لڑکی اس جنوبی سڑک کو
جانا چاہتی تھی جو سالرنو کو گئی تھی اور درویش
دارالخلافہ کو جانے والا تھا-
مونیا- (مصنوعی تعظیم سے) والد بزرگوار! خدا
حافظ- اب آپکو کسی رہنما کی ضرورت نہوگی-
گناہ کی سڑک کے مانند تیری سڑک بھی وسیع اور
آسان ہے کس لیے کہ نیپلس کا دوسرا نام بد معاشی
ہے- مین خیال کرتی ہون کہ راستہ مین کوئی
ڈاکو تجکو نہ چھیڑے گا-
قبل اسکے کہ درویش جواب دے مونیا چپت
ہوگئی اور درویش نے خاموشی سے اپنی راہ لی-
چونکہ درویش کو رات سے قبل ڈبڑے گو بے کے
ہوٹل مین پہونچنا تھا اسلیے اُسنے گھوڑے کو
تیز کردیا مگر وہ اپنی مرضی کے مطابق وقت مقررہ
پر نہ پہونچ سکا اور منزل مقصود پر پہونچنے کے
قبل ایک واقعہ ظہور پذیر ہوا جس کو ہمارے

قصے سے ایک گونہ تعلق ہے۔ یہ چوڑی سڑک دارالخلافہ سے تقریباً چار میل پر جاکر کوہ آتش فشاں کے پایہ کیطرف مڑ گئی ہے اور اسی جگہ سے سمندر کی جانب اسکا ڈھال ہے اس موڑ کے بائین جانب ایک گھنا جنگل ہے جو ایک میل یا اس سے زیادہ دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اسکے حاشیوں پر کنکر پتھر اور کوہ آتش فشان کی پگھلی ہوئی سرد چیزین پڑی ہوئی ہین۔

اس جگہ سے شاہراہ کیطرف مڑنے کے قبل چار لائق درویش ہتھیارون کی جھنجھناہٹ اور گالیون کی بوچھار سنکر کان کھڑے کرنے لگا رات کی تاریکی عنقریب چھا گئی تھی لیکن جب وہ گھوڑے کو تیز کیے ہوئے جا رہا تھا اسنے جنگل کے کنارے دو فریقون کو نہایت خوفناک طریقہ سے لڑتے ہوئے دیکھا۔

چونکہ ایک طرف دو تھے اور دوسری طرف صرف ایک اپنے کو بچا رہا تھا اس لیے درویش نے قابل تعریف سرگرمی سے دو مین سے ایک کو اپنے عصا سے گھائل کیا اور وہ اسیوقت تلوار پھینککر درد سے کراہتا ہوا بھاگ گیا۔ اس با موقع مدد سے سبکدوش ہوکر جوان سپاہی نے جو بُری طرح پھنس گیا تھا اپنے حریف ایک مخالف پر اس جوش سے حملہ کیا کہ اسکو بھی اپنے ساتھی کی پیروی کرنی پڑی اور بھاگ کھڑا ہوا جسوقت وہ بھاگا جا رہا تھا اسنے اس آوازمین ایک قسم کھائی کہ سوار درویش فرط تعجب سے چونک پڑا۔ یہ درویش جیساکہ ناظرین سمجھ گئے ہونگے وسنزو تھا جو اپنا بھیس بدلے ہوئے تھا۔ اسکی پہلی خواہش یہ تھی کہ اپنے گھوڑے کو دوڑاکر اسکا تعاقب کرے لیکن ایک لمحہ کے غور نے اسکو یقین دلایا کہ ایسی کارروائی موزون نہین ہے۔

وسنزو نے اس شخص کو پہچان لیا جسکو اسنے ابھی بچایا تھا یہ شخص بلڈیوالو کا خاص لفٹنٹ بینڈ نٹو تھا مگر وسنزو نے اسکو بھی اپنا نام بتلانا مناسب نہ سمجھا اور اسلیے یہ ظاہر کیا کہ مین نے تمکو صرف پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔

بینڈ نٹو۔ تلوار میان مین رکھکر) اے متبرک باپ۔ تیری زبردست عصا کا لاکھ لاکھ شکر ہے اگر تو اسوقت نہ آتا تو مین بیوقوف ایک بیوفا چھوٹی عورت کا دوسرا جام صحت نوش کرنے کے لیے زندہ نہ بچتا۔ یہ تو صحیح ہے کہ ماریزالو بچکر بھاگ گیا لیکن تو نے اسکے ساتھی کا تو واقعی مُرتوڑ دیا اور وہ دیکھیے جیسا وہ پڑا ہوا ہے راستے ایک سیاہ فام شخص کیطرف اشارہ کیا جسکو وسنزو نے سڑک کے کنارے درختون کے نیچے اول ہی مرتبہ لیٹے ہوئے دیکھا اور اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور حیرت جسم پر جھک کر اسکے چہرے کو غور سے دیکھا۔

وسنزو۔ یہ جیوپا ہے جو ماریزالو کا ساتھی تھا

اب اسکے جان باقی نہین ہے ڈانٹھکرا - بچے
تیری گپتی نے خوب کام کیا۔
بینڈٹو۔ لاش کو لات سے ٹھکرا کر اے معزز
باپ خداوند کبے کہ جب ایسے کمینے کتون سے
مڈبھیر ہو تو میری گپتی اپنے فعل مین چوکے
حالانکہ ونسنزو کو مقتول کی حالت کا چندان
افسوس نہ تھا تاہم اُسنے نہایت سنجیدگی سے کہا
بیٹے لاش کو ٹھکرانا بُری بات ہے۔ یہ بتا یہ
لڑائی کیونکر ہوئی۔
بینڈٹو۔ خدا اس بیانکا کے حسن کو غارت کرے
اسی کمبخت شیطان کی وجہ سے یہ لڑائی ہوئی
اسنے مجھکو متواتر دھوکا دیا اور مجھکو یقین
دلاتی رہی کہ مجھسے الفت ہے۔ ادھر میرے دشمن
مارزالو سے مل گئی۔ آج صبح مجھ سے اور
مارزالو سے ایک شاہراہ مین ملاقات ہوئی
مین نے اسکو اسی جگہ مار ڈالا ہوتا مگر مین
ڈاکو ہون اور اگر یہ راز ظاہر ہو جاتا تو میری
خیریت نہ تھی۔ بہرکیف اسنے مجھسے اسی جگہ
تن تنہا ہتھیارون سے لڑنے کا وعدہ کیا
مگر میری ایسی ہی بیوقوفی تھی کہ مین نے اس وقت اسکا
اعتبار کر لیا۔ ہم نے جونہی اپنی تلوارین
نکالین اسکے آدمی جنگل سے نکل آئے اور انہون
کو دو بار دھکیلا اس بدمعاش کو تو مین نے
پہلے ہی وار مین مار ڈالا لیکن اگر تو نہ آجاتا
تو یہ دونون ملکر مجھکو مار ڈالتے۔

ونسنزو چند لمحہ تک اپنے دل مین اس بات
پر غور کرتا رہا کہ یہ تکرار بالکل اسی قسم کی تھی
جیسی مجھ مین اور مارزالو کے آقا مین [illegible]
مین ہوئی تھی۔ اسکے بعد اسنے کہا۔
ونسنزو۔ گھوڑے پر سوار ہو کر اے جوان
مین تجھکو صلاح دیتا ہون کہ تو اسوقت نیپلس
کو واپس نہ جا۔ یہ لوگ برونل ڈیوک آف امالفی
کے خاص ملازم ہین اور تجھسے اپنے ایک
ساتھی کے قتل کا بدلہ لینے مین کوئی دقیقہ
نہین اٹھا رکھینگے۔
بینڈٹو۔ اگر ہر مرد عورت یا بچہ میرا دشمن ہو
تو بھی مین نیپلس کو واپس جاؤنگا۔ ہمارے
ساتھیون مین دو شخص ہم روٹینا مین قید کر دیے
گئے تھے اور ابتک سورنٹو مین قید ہین جہان
وہ ایوان امالفی کے قیدخانہ مین جو غیر محفوظ
تصور کیا جاتا ہے بند ہین۔ مجھسے جہانتک ممکن
ہوگا اُنکے لیے لڑونگا لیکن اگر آپ کی یہی
خوشی ہے تو مین اب نیپلس کو دوسرے راستے
سے جاؤنگا۔ خدا حافظ۔ مین تیرے احسانات
کا بہت ممنون ہون۔ اگر تو کوہ اپی نائنس کے
ڈاکوون مین کبھی پھنس جائے تو میرا نام لے
دینا۔ مجھکو بینڈٹو کہتے ہین۔
اسنے اور کچھ نہین کہا اور جلدی سے گنجان
جنگلون مین چلا گیا اور ونسنزو نے خاموشی سے
ڈھالو سڑک کی راہ لی۔ اسکو بلندیوالو کی وہ

باتین جو ہسٹے ایوان الونیو کے ویرانے مین
بیان کی تھین پوری قوت کیساتھ پورا ہو گئین
اور وہ اپنے دل مین کہنے لگے تعجب ہے کہ میری
قسمت ان [illegible] کو اونکی قسمت سے عجیب
خفیہ طور پر [illegible] جاتی ہے۔

چونکہ مسٹر [illegible] نہایت [illegible] تھی اسلیے وہ
گھوڑے کو بھگا کے [illegible] لیے جاتا تھا اور
بلند شور سے جدا ہو سکے [illegible] مین ہوا
تھا کہ وہ گویا کسی امر مین [illegible] ہو گیا۔
[illegible]
ہوتی [illegible] سے [illegible] بتایا ہو۔
اس [illegible]
کسلیے کہ [illegible] اختیار کیے ہوئے تھا
کہ وہ [illegible] نہ سکا اور [illegible]
بات [illegible] صورت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کچھ [illegible] ہے۔
[illegible]
[illegible]
اس کمبخت رات کو جب جوان [illegible] آ رسینی

پاسٹورا کے ناچ مین کرسی سے گر کر مر گیا تھا
تو بادشاہ کے روبرو [illegible] اور اوس مین بڑی
سخت کلامی ہوئی شاہی پادری کہتا تھا کہ
عنقریب مار پیٹ کی نوبت آجاتی لیکن
بادشاہ صاحب نے فرنچی سپاہیون کے
ذریعہ سے ایوان خالی کرادیا۔ سنتے ہین کہ
شہزادی [illegible] ایک سبب سے بادشاہ
کی نظرون سے گر گیا۔ دوسرے [illegible]
سلطانی [illegible] سیاہ کر دیا
[illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سے مشہور ہو [illegible] انہین [illegible] تھین۔

نوشن کا ڈر بانا بھی موجود ہو گئی اور ایک
افواہ تو یہ بھی ہے کہ ——
ونسٹرو دیا تو [illegible] بڑی بات کا فکر ہو رہا ہے
کہ جلسہ پرسون ہوگا لیکن اسکو پٹیڈا ایک
مجلس جسمین لوگ سوانگ بھر کر آتے ہین رات
کو ہونے والا ہے -
[illegible]
اور [illegible]
[illegible]
گاڑی آ کر کھڑی ہوئی - ونسٹرو نے [illegible]
سلیم کو [illegible] والے کے سپرد کیا اور اسکو
[illegible] کی ہدایت کر کے
[illegible] کی ایک [illegible]
اور [illegible] پہنچ گیا -
اسکا [illegible]
[illegible] تو [illegible] کہ وہ
[illegible] پہنچے ابھی
موجود [illegible] سے اسکو [illegible]
نہ سمجھا اور گاڑی سے اتر کر [illegible]
فرانسیسی ہوٹل میں [illegible]
کچھ نہیں کھایا تھا [illegible]
تھوڑا سا کھانا منگوایا -
ہوٹل میں [illegible]
گھٹ لگا ہوا تھا [illegible]
ملحق ایک چھوٹے کمرے کو پسند کیا اور جب

اسکا کھانا لایا جا رہا تھا وہاں بھی جس وقت
کو آتے جاتے دیکھتا رہا [illegible] نہ تھا
میز پر چن دیا گیا اور وہ ایک بھوکے فاقہ کش
کیطرح سپاٹ کھانے لگا اتنے مین ایک شخص
اسی کمرے میں داخل ہوا اور جس میز پر اسکا
کھانا چنا گیا تھا اسکے باقیماندہ حصے پر اس نے وارد
[illegible] گیا - ونسٹرو کو اسکی آمد نہایت
[illegible] کمرے کے گرد نظر ڈالنے سے اسکو
معلوم ہوا کہ [illegible] کوئی جگہ خالی نہین ہے اور اسکو
[illegible] خیال اسکی خودغرضی کا فوراً افسوس ہوا
[illegible] ایک بڑی سیاہ ریشمی ٹوپی سے
[illegible] آنکھوں سے زنخدان تک
[illegible] اور اسکے سر سے گردن کی پشت پر
ایک [illegible] بندھے ہوئے تھے
[illegible] پوشاک [illegible] وضعدار تھی اور اس قسم کی تھی
[illegible] طالبعلم پہنتے تھے اسکی
[illegible] سے ظاہر ہوتا تھا کہ
[illegible] تربیت پائی ہے -
[illegible] ونسٹرو کو بڑی دیر تک اس غور
[illegible] معلوم ہوا مگر قبل
اسکے کہ ونسٹرو کی زبان سے کوئی حرف نکلے
[illegible] اپنا ہاتھ رکھکر اس آواز
[illegible] کچھ [illegible] اور کچھ شک ٹپکتا
تھا [illegible] ایک لفظ ونسٹرو کہا -
[illegible] اور ونسٹرو پھر چونک پڑا اور متکلم کے

چہرے کو ایک مستفسرانہ نگاہ سے دیکھنے لگا۔
وسنترو۔(خندہ پیشانی سے) اخاہ کونٹ کارافا ہیں آپ
نو وارد۔ہاں دوست میں ہی ہوں۔ مجھکو بھی
تمھاری طرح بھیس بدلکر سفر کرنا پڑتا ہے۔
دونوں جوان جو اتفاق وقت سے اسطرح پر
مل گئے تھے ایک دوسرے کی ملاقات سے
بہت خوش تھے اور نہایت دھیمی آواز میں اپنے
اپنے تازہ حالات سنائے۔وسنترو کو کارافا سے
معلوم ہوا کہ اسکا مربی ایسی نازک و مشتبہ حالت
میں مبتلا ہے کہ اسنے بھیس بدلکر بھی ایوان کیسوا کو
جانا مصلحت نہ سمجھا اور کارافا کو وسنترو سے کل
ضروری باتیں معلوم ہوئیں اب دونوں جوان ملکر
سوچنے لگے کہ ایسی مشکل کیحالت میں کیا کرنا چاہیے
وسنترو۔لیکن کارافا تم میں اور ہمارے مربی شہزادہ
کیسوا میں سلسلۂ خط کتابت تو جاری ہوگا بولو
موجودہ اور آیندہ کے لیے کیا تدبیر سوچتے ہو۔
کارافا۔یہاں تو یہ قصد ہے کہ جبتک قسمت
یاوری نہ کرے اسی طرح چھپے ہوئے پھرا
کریں جب قید کا خطرہ دور ہو جائے تو پھر
آزادی سے چین کریں۔لیکن تمھارا کیا قصد ہے
کیا ماتغی کے جلسے میں شریک ہوگے۔
وسنترو۔جی ہاں یہی قصد ہے۔
کارافا۔لیکن دوست تمھارا قصد خطرناک ہے۔
وسنترو۔یقین مانو مجھے مطلق ڈر نہیں ہے۔
کارافا۔کچھ کچھ میرا دل بھی تمھارے ساتھ

چلنے کو کہتا ہے۔
وسنترو۔اچھی بات ہے لیکن شبہے سے بچنے
کے لیے علیحدہ علیحدہ چلنا بہتر ہوگا۔ البتہ
ایک علامت پیشتر سے تجویز کر لو جس سے ہم
تم ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔
کارافا۔کیا تمنے کوئی تدبیر تجویز کر رکھی ہے۔
وسنترو۔ہاں میرے دوست و ہمراز ڈاشیلا
نے پیشتر سے بیانکا کے ذریعہ سے انتظام
کرلیا ہے۔غروب آفتاب کے وقت پاسگا کے مقابل
میرے لیے ایک کشتی تیار رہیگی۔
کارافا کی پیشانی سے حیرانی اور فکر ظاہر
ہوئی اور اُسنے کہا دوست من اس
عورت سے ہوشیار رہنا۔
وسنترو۔کیوں ؟۔
کارافا۔شریف دوست تمنے آرسینی کی
موت کا افسوسناک واقعہ نہیں سنا حالانکہ
پاسٹورا کا نام صاف طور پر نہیں لیا جاتا ہے
لیکن بیانکا کی نسبت (جو اس پاسٹورا کے
ہاتھ میں آئی ہے بڑی) بدگمانیاں پیدا ہیں۔
وسنترو۔کونٹ کارافا۔تمھارا کیا مطلب
ہے تم کیا جانو۔
کارافا۔میں کیا جانوں۔لیکن عام میں تو
یہی مشہور ہے کہ بیانکا نے زہر آلود تحفہ اصل
میں کونٹس سوریٹو کو دینا چاہا تھا مگر کونٹس
نے انکار کر دیا اور بیچارے کی قسمت پر بجلی گری

یہ سُنکر وسنزو موت کی طرح زرد پڑگیا جالانکہ اس حادثہ کے تھوڑی ہی دیر بعد اسکو اسکی تمام کیفیت معلوم ہوگئی تھی مگر جو بات کونٹ کارافا نے بیان کی اسکو اسکا خواب وخیال بھی نہ تھا اور اب اسکو معلوم ہوا کہ ڈانیلا در اصل کونٹس سے رشک کھاتی تھی اس خیال نے اسکو نہایت بے چین کردیا اور بڑی دیر کے بعد اسکے حواس اسقدر درست ہوئے کہ وہ جواب دے سکا۔

وسنزو۔ کارافا۔ مین نے پہلے کبھی یہ بات نہین سُنی تھی تمھارا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے مجکو واقعی ہوشیار رہنا چاہیے۔

اس گفتگو کے کچھ دیر بعد دونون دوست اس ہوٹل سے چلے گئے اور جلسہ کیسلمیر کے لیے اپنی تجویز پختہ کرنے لگے۔

بارھوان باب

حالانکہ ایوان امالفی کا احاطہ زیادہ وسیع تھا لیکن چونکہ قصبہ کیسلمیر کا منظر خلیج نیپلس کی نزدیکی سے بہت خوشنما اور دلفریب تھا اسلیے شہزادہ اور ڈیوک آف امالفی نے قصبہ کیسلمیر جلسے کے لیے تجویز کیا۔

جوان کونٹ کیسلمیر جو قصبہ کیسلمیر کا سابق مالک تھا دوالیہ تھا صرف اسکا نام ہی نام باقی رہگیا تھا ساری دولت اور جائداد اسکے سود خوار مربی شہزادہ امالفی کے ہاتھ مین چلی گئی تھی۔ یہ وسیع ایوان ہر درجہ اور رتبہ کے لوگون کے لیے موزون اور شایان تھا اور اسکے باغ اور چمن اسقدر پُر فضا تھے کہ خود اٹلی کے لیے باعث رشک تھے۔

اس عظیم الشان جلسے کا دن نہایت موزون اور مناسب تھا جنوبی اٹلی کے صدہا حسین اور دولتمند مرد عورتین امالفی کے مہمان نظر آتے تھے اور شہزادہ اور اسکا بیٹا کونٹ امالفی اپنے اس عظیم الشان جلسے کی کامیابی پر پھولے نہین سماتے تھے۔ سارا دن رقص وسرود کشتی رانی تیراندازی اور دوسرے کھیل تماشون مین صرف ہوا اور شراب ناب کے خوب دور چلے مہمانون کی تفریح کا کل سامان مہیا تھا اور جس شخص کو جس چیز کی ضرورت تھی فوراً حاضر کیجاتی تھی۔ غرض شہزادہ امالفی نے خوب دل کھولکر روپیہ صرف کیا اور حقیقت یہ تھی کہ نیپلس مین ایسا بڑا جلسہ کبھی نہین ہوا تھا۔

دن کے جلسے کی تو یہ کیفیت تھی رات کے جلسہ یا سکریڈ (یعنی وہ کھیل جسمین شرکاے جلسہ بھیس بدلکر آتے ہین) کا سامان اس سے بڑھ چڑھکر تھا رات ہوتے ہی آتشبازی چھوڑی گئی۔ اسوقت تماشائیون کا وہ ہجوم تھا کہ الامان۔ تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ شہر سے بڑی بڑی کشتیان آئی تھین اور خلیج کے کنارے ایک قطار مین کھڑی ہوئی تھین انھین صرف کھڑے رہنے کی اجازت کے لیے بڑی

تھیں۔ وصول بجاتی تھیں بڑی کشتیوں کے
علاوہ ہزاروں پر بیش کشتیبان اور ناویں چھوٹی تھیں
جنمیں مرد عورتیں اور بچے کھچا کھچ بھرے ہوئے
تھے جھیل کے کنارے اعلیٰ درجہ کی روشنی کی گئی تھی
اور آتشبازی بھی اس نفیس قسم کی تھی کہ [illegible]
دن کی سی کیفیت نظر آتی تھی۔

آتشبازی چھوٹنے لگی۔ اور ہزاروں کشتیاں جو
ناخواندہ تماشائی [illegible] تھے آہستہ آہستہ
چلی گئیں اور خاص تماشے کا وقت قریب آیا۔
ایوان اور شامیانے آفتاب کی طرح روشن تھے
بیشمار رنگ برنگی لالٹینیں بڑے بڑے جگنوؤں کی
طرح درختوں میں روشن تھیں۔ اور ہوا [illegible]
بھری ہوئی [illegible] خوشنما معلوم ہوتی تھیں [illegible]
چمکے ہوئے تھے اور انکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی
تھی مست باجا بج رہا تھا اور ناچنے والوں کی آوازیں
اور قہقہہ اس پُرشکوہ تماشے کی رونق دوبالا
کیے ہوئے تھے۔

اب ساحل پر ایک پرانا کشتی گھر تھا جو اونچے اونچے
درختوں سے [illegible] ہوا تھا اور بہت
عرصے سے بیکار پڑا تھا۔ اس کشتی گھر [illegible]
کے رخ پر ایک اونچی مینار تھی اس کی بالائی
شہ نشین درختوں سے اونچی تھی اور یہاں سے
ایک وسیع احاطہ اور کھاڑی اور بہت سے
دوسرے کشتی گھر اور چھوٹے چھوٹے بندرگاہ جو
ساحل کے متصل واقع تھے نظر آتے تھے۔

آتشبازی کے [illegible] تھوڑی دیر پہلے جبکہ محفل
[illegible] خوب گرم تھی لیڈی بیٹرائس [illegible]
کے اس چھوٹے کمرے میں پہنچی تھی جو مینار سے
لگا ہوا تھا اگر خطاب یافتہ تماشائیوں میں کسی
شخص کو خیال ہوتا کہ وہ حسینہ جو جلسہ کی روح
رواں تھی تماشے کو چھوڑ کر کیوں اس تنہا
مقام میں پہنچی ہے تو اسکو لیڈی بیٹرائس
کی اس حرکت کا سبب مشکل سے سمجھ میں آتا
لیکن اگر پاسٹورا سے دریافت کیا جاتا تو وہ پورا
حال بیان کر سکتی تھی۔

ناظرین کو یہ تو معلوم ہے کہ پاسٹورا خواہش [illegible]
[illegible] لیڈی بیٹرائس سے
[illegible] اور باقی [illegible] آہستہ
اس [illegible] لیڈی بیٹرائس سے
ملاقات [illegible] اضطراب [illegible]
میں اس وقت بیٹرائس پاسٹورا کی خواہش سے [illegible]
تنہا [illegible] اور پاسٹورا نے [illegible]
ذریعہ سے [illegible] کیا تھا وہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] ایک وقت
[illegible] آ پہنچا۔

حسینہ [illegible] مضطرب [illegible] فکر تھی۔ اسکا چہرہ
زرد نظر آتا تھا اور آنکھوں سے بیتابی اور
بےخوابی ٹپکتی تھی۔ مینار کے نیچے اور اسکے گرد
[illegible] آتا تھا ہزاروں لالٹینیں روشن
تھیں بیشمار قندیلیں درختوں میں لٹکی ہوئی

جگنو کی طرح چمک رہی تھیں محل اور شامیانوں
کے قریب سے دلفریب باجے کی شیرین آوازیں
چلی آرہی تھیں ناچنے والوں کے جھبرین تھیں
صاف سنائی دیتے تھے اور جمنا میں سیکڑوں
خوش قسمت عاشق و معشوق سیر و گشت کرتے
دکھائی دیتے تھے جس جگہ لیڈی بیٹرائس
کی نشست تھی ٹھیک اسکے نیچے ایک اور چھوٹی
کشتی ٹھہرا کے چھوڑا تھا اور اسکے پیچھے ایک
چھوٹا سبزہ زار تھا جسمیں ذرا راستہ حائل تھا
جو ایوان کے باغات سے گزر گیا تھا۔
سطح آب سے بہت قریب کل کشتیاں چلی گئی
تھیں لیکن یکایک ایک چھوٹی کشتی تیزی کے
ساتھ بادبان کے قریب آکر لنگر انداز ہوئی جہاں
لیڈی بیٹرائس کی عجیب و غریب حالت تھی وہ
اس شعر سے تصویر بنی ہوئی تھی

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

حسین بیٹرائس آنکھیں بچھائے کشتی کو دیکھ رہی
تھی اور اسکی چھاتی کا بند بند آگ اچھل
اچھل پڑتی تھی لیکن ہم بیٹھی گئی اسی سبب اور
خوف کیسا لت میں اسکو نیچی نشست لگا دیں
تنہا چھوڑ کر نیچے کے سیڑھیوں سے اترتے ہیں اس
کشتی سے لنگر نہ ہوتے تھے کہ جھنجھوں نے جھٹ پٹ
کھسکا دیا اور بیٹرائس کشتی سے کود کر خشکی
میں آگئے۔ اول کشتی نشین کونٹ وسنترو تھا

یہ ایک خوشنما کلغی دار ٹوپی پہنے ہوئے تھا
لیکن اسکا چہرہ اور بدن ایک نیلے برقعے اور
سیاہ ٹیلی جبہ سے ڈھکا ہوا تھا۔ اسکا ہمراہی
شہر تروتس کا ایک جوان مطرب کے بھیس
میں تھا اور حالانکہ اسکے نازک چھبیلے بدن پر
اسکا جبہ تنگ تھا اور سیاہی مائل سرخ رنگ اسکے
موزے نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے لیکن
اسکی بلی کی سی چال اور چمکتی ہوئی سیاہ آنکھوں سے
صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ بیاگا ہے —
کونٹ وسنترو ٹھیک وقت پر آگئے۔ ایوان
کے کھڑکی سے گویا دیکھ رہے ہیں۔
بیاگا۔ دو باغ کی طرف بچا کر آئیے اس طرف
سے چلیے۔
وسنترو نے انجھی کو چند فہمائش کیں
اسکے بعد فوراً اسکی پیروی کی۔
انھوں نے مشکل سے ناطے کیا ہوگا کہ باغ
میں کسی کے چھینکنے کی آواز سنائی دی یہ آواز
کسی پہرے دار کی تھی جسکو وسنترو نے فوراً پہچان
لیا۔ یہ جبر چھپ کر تاک رہا تھا۔ تاکنوں — بے
تھوڑی دیر وہ سپاہی کہا کیا تجھے کوئی نہیں بچائیگا۔
کونٹ نے فوراً اپنی تلوار نکال لی تو ہر باغ
میں گھس گیا تھوڑی دیر تک خوب دھکم دھکا
ہوا اسکے بعد چند آدمی بھاگتے ہوئے معلوم
ہوئے اور چند لمحے میں کونٹ وسنترو اپنے معشوق
وانیلا کے بیہوش جسم کو لیے ہوئے واپس آیا۔

کونٹ۔ یا اللہ۔ یہ تو بیہوش ہوگئی۔ اچھی بیانکا
اپنی ٹوپی میں چشمہ سے تھوڑا سا پانی لے آ۔
لیکن قبل اسکے کہ بیانکا پانی لائے ڈائنیلا نے
اپنی آنکھیں کھولدیں اور اسکے حواس رفتہ
واپس آئے لیکن وہ بظاہر ایسی صورت بنائے
ہوئے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسکو یہ خبر
نہیں ہے کہ مجھکو ونسنزو نے خطرے سے رہا کرایا ہے
ونسنزو ڈائنیلا کے مزاج اور اسکی وحشیانہ تجربے
اور بہادرانہ عادات سے واقف تھا اسکی
موجودہ بزدلی کو دیکھکر سخت حیران ہوا۔
ڈائنیلا۔ (ڈرکر) کیا وہ گئے۔ تو کون ہے۔ اسنے
بظاہر شدت خوف سے ونسنزو کا جبہ اس زور
سے پکڑ لیا کہ اسکا برقعہ اور ٹوپی زمین پر گر پڑی
اور اسکا چہرہ اور سر صاف نظر آنے لگا۔ اسی
وقت ایک تنہا عورت جو ایک سیاہ ڈھیلا لبادہ
پہنے ہوئے تھی بڑے کشتی گھر کے مینار والے
دروازے سے نکلی اور ایک گہری آہ کھینچکر آہستہ
باغ کے اندر داخل ہوکر جلدی سے چلی گئی۔
ونسنزو نے اس عورت کی آواز نہ پہچانی لیکن
چونکہ جلدی سے آئی اور اسیوقت غائب ہوگئی اسلیے
ونسنزو چونک پڑا اور ڈائنیلا سے ہمکلام ہوا۔
ونسنزو۔ یہ کون تھا۔
ڈائنیلا۔ (بیگانہ پن سے) اسیقدر جلد ہوش میں آکر
جسقدر جلد بیہوش ہوگئی تھی) میں نہیں جانتی۔ وہ
تو اسقدر جلد غائب ہوگئی کہ میں مشکل سے اسکا
جسم دیکھ سکی۔
بیانکا نے بھی اپنی لاعلمی ظاہر کی اور جبکہ ونسنزو
اپنا برقعہ اور ٹوپی پہننے میں مصروف تھا جالاک
ڈائنیلا اپنے خوشنما بال جو حال کے واقعہ سے
پریشان ہوگئے تھے آراستہ کرنے لگی۔
ان لوگوں نے تو کچھ نہیں دیکھا لیکن غریب
بیٹرائس نے اپنے عاشق کا بھی سر اور چہرہ دیکھا
اور ڈائنیلا کو بھی اسکی آغوش میں پایا۔ یہ آہ
خار اشگاف لیڈی بیٹرائس ہی کے منہ سے نکلی
تھی جسکا کلیجہ انگیٹھی کیطرح سلگ رہا تھا۔
ونسنزو۔ ڈائنیلا۔ یہ کیا معاملہ تھا۔ تو کیونکر
مبتلائے مصیبت ہوئی۔
ڈائنیلا۔ (حیرانی اور پریشانی ظاہر کرکے) میں
نہیں جانتی کیا بات تھی مجھکو بیانکا سے تیرے
آنے کا وقت معلوم ہوا تھا اور چونکہ ڈیوک
آف امالفی کو کسی طرح تیرا ارادہ معلوم ہوگیا تھا
اسلیے تجکو اس خطرے سے آگاہ کرنے کی مجھکو
بڑی فکر تھی۔ میں جتنی الوسع نہایت خفیہ طور پر
ناچنے والوں کے پاس سے کھسک آئی لیکن
کوئی شخص میری نقل و حرکت ضرور دیکھتا ہوگا
اور یا تو جوان کونٹ کیساسیر یا خود ڈیوک میرا
مطلب تاڑ گیا ہوگا جن آدمیوں نے مجھپر
حملہ کیا تھا وہ ضرور اسلیے لگائے گئے ہونگے کہ
میں تجکو اس خطرے سے آگاہ نہ کرسکوں اور
تو انکے دام تزویر میں پھنس جائے۔ ان لوگوں نے

س زور سے میرا گلا گھونٹ دیا تھا کہ میرے منھ سے مشکل سے آواز نکل سکتی تھی اور اگر تو میری مدد کو نہ آجاتا تو وہ ضرور مجھکو مار ڈالتے ونسنزو خدا تجھکو اس مہربانی اور عنایت کے صلے مین برکت دے اور تیری عمر دراز کرے۔

ونسنزو۔ اس بیجا حیلے سے اور زیادہ حیران ہوکر لیکن مین نہین خیال کرتا ہون کہ یہ لوگ ڈیوک کے مقرر کیے ہوئے ہونگے۔ حالانکہ انکی تعداد بے شمار تھی لیکن انمین سے کسی نے اپنا ہتھیار نہین اٹھایا اور میری تلوار کی پہلی ہی چمک پر وہ کافور کیطرح اڑ گئے۔

ڈانیلا سر اپنے لبادہ کو اچھی طرح اوڑھکر مجھے بڑا تعجب ہے لیکن چپ! (دھیمی آواز مین تالہ کیطرف اشارہ کرکے) ان برقعہ پوشون مین جو شخص سیاہ برقعہ اور نارنجی کلغی لگائے ہے خود بادشاہ ہے۔ وہ میری تلاش مین گھوم رہا ہے

ونسنزو۔ بیانکا چلدو۔ یہان خطرہ ہے۔

بیانکا تو جلدی سے کشتی گھر کی مینار مین چلی گئی اور ونسنزو جو اپنی ذاتی حفاظت سے بےپروا نہ تھا باغ مین چلا گیا اور محل کے اس احاطہ مین جسمین روشنی ہو رہی تھی سیر کرنے لگا۔

ناظرین باتمکین ان سب کیفیتون کا مطلب سمجھ گئے ہونگے۔ لیڈی بیٹرائس کا مینار مین نشست کرنا ونسنزو کا وقت پر آنا۔ باغ مین ڈانیلا پر ایک مصنوعی حملہ ہونا۔ ٹھیک رہائی کے وقت قریبا آنوٹس کا ایک نہایت مشتبہ حالت مین ونسنزو کو دیکھنا صرف ڈانیلا کی ایک ادنی چال تھی جو نہایت ہوشیاری اور چالاکی سے چلی۔ اسکے ظاہرا مخالف جنھون نے اسپر باغ مین حملہ کیا تھا امالفی کے سپاہی نہ تھے بلکہ اس تھیٹر کے کھلاڑی تھے جنکی ڈانیلا سرغنہ تھی اور صرف اسکو مشکور کرنے کے لیے چلے آئے تھے لیکن چونکہ صرف مصنوعی جنگون کے عادی تھے اسلیے سپاہی کی ایک سچی تلوار کے سامنے کیونکر ٹھہرے رہ سکتے تھے اسکی چمکتی ہوئی تلوار ہی کو دیکھکر انکی جان نکل گئی اور دم دبا کر بھاگ گئے۔

لیکن ونسنزو اس دغابازانہ چال سے بالکل ناواقف تھا اور گو اسکو شبہہ ہو گیا تھا کہ دال مین کچھ کالا ہے لیکن جسوقت چمن مین قدم بڑھاتے ہوئے جا رہا تھا اسکی پریشانی اور حیرانی کا یہ عالم تھا کہ وہ انکا سبب خود نہین جانتا تھا۔

ایوان اور شامیانون مین محفل رقص و سرود اب بھی گرم تھی لیکن باغات کی چوڑی پگڈنڈیان خوش طبع بہادرون اور خندہ مزاج لیڈیون سے بھری ہوئی تھین۔ کوئی تو سرگشت کرتا پھرتا تھا کوئی شراب و کباب کا شغل کر رہا تھا۔ اور کوئی ہنس بول رہا تھا تھکے ہوئے رقاص محل سے باہر چلے آرہے تھے اور جو لوگ اپنی تھکاوٹ دور کر چکے تھے وہ جگمگاتے ہوئے محلون کو واپس جا رہے تھے غرض ہر طرف چہل پہل تھی اور بھیس بدلے ہوئے لوگ

رنگ برنگی فوق البھڑک پوشاکین پہنے عجیب کیفیت
پیدا کر رہے تھے۔

وسنرو تن تنہا گھومتا رہا اور عالیشان مجمع مین
بیانکا کی فہمائش کے بموجب کونٹس سوزٹو کو تلاش
کرتا رہا مگر چونکہ بیانکا نے اس بارے مین دانستہ
گڑبڑ ڈالا تھا اسلیے اسنے کئی بار سخت مضحکہ خیز
دھوکے کھائے اور چند بڑے خطرون مین مبتلا
ہوتے ہوتے رہ گیا۔ وہ اسی نہایت رنج آلود حالت
مین ایک طرف چلا جا رہا تھا کہ اسنے اس برقعہ کو
پہچان لیا جو اسکا جوان دوست کونٹ کارافا ڈالے
ہوئے تھا جسوقت اسنے کونٹ کارافا کا برقعہ شناخت
کیا عنقریب اسیوقت کونٹ کارافا نے بھی اسکا برقعہ
پہچانا اور چند لمحے بعد دونون دوست باہم ساتھ ہوگئے

وسنرو کونٹ کارافا کو علحدہ لیگیا اور اسکو حال
کے واقعہ کے تفصیلی حالات سنائے۔ کونٹ کے کان
کھڑے ہوگئے اور کچھ دیر جواب نہ دیسکا آخر ہمکلام ہوا

کارافا۔ کیا جسوقت بیہوش ڈانیلا تیری آغوش
مین تھی تجکو مطلق خبر نہوئی کہ جو لیڈی تیرے پاس
سے آہ بھرتی ہوئی گزری کون تھی۔

وسنرو۔ مجکو تو مطلق خبر نہین ہوئی۔

کارافا۔ تجکو اسوقت خبر ہوگی جب تیری اس
عجیب وغریب خوشی کا وقت ختم ہوجائیگا۔

جوان کارافا ایک کم تجربہ کار سپاہی تھا
لیکن فہم و فراست اور دوراندیشی مین اپنے دوست
وسنرو سے زیادہ پختہ کار تھا۔

کارافا۔ وسنرو تیری کیسی سمجھ ہے۔ کیا تجکو ابتک
نہین معلوم ہوا کہ یہ ساری کارستانی چالاک ڈانیلا کی ہے

وسنرو۔ مین تیرا مطلب نہین سمجھا۔

کارافا۔ دیکھو ڈانیلا تجھپر مرتی ہے اور وہ اس
کوشش مین ہے کہ تیرے اور کونٹس کے درمیان
نہ صرف تفرقہ ڈالدے بلکہ کونٹس کا دل اپنے
پاؤن سے مل دے۔ بیانکا جو مطرب کے بھیس
مین تیری رہنما بنی تھی۔ ڈانیلا کی پڑھائی ہوئی
ہے اور اسکو تیرے ساحل پر پہونچنے کا وقت
اور مقام معلوم تھا کونٹس بھی بینارکی کوٹھری مین
اپنی مرضی سے نہین بیٹھی ہوئی تھی بلکہ اسمین ڈانیلا
کی تحریک تھی۔ اسنے ایک وقت مقررہ پر جان
بوجھکر اپنے اوپر مصنوعی دشمنون سے حملہ کرایا
لیکن انکا اپنی میانون سے تلوار نہ نکالنا اور
تیری برہنہ تلوار کو دیکھتے ہی بھاگ جانا صاف
ثابت کرتا ہے کہ یہ کل کارروائی محض بناوٹی تھی
یہ تو تم جانتے ہو کہ ایک لمحہ مین بیہوش ہوجانا
تھیٹر والون کے بائین ہاتھ کا کرتب ہے اور
خاصکر ڈانیلا جیسی مشاق اور پرفن عورت کے
نزدیک کونسی بڑی بات ہے۔ وہ تیرے پہونچتے ہی
فوراً بیہوش بنگئی۔ تونے اسکو اٹھالیا اور کھلے
ہوئے میدان مین اپنی آغوش مین لیے ہوئے چلا
آیا۔ آتے وقت اسنے شدت سے وحشت ظاہر کی
اور اس بہانہ سے اسنے تیرا سر اور چہرہ کھولدیا اور یہ
کارروائی بھی اسوقت کی جب کل سامان بالکل لیس تھا

اور اسکی تجویز کا مقصد پورا ہونے والا تھا ارے
نادان - اب بھی تیری سمجھ میں آیا یا نہیں -
ونسترو - اور وہ کون تھی جو سیاہ لباس پہنے
جلدی سے مینار کی کوٹھری سے نکلی اور زور سے
ایک آہ بھر کر باغ کے اندر غائب ہو گئی -
کارافا - عقل تو یہی کہتی ہے کہ ہو نہو وہ ضرور
لیڈی بیٹرائس تھی -

ونسترو نے اپنی کنپٹی اپنے ہاتھ سے پکڑ لی
اور ایک آہ جگر خراش بھر کر چونک پڑا -

اسکے دوست کی بحث ناقابل تردید تھی
لیکن اسکی صاف اور ایماندارانہ طبیعت
بے ایمانی اور دغا بازی اور فریب و سازش سے
اسقدر مبرا تھی کہ وہ اس پیچیدہ جال کا جسنے
خود اسکو اور بیٹرائس کو اپنا شکار بنا لیا تھا مشکل
سے صرف اندازہ کر سکتا تھا اسکے علاوہ اسکی
پہنچ سکے کہ اب بیٹرائس اسکو بالطبع ایک دوسری
نظر سے دیکھیگی اس بات کا بھی بے اندازہ
قلق تھا کہ اسکی بیٹرائس پر بڑی بڑی مصیبتیں آتی
ہونگی ان آفتوں میں ایک آفت یہ بھی شامل ہو گئی
تھی کہ اسکو ڈانیلا کی استادیوں کا خیال کرکے
اور زیادہ کوفت ہوتی تھی اسکی مٹھی خود بخود
بندھ گئی اور اسکو اسقدر غصہ معلوم ہوا کہ اگر
اسوقت ڈانیلا ملجاتی تو اسکا گلا گھونٹ دیتا اسکے
دماغ میں چکر آ گئے پیروں میں لغزش پیدا ہو گئی اور
وہ بیچارہ بیماروں کی طرح ایک درخت سے
سہارے کھڑا ہو گیا -

ڈیوک آف کارافا کا دل اپنے دوست کی
مصیبت دیکھکر بھر آتا تھا لیکن اسکو اس بات
کا افسوس نہ تھا کہ میں ایک سچی بات ظاہر کرنے کا
باعث ہوا اسنے اسکو ایک کرسی پر جو قریب رکھی
ہوئی تھی بٹھا دیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اور اسکے قریب
بیٹھکر اسکو دلاسا اور تسلی دی اسنے اسکے دل میں
یہ امید پیدا کرانے کی کوشش کی کہ ڈانیلا کی
سازش آسانی سے رد ہو سکتی ہے اور تم اور بیٹرائس
پھر ایک ہو جاؤ گے -

ونسترو - ڈانٹکر لیکن نہایت سنجیدگی سے اے
میرے پیارے دوست میں تیری اس عنایت کا
بڑا مشکور ہوں کہ تو نے مجھکو ان دغا بازیوں اور
سازشوں سے آگاہ کر دیا اب میں آئندہ سمجھ
بوجھکر قدم رکھونگا -

کارافا اپنے دوست کی اس عمدہ تبدیلی کو
دیکھکر خوش ہوتے نہ سمایا اور ہمکلام ہوا -
کارافا - آؤ چلیں - اب سویرا ہو گیا مگر ابھی ناچ کا صرف آخری
ناچ باقی ہے اسکے اخیر میں ساری جماعت اپنے چہرے
کھول دیگی اور اسوقت حسین لیڈیوں کی صورتیں
دیکھنے کے قابل ہونگی -

ونسترو نے کچھ نہ کہا اور اپنے دوست کے
ہمراہ اس خوشنما بقعہ کی مجمع کیطرف چلا گیا جو باغ کی
سڑکوں اور مخملی میدان کو گھیرے ہوئے تھا -

تیرھوان باب

لالٹینین اب تک روشن تھین محل کی کھڑکیان جگمگا رہی تھین اور تماشائیون کا ایک جم غفیر تازہ ہوا کھانے کے لیے سنگ مرمر کے چبوترے پر ٹہل رہا تھا۔ باجا بجتا بجتا یک بند ہوا اور جون ہی اہل مجلس نے اپنے برقعے اتارے اور انکے چہرے کھلے تو ایسا قہقہہ پڑا کہ سارا مکان گونج اٹھا۔

خوش طبع سپاہی جو لڑکیون سے راز و نیاز کی باتین کر رہے تھے چہرے کھلنے پر اعلی رتبہ کی شہزادیان ثابت ہوئے آہو چشم حورین جو دولتمند کاریگرون کی لڑکیان معلوم ہوتی تھین عالی نسب شہزادے تھے بہت سے اہل محفل جو مشرق کے راجاؤن اور عرب کے شیخون کے بھیس اختیار کیے ہوئے تھے در اصل پیلس کے جوہری اور مہاجن تھے۔ جو لوگ ظاہر مسخرے اور ظریف بنے ہوئے تھے حقیقت مین بڑے مرتبے اور عزت کے لوگ تھے عورتین جو ہندوستان کی شہزادیون اور سیریا کی کونشون کا بھیس بدلے ہوئے تھین اوسط درجہ کے لوگون کی بیبیان اور لڑکیان تھین اور تاتاری دہقانین اور یونانی چرواہیان دولتمند ڈیوکون اور کونٹون کی بیبیان اور بہنین نکلین عظیم الشان جلوس ناچ گھر سے نکلکر سبزہ زار کیطرف چلا۔

اس جلوس مین شاہی جماعت بادشاہ اور ملکہ اور خصوصاً پاسٹورا کی موجودگی سے باقیماندہ جماعت کی بہ نسبت ممتاز نظر آتی تھی۔ پاسٹورا ایک عجیب و غریب لباس زیب تن کیے تھی اور شاہی جماعت کے آگے آگے مستانہ وار ناچتی چلتی تھی اسکی پوشاک مین مشرقی طوائفون کیطرح گوٹا ٹھپا لگا ہوا تھا اور اسکی کرتی پر اسقدر کام بنا ہوا تھا کہ خالص سونے کی چادر کی بنی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ موتیون کا ایک مالا اسکی گردن مین پڑا ہوا تھا اور ایک مرصع پیٹی اسکی نازک کمر کو زیب دے رہی تھی اسکے گورے گورے ہاتھون مین جڑاؤ چوڑیان تھین اور ایک قیمتی بروچ اسکے ابھرے ہوئے سینے پر جگنو کیطرح چمک رہا تھا۔ اسکے خوشنما بال مشرقی طرز سے کھلے ہوئے تھے اور ایسے پیارے معلوم ہوتے تھے کہ انکو دیکھکر بڈھی طبیعتون مین بھی جوش پیدا ہوتا تھا۔ اسکی گردن اور ہاتھ برہنہ تھے اور اسکی منور پیشانی پر ایک جگنو چمک رہا تھا۔ غرض اسکے حسن نگہ سوز کو اسکی مشرقی پوشاک اور قیمتی جواہرات اور بھی دوبالا کیے ہوئے تھے اور جسوقت وہ شاہی جماعت کے روبرو رقص کیے ہوئے ناچتی جاتی تھی اور ہر ایک کی نگاہ اسکی طرف پڑتی تھی تو اسکی سیاہ آنکھین شعلہ کیطرح چمک رہی تھین اور اسکا سینہ اپنے حسن کے خیال سے اچھل رہا تھا لیکن اسکی پُر شوق نگاہین وسترو کی تلاش مین سرگرم تھین اور چونکہ وہ اپنے دوست کے ہمراہ مجمع سے کچھ دور پر کھڑا تھا اور دونون کے چہرے خلاف دستور

جزوی طور پر اب بھی ڈھکے ہوئے تھے اسلیے وہ اسکو تلاش کرنے مین ناکام رہی۔

وسنزو - (آہستہ سے) آؤ - کارافا چلین چلا لانکہ مجکو اس پُرفن عورت کی دغا بازی اور بدمعاشی کا پورا یقین ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ اُسکی دلفریبی کا تجھپر بُرا اثر نہو۔

دونون دوست مشکل سے دس قدم گئے ہونگے کہ وسنزو چونک کر یکایک پیچھے ہٹا اور کارافا کے کندھے کو زور سے ہلا دیا۔ کارافا کو اس حرکت کا سبب پوچھنے کی بھی ضرورت لاحق نہین ہوئی اور اسنے کونٹس بیٹراٹس کو قریب سے گذرتے دیکھا۔ وہ ایک ظاہرا محبت اور بے تکلفی سے جوان ڈیوک آف امالفی کے ہاتھون کا سہارا لیے ہوئے جا رہی تھی اسکے رخساروں سے بخار ظاہر ہوتا تھا اور یہ دیکھنا آسان تھا کہ اسکی مسکراہٹ مصنوعی اور جبریہ تھی - لیکن جسوقت اسنے وسنزو کو دیکھا اور پہچانا تو اسکی آنکھوں سے نفرت اور تحقیر ظاہر ہوتی تھی۔

اس دردناک موقع پر بیچارے وسنزو کی جو کیفیت تھی حیطہ بیان مین نہین آسکتی - ایک منٹ تک تو اس سے سیدھا کھڑا نہ رہا گیا پیرون مین لغزش ہونے لگی اور بدن سرد پڑ گیا لیکن اسکے حواس بہت جلد جمع ہو گئے اور گو وہ قدم جا کر کھڑا ہو گیا لیکن بالکل زرد اور بت کی طرح بےحس و حرکت تھا۔

واقعی دھوکے باز ڈاسیلا نے بیٹراٹس کو اپنے پھندے مین خوب پھانسا تھا۔ وسنزو بیٹراٹس کے رنج و غم مین شریک تھا مگر بیٹراٹس وسنزو کو بیوفا سمجھتی تھی اور اسکے دل کو ویسے ہی زہرناک تیرون سے چھیدنا چاہتی تھی جنسے وسنزو نے نادانستہ اسکا دل چھیدا تھا - وہ کچھ دیر تک کھڑے ہوئے پاسٹورا کا دلفریب ناچ دیکھتے رہے اور اسکے بعد چلے گئے۔

وسنزو نے ڈیوک اور لیڈی بیٹراٹس کی پیروی کا ارادہ کیا مگر کارافا نے روکا اور کہا۔ وسنزو ٹھہرو - کیا دیوانے ہو گئے ہو۔

وسنزو نے جواب نہین دیا اور اسکا ہاتھ چھڑا کر جلدی سے چلا گیا۔

کارافا - (اپنے دل مین) یہ سخت بیوقوفی کی اب یہان میرا ٹھہرنا ٹھیک نہین ہے نہ معلوم وہ اپنے جوش مین کیا کر بیٹھے۔

کارافا بھی اسکے پیچھے دوڑا مگر لالٹینین زیادہ روشن تھین دوسرے آدمیون کی وہ کثرت تھی کہ چلنا محال تھا تاہم کارافا نے وسنزو کو بہت تلاش کیا - لیکن پتہ نہین ملا۔

اس اثنا مین ڈیوک آف امالفی اور لیڈی بیٹراٹس چمن کے راستون کی طرف چلے مگر لالٹینین بجھی جاتی تھین اور باغ مین تاریکی کا سکہ جمتا جاتا تھا بیٹراٹس کو ڈیوک کی صحبت سے جو ظاہرا آرام معلوم ہوتا تھا وہ اسوقت غیرا

جاتا رہا جب اسنے یہ خیال کیا کہ میرے عاشق
نے مجکو دیکھ لیا اور وہ ڈیوک آف اٹالفی کو پھر
اسی تحقیر آمیز نگاہ سے دیکھنے لگی جس سے
اسکو دیکھنے کی عادی تھی۔

بذات خود ڈیوک کو اس خیال سے بہت
بڑی خوشی اور اطمینان تھا کہ لیڈی بٹیرائس نے
مجمع کے روبرو میرے ساتھ رہ کر مجمع کو اس بات
کا یقین دلا یا کہ اسکو مجھ سے الفت ہے لیکن وہ
یہ نہ سمجھا کہ لیڈی بٹیرائس کس منشا سے اسکے
ساتھ ہے بہر حال اُسنے لیڈی بٹیرائس کی اس
متغیر حالت کا چنداں خیال نہیں کیا وہ ٹہلتے
ہوئے بہت دور پہونچ گئے جہاں کوئی شخص
نہ تھا اور کونٹس واپس چلنے کا اشارہ کرنے
والی تھی کہ وہ یکایک ڈر کر چمن کے کنارے
سے علیحدہ ہٹ گئی۔

بٹیرائس ۔ (سہمے خوف سے) یہ کیا تھا ؟

ڈیوک ۔ (تعجب سے) حسین کونٹس ۔ کیوں ڈرتی ہو

بٹیرائس ۔ (تاریک باغ کیطرف اشارہ کرکے)
وہ درخت کے قریب کون کھڑا ہوا ہے وہ دیکھو
پھر دکھائی دیا۔

اس مرتبہ ڈیوک نے بھی ایک رنگین پوشاک
دیکھی جو ایک لمحہ کے لیے چمکی اور پھر نظر سے
غائب ہو گئی۔

ڈیوک ۔ کوئی مسخرا بہروپیا معلوم ہوتا ہے تم
یہاں کھڑی رہو۔ میں دیکھے آتا ہوں اسنے
اپنی تلوار نکالی اور بڑے حزم و احتیاط کے
ساتھ جنگل میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر میں
نظر سے غائب ہو گیا۔

بٹیرائس نے دیر تک اسکا انتظار کیا مگر وہ
نہ آیا آخر وہ انتظار کرتے کرتے تھک گئی اور
ڈرتی ہوئی محل کو تنہا واپس گئی۔

ڈیوک جنگل میں داخل ہو کر مشکل سے چند
قدم پہونچا ہوگا کہ وہ خوشی سے لوٹ آیا مگر اس
مرتبہ اسکا غرور اسکی بزدلی پر غالب آیا اور وہ
تیزی سے چلا جا رہا تھا کہ کسی شخص نے اندھیرے
میں اسکے ٹیٹوے پر ہاتھ رکھا۔

ڈیوک کا ناطقہ بند ہو گیا اور وہ اس اندھیرے
میں اپنے مخالف کو مشکل سے پہچان سکا اسنے
تلوار چلانے کی کوشش کی مگر مخالف نے اپنے
زبردست ہاتھوں سے چھین کر پھینکدی چنانچہ
وہ اپنی کپتی تلاش کرنے لگا مگر کپتی بھی غائب
تھی اور اسکا ہاتھ صرف اسکے خیالی میان پر پڑا
اسکے سینے میں ایک چھوٹی پستول سا لگ رہی
تھی مگر اسکو محسوس ہوا کہ اسکا بھی پتہ نہ تھا۔
جو شخص اسکو اسطرح پکڑے ہوئے تھا اپنے
دل میں سوچ رہا تھا کہ اب کیا کرنا چاہیے
اگرچہ اس کا مقصد ڈیوک کو ہلاک کرنے کا
بھی ہے مگر یہ ارادہ اسوقت بدل گیا تھا تاہم
وہ ڈیوک کا گلا دبائے رہا اور ایک معمولی کوشش
سے اسکو ایک بچے کیطرح گھسیٹ کر باغ میں

لے گیا لیکن حقیقت یہ تھی کہ ڈیوک کا گلا
گھٹا جاتا تھا اور وہ بچون کی طرح بے قابو اور
ناچار تھا۔ ہر قدم پر تاریکی بڑھتی جاتی تھی لیکن
اس جگہ پہونچکر جہان سے چھوٹا چشمہ خلیج کیطرف
مڑا تھا یکایک روشنی نمودار ہوئی۔ اجنبی نے
گھانس پر اپنا ناگوار بوجھ ڈالدیا اور اسکی تلوار
اور گیتی جو اس سے چھین لی تھی اسکے پہلو کے
قریب رکھ دیا۔ ڈیوک ایک تو پیشتر سے سیاہ
تھا۔ حال کی تکلیف اور غصہ کیوجہ سے اور
سیاہ ہوگیا۔ وہ بڑی مشکلون سے کھڑا ہوا اور
بولا اے او بدمعاش۔ تو جانتا ہے مین کون ہون
مخالف نے اپنا برقعہ اتارکر) ہان جانتا ہون
تو وہ زہریلا سانپ ہے جسنے ساری سرزمین
اٹلی کو ناپاک کر رکھا ہے۔ لیکن تجکو معلوم ہے
مین کون ہون۔

ڈیوک ڈرکر زرد ہوگیا اور بڑی مشکلون
سے وسنزو کا نام اسکے منھ سے نکلا۔

وسنزو نے تلوار کھینچکر) ابتدا مین میرا قصد تھا
کہ تیرا پیشوا ہوکر تجکو مار ڈالون لیکن مجکو یہ گوارا نہ ہوا
ناپسند ہوئی۔ مین تجکو ایسی حالت مین مارونگا
جب تیری تلوار تیرے ہاتھ مین ہوگی۔ لے
تلوار اٹھالے۔ دیکھون تو اپنے کو کیونکر بچاتا ہے۔

ڈیوک اپنے مخالف کا مزاج پہچانتا تھا
اور جانتا تھا کہ میرے لیے کوئی اور راستہ نہین
ہے چنانچہ اسنے گھانس سے تلوار اٹھالی یہ

اسکی عادت مین داخل تھا کہ ہمیشہ یا ہر سیر
مین ہو یا تماشے مین مار ڈالنے والے اور اسکے چند
ہم پیشہ لوگون کو اپنے ساتھ ہر وقت ضرور
رکھتا تھا اور اگر اسوقت اسکو اپنی رہائی کی
کوئی امید تھی تو یہ تھی کہ انمین سے کوئی نہ کوئی
شخص جو اس سے کونش کے ساتھ سرگشت
کرتے وقت بچھڑ گئے تھے ضرور نزدیک ہوگا اور
بلانے سے آجائیگا۔

وسنزو نے ایک پستول دکھاکر جو بھری ہوئی
اپنے بائین ہاتھ مین پکڑے تھا) دیکھ اے نالائق
تو مجکو اس سے قبل ایک مرتبہ دھوکا دے چکا
ہے اگر اس دفعہ دھوکا دیا اور اپنے کمینے
ساتھیون کو سیٹی بجاکر بلایا تو یاد رکھنا اس
پستول سے تیرا بھیجا اڑا دونگا۔

ڈیوک کا چہرہ فق تھا اور بدن کانپ
رہا تھا لیکن اسکا علاج ہی کیا تھا۔ چار و ناچار
لڑنے پر آمادہ ہوا اور تھوڑی دیر تک گھٹا کھٹ
تلوارین چلین اور ڈیوک نے اپنے کو اس خوبی سے
بچایا کہ خود وسنزو کو تعجب معلوم ہوا۔ ہر چند ڈیوک
کو چند مایوسیون نے سخت گھیر رکھا تھا۔ تاہم
اسنے جوان سپاہی کے دو زبردست وار خوب
بچائے اور ہمت باندھکر وسنزو پر حملہ کیا مگر وسنزو
کب چوکنے والا تھا۔ اسنے صرف چند لمحہ مین
اپنے مخالف کے بائین ہاتھ کو سخت زخمی
کرڈالا اور اسکی کلائی سے خون کا فوارہ

روان ہوگیا۔ حالانکہ اسکی طاقت زائل ہوچکی تھی لیکن وہ پھر بھی اپنے کو بچاتا رہا اور وسنرو ایک آخری ضرب مین اسکا کام تمام کرنے والا تھا کہ مارزا کو ایک درجن بھر مسلح آدمیون کو لیکر شور مچاتا ہوا باغ مین سے نکل آیا اور وسنرو کیطرف جھپٹا۔

وسنرو۔ (اس غصہ سے بھرا کر کہ وہ پھر بچ گیا) تو سمجھتا ہے کہ تو پھر بچ گیا!۔

یہ کہکر اسنے جلدی سے پستول سر کی۔ لیکن اتفاق ناگہانی اسکے اور اسکے انتقام کے درمیان ایک مرتبہ پھر حائل ہوگیا اور ڈیوک اپنے زخمی ہاتھ سے بے اندازہ خون نکل جانے سے غش کھا کر گر پڑا اور گولی سنسناتی ہوئی اسکے سر کے قریب سے نکل گئی۔

اُسوقت وسنرو کی تھوڑی سی عقل کام آئی وہ اس بڑی جماعت کے حملہ سے بچنے کیلیے جو ننگی تلوارین لیے ہوے تھی اور وحشیانہ طریقہ سے شور مچاتی تھی بڑھے کشتی گھر کے پھاٹک مین دوڑ گیا اور دروازہ بند کرکے زنجیر چڑھا دی لیکن چونکہ دروازہ نہایت کمزور تھا اور مخالفین اسکو توڑ رہے تھے اسلیے اسنے اپنے چارون طرف دیکھا اور سوچا کہ اب کیونکر جاؤن۔ وہ اس سے قبل کبھی کشتی گھر مین نہین گیا تھا لیکن محاذی جانب ایک چھوٹی کھڑکی دیکھکر اوپر چڑھ گیا اور جون ہی پھاٹک مین مخالفین کے داخل ہونے کی آواز سنائی دی کھڑکی کے باہر کود پڑا۔ اسنے یہ بھی نہ دیکھا کہ کس طرف کودتا ہون اور کیا حال ہوگا اور اسمین شک نہ تھا کہ اگر وہ سیدھا کھڑکی سے زمین پر آرہتا تو اسکی ہڈیاں چکناچور ہوجاتین کیلیے کہ کھڑکی زمین سے پورے ۶۰ فیٹ اونچی تھی لیکن اسکی قسمت اچھی تھی کہ گرتے وقت ایک درخت حائل ہوگیا اور وہ پہلے درخت کی چوٹی پر اور پھر درخت کی چوٹی سے زمین پر آرہا اور گو ایک دو جگہ خراش آگئی لیکن چوٹ مطلق نہ لگی

ا مالفی کا ایک ملازم یہان بھی اسکی تاک مین کھڑا ہوا تھا اور جون ہی وسنرو زمین پر گرا۔ یہ شخص اسکی طرف ایک جست مار کر جھپٹا۔

وسنرو۔ (اسکے خنجر کا ایک وار بچا کر) او کتے تو اپنے مالک سے زیادہ بہادر ہے لیکن تیری قسمت پھوٹی ہے۔

یہ کہکر اسنے اپنی کٹیبی سپاہی کے گلے مین بھونک دی اور وہ اسی جگہ تڑپکر ڈھیر ہوگیا لیکن کشتی گھر سے مجمع کا شور و غل اور چیخ پکار سنائی دیتی تھی اور وسنرو نے بعجلت تمام گنجان جنگل کی راہ لی۔ وہ وہان پہونچکر ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا اور اسکی شاخون مین چھپ رہا اور جسوقت وہ درخت پر چھپا ہوا بیٹھا تھا اسکے مخالف درخت کے نیچے سے گذر کر چلے گئے۔

وہ بڑی دیر تک درخت پر بیٹھا رہا جب شور و غل بالکل بند ہو گیا اور ہر طرف سناٹے کا عالم نظر آیا تو وہ درخت سے اترا۔ اور سورنٹو کیطرف چلا اسنے یہ راستہ اختیار کرتے ہین ایک اندھی تحریک کی پیروی کی اور وہ تحریک یہ تھی کہ خواہ بیٹرائس میری نسبت بدگمان ہی کیون نہو یا میرے ساتھ کیسا ہی سلوک کرے اسکے مکان کے قریب رہنا بہتر ہو لیکن یہ اسکی عین خوش قسمتی تھی کہ اسنے اپنی معشوقہ کے مکان کا راستہ لیا کس لئے کہ تقریباً سو سپاہی اس کی تلاش مین جنگل ہی مین گھوم رہے تھے اور چونکہ عام خیال یہ تھا کہ وہ خلیج نیپلس مین کشتی پر سوار ہو کر چلا گیا ہو اس لئے بہت سی تیز رفتار کشتیان خلیج نیپلس مین چھوڑ دی گئی تھین۔

چودھوان باب

حالانکہ وسنزو اپنے اندرونی رنج اور تکلیفون کی وجہ سے بہت ہی آزردہ خاطر اور پریشان حال تھا لیکن وہ قدم بڑھائے ہوئے برابر چلا گیا اور جون جون آگے بڑھا گنجان جنگل ملا۔ اسوقت سپیدۂ صبح نمودار ہونے والا تھا کہ کتون کے بھونکنے کی آوازون سے معلوم ہوا کہ کوئی قصبہ نزدیک ہو اور اس کا یہ خیال صحیح تھا کہ یہ قصبہ سورنٹو ہو۔ وسنزو کا بدن تھکاوٹ کی وجہ سے چور چور ہو رہا تھا اور اسکی ہمت نہوتی تھی کہ قصبہ مین داخل ہو۔ چنانچہ اس نے بڑی آزردگی سے اپنے گرد دیکھا اور دل سے چاہتا تھا کہ کوئی محفوظ جگہ مل جائے تو تھوڑی دیر بیٹھکر تھکاوٹ دور کر لون۔

آخر اس نے جنگل کے سرے پر ایک کھیت مین گھانس کا ایک ڈھیر لگا ہوا دیکھا اور اس چشمے سے پیاس بجھا کر جو کھیت کے قریب بہتا تھا صاف صاف گھانس نکال کر سونے کے لئے ایک گدا بنایا اور اسپر بے خبر سو گیا۔

جب آنکھ کھلی تو سہ پہر کا وقت تھا لیکن کسی نے اس سے چھیڑ چھاڑ نہین کی تھی اور گو بھوک کی وجہ سے آنتین ٹوٹ رہی تھین لیکن شکر تھا کہ تھکاوٹ بالکل دور ہو گئی تھی۔

ہر چند کہ ہمارا سپاہی محنت اور جفاکشی کا ہمیشہ سے عادی تھا لیکن جبوقت وہ اٹھا اور اپنے گرد دیکھا تو اسکو تنہائی اور تکلیف کا ایک عجیب خیال دامنگیر ہو گیا وہ جانتا تھا کہ نیپلس مین کسی بھیس مین زیادہ عرصہ تک رہنا بیوقوفی ہو اور بیٹرائس کی محبت اور اپنی بہت سی مصیبتین اسکو دونے جوش سے یاد آگئین۔

چونکہ جزیرہ نما جس پر قصبہ کیسلیا اور سورنٹو واقع تھے اسقدر چھوٹا تھا کہ عنقریب ہر باشندے کو امالفی کی طرف سے کافی نگہداشت رکھنے کی ہدایت کر دی گئی تھی۔ اس لئے وسنزو کو کسی کاشتکار کے مکان مین خریداری طعام کے لئے جانے کی جرأت نہوتی تھی اور گو اسکی

جیب روپیہ سے لبالب بھری ہوئی تھی لیکن قحط اس کے بشرے کو اسی یقین سے گھور رہا تھا گویا وہ اس خطے سے باہر ہو جہان غلہ اور میوے کثرت سے میسر نہین آسکتے۔

پس اس نے نہایت افسردگی سے گانون کا ایک چکر لگایا اور اس کے بعد ایوان سورنٹو کو پہونچنے کی غرض سے پھر چل کھڑا ہوا۔ لیکن اگر اس سے دریافت کیا جاتا کہ تو ایوان سورنٹو کو کس غرض سے جاتا ہو تو غالباً وہ خود نہ بتا سکتا کہ مین نے یہ راستہ کیون اختیار کیا۔

راستہ مین یکی نارنگیون کا ایک باغ تھا۔ اس نے اس مین سے بہت نارنگیان توڑین اور سیر ہو کر کھائین۔

وہ ایوان کے قریب پہونچ گیا تھا لیکن جنگل سے باغ مین داخل ہوتے ہوئے ڈرتا تھا۔ آفتاب غروب ہو رہا تھا اور رات ہونے والی تھی وہ اپنے دل مین آہستہ آہستہ سوچ رہا تھا کہ جب مین فلیچ کے قریب پہونچون تو کیا کرون کہ ایک شخص اپنے ہاتھ مین برہنہ خنجر لئے ایک جھاڑی سے نکل کر وسنزو کے سامنے آیا۔ دونون نے اسی وقت ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ یہ شخص بینیڈنٹو تھا اور چونکہ وسنزو اسکو اپنا دوست تصور کرتا تھا اسلئے اسکی ہمت بڑھ گئی۔

وسنزو۔ کہو اسکے بعد کیا کیفیت گزری جب مین نے تمہاری کمک پر آکر مارزانو اور اُسکے سانھیون کو وسنو ڈس کی طرف بھگا دیا تھا۔

بینیڈنٹو۔ (متعجب ہو کر) کیا وہ آپ ہی تھے۔

وسنزو مسکرایا اور اب چونکہ بینیڈنٹو سے چھپانا بالکل غیر ضروری بلکہ خلاف مصلحت تھا اسلئے اسنے اُس لڑائی کے تفصیلی حالات بیان کئے جس مین نیم ہوئے درویش نے اسکو عین موقع پر مدد دی تھی۔

بینیڈنٹو یہ معلوم کر کے پھولے نہ سمایا کہ وہ اس نمایان خدمت کے لئے اس نامعلوم درویش کے بجائے وسنزو کا ممنون ہو جس سے دوبارہ ملنے کی کوئی امید نہ تھی اور اس نے نہایت منت سے اپنے محسن کی موجودہ مایوسانہ اور پریشان حالت کا سبب دریافت کیا۔ وسنزو نے اسوقت سے اپنے واقعات کی مفصل تاریخ بیان کی جب اُسنے بینیڈنٹو کو مارزانو کے حملہ سے بچایا تھا اور کوئی واقعہ نہ چھوڑا بلکہ ڈانیلا کی کارروائی کا خاصکر ذکر کیا۔

یہ سنکر جوان ڈاکو کی پیشانی پر شکنین پڑ گئین اور آنکھین غصہ سے سرخ ہو گئین۔

بینیڈنٹو۔ اگر ہمارے بھائیون مین یہ بات افشا ہو گئی کہ ڈانیلا نے اپنی ذاتی غرض رفع کرنے کے لئے بھی اماآلفی سے سازش کی تو ڈانیلا کی بھی خیریت نظر نہین آتی ہو۔ وہ حسین اور سردار ہوا کرے لیکن ہمسے یہ نہین دیکھا جا سکتا کہ ہم اپنے جانی دشمن کا ساتھ دین۔ دیکھ لینا کچھ دلبر ڈالا

ہی اسکے خون کا پیاسا ہو جائے گا بلکہ کوئی ڈاکو
اسکو معاف نہین کریگا۔
اس نے ایک لمحہ تامل کیا اس کے بعد وسنزو
سے دریافت کیا کہ آپ نے آیندہ کے لیے کیا تدبیر
سوچی ہین۔
وسنزو۔ کیا بتاؤن کچھ سمجھ مین نہین آتا جب
تک یہ جھگڑا فرو نہو جائیگا مجکو نیپلس جانے کی
جرأت نہو گی۔ سارا شہر میرے خون کا پیاسا ہوگا۔
خود کونٹ سورنٹو جو سامنے کے ایوان مین رہتے
ہین میرے جانی دشمن ہین اور یہان سے نیپلس تک
ہر کاشتکار اور ہر چرواہا مالفی کا طرفدار ہے۔
بینڈٹو۔ یہ بات غلط ہے۔ ایک شخص ہے جو
میرا مخالف نہین ہے مین جب سے یہان آیا ہون
اسی کے مکان مین قیام کرتا ہون اور وہ بانڈیوالو
کے تجھ ایسے دوست کو پناہ دینے اور خاطرداری
کرنے مین ہرگز دریغ نہ کریگا۔ آؤ چلو۔ وہین چلین۔
وسنزو نے اس برمحل مدد کو خوشی سے قبول
کیا اور بڑا اطمینان حاصل ہوا۔
وسنزو۔ (گنجان جھاڑی سے خلیج کی طرف
جاتے وقت) بینڈٹو تم اپنے مقید ساتھیون
کو چھڑانے مین کامیاب ہوتے یا نہین۔
ڈاکو نے اپنا سر ہلایا اور کہا۔ در ہان کچھ کچھ امید
ہے ایوان مین ایک لڑکی رہتی ہے جو لیڈی بیٹرائس
کی خاص خدمتگار ہے۔ مجھ سے اس لڑکی سے
دوستی ہے اور اُسکے ذریعہ سے براہ راست
نامہ و پیام آتے جاتے ہین۔ ابھی تک مجکو
اُن سے ملنے کا کوئی موقع نہین ملا ہے۔ سنتے ہین
کہ اُن کو چند ہفتے مین پھانسی دیجائیگی وہ اس
تقریر پر خود ایسا موثر ہوا کہ اسکے سیل سرشک
روان ہو گئے اور اُسکے ساتھی نے مصمم ارادہ
کیا کہ اب یہ ذکر نہ چھیڑونگا۔
اب بینڈٹو کے دوست کا وہ جھونپڑا نظر آیا جو
بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔ اُنھون نے ایوان کو
پیچھے چھوڑ دیا تھا اور جنگل کے نہایت تاریک
اور گنجان درے مین داخل ہو رہے تھے۔ اس
درے کے وسط مین اسکے دوست کا جھونپڑا تھا
یہان سے سمندر بالکل قریب تھا۔ اور جھونپڑے
اور سمندر کے درمیان زیتون کے درختون کا
ایک چھوٹا باغ حائل تھا وسنزو کو یہ دیکھکر
سخت تعجب معلوم ہوا کہ ایوان سورنٹو کے
خوشنما باغات اور غیر مزروعہ کھیتون کے اسقدر
قریب ایسی بدنما اور سنسان جگہ ہے لیکن
چونکہ بینڈٹو نے اسکے متعلق کوئی امر نہین
بیان کیا اس لئے اس نے بھی کچھ نہ پوچھا جس
شخص نے اُن کے داخلہ کے لئے جھونپڑے کے
دروازے کھولے ایک بڑا معمر شخص تھا اور
اسکے زرد مرجھائے ہوئے گال اور سفید چاندی
سے بال یہ ظاہر کرتے تھے کہ وہ کوئی فلاکت
زدہ شخص ہے اور اس نے مدتون تکلیفین اور
رنج سہے ہین۔ اس نے بینڈٹو کا بطور مالک

قدیم دوست کے خیر مقدم کیا اور جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ وسٹنرو بلڈیوالو کا دوست ہے تو اُسکے ساتھ بھی نہایت مودبانہ پیش آیا۔

صاحب خانہ (شیرین آواز مین) مہربانی فرماکر تشریف رکھئے۔ میرے پاس جو کچھ موجود ہے وہ سب آپ کے لئے حاضر ہے۔

وسٹنرو نے تہ دل سے بڈھے کا شکریہ ادا کیا اور نہایت خوشی سے ایک تپائی پر بیٹھ گیا اس مکان کا اندرونی حصہ ظاہر مین بھدا اور بدنما تھا لیکن باطن مین ایسا آرام دہ تھا کہ اسکے بڈھے اور متفکر مالک کی ذات سے ایسی اُمید نہ تھی حالانکہ رات سرد نہ تھی لیکن آتشدان مین تھوڑی سی لکڑی کی آگ روشن تھی جس سے مکان مین ایک قسم کی رونق ہویدا تھی۔ کھانے پینے کی میز مین بھی ترتیب سے لگی ہوئی تھین اور مکان کی حالت اسکے مالک کی حیثیت کے خیال سے بہت اچھی تھی۔

وسٹنرو اور بنیڈٹو کو بیٹھے ہوئے دیر نہین ہوئی تھی کہ صاحب خانہ نے اس بڑی میز پر جو کمرے کے وسط مین رکھی ہوئی تھی بہت سا کھانا چن دیا اور کئی قسم کی شرابین لاکر پیش کین۔ وسٹنرو اور بنیڈٹو دونون بھوکے تھے اور دونون نے خوب سیر ہوکر کھانا کھایا۔ اس کے بعد وہ مکان کے ایک حصہ مین جس مین شفاف پیال بچھی ہوئی تھی سو رہے اور دن کی ساری تھکاوٹ اور تکلیفین بھول گئے۔

اس بڈھے کا نام گبوٹو تھا۔ وسنزو نے کئی دن تک گبوٹو کے مکان اور گرد و نواح مین قیام کیا۔ مگر وہ سخت حیران تھا۔ کہ اس قیدخانہ مین کب تک اپنی عمر کاٹیگا اور اگر زیادہ دنون تک یہان رہنا پڑا تو اسکا کیا حال ہوگا۔ اس مصیبت مین ایک یہ بھی مصیبت شریک ہوگئی تھی کہ وہ اپنے دوستون سے کسی قسم کی اطلاع نہین پاسکتا تھا اور چونکہ قرب و جوار کے کاشتکارون سے گفتگو کرنے مین بھی دقت تھی اسلیئے یہ نہین معلوم ہوسکتا تھا کہ اس کی غیبت مین نیپلس مین کیا ہوا۔ ایک دن بنیڈٹو اسکے پاس بہت خوش آیا۔ اُسنے اپنے دوست یعنی لیڈی بیٹرائس کی خادمۂ خاص سے سُنا تھا کہ دونون قیدیون کے پاس آلۂ نقب پہونچ گئے ہین اور وہ جیلخانہ کی دیوارون کو چھلنی کرنے مین مصروف ہین اور امید ہے کہ نیپلس کو پھانسی کی غرض سے بھیجے جانے سے پہلے بھاگ جائینگے۔ وسنزو بنیڈٹو کی خوشی مین شریک ہوا اور چونکہ اسنے بیان کیا کہ میری رخصت کا زمانہ عنقریب ختم ہوگا اس لئے وسنزو نے تجویز کی

کہ اگر ممکن ہو تو بنیڈٹو اپنی آشنا کے ذریعہ سے لیڈی بیٹرائس سے ملے۔ اسکو ڈانیلا کی دغابازی سمجھائے اور وسنزو سے ملاقات کی

اجازت کرنے کی ترغیب دلائی تاکہ وہ اور زیادہ حالات بیان کرسکے۔

اس تجویز کا جواب دینے کے قبل ڈاکو نے تامل کیا کس لئے کہ اگر اسنے تجویز قبول کرلی اور مقصد پورا نہوا تو صرف وسنزو ایک خطرناک حالت مین مبتلا ہوجائیگا بلکہ اسکے سپاہیون کو بھی قید سے رہا ہونے کا موقع نہ ملیگا۔ اسنے چند لمحہ تامل کیا اسکے بعد زور سے وسنزو کا ہاتھ دباکر ہمکلام ہوا۔

بنیڈٹنٹو۔ جبکہ آپ نے میرے ساتھ اتنا سلوک کیا کہ اپنی جان کو خطرے مین ڈال کر مجکو رہا کرایا تو یہ کسی طرح پر شایان اور مناسب نہین ہے کہ مین آپکی خدمت کرنے سے انکار کرون بلکہ مین اپنے اسقدر تامل کی بھی معافی مانگتا ہون اور آپ کو یقین دلاتا ہون کہ خواہ دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے بن آپ کا یہ کام انجام دونگا۔

وسنزو۔ (غرور سے) بنیڈٹنٹو۔ اگر تو یہ سمجھکر کہ مین نے تیری خدمت کی میری مدد پر آمادہ ہے تو مین تیری مدد کا طالب نہین ہون۔ مین کچھ احسان رکھنے کے لئے طاقتور کے خلاف کمزور کا ساتھ نہین دیتا ہون بلکہ تقتضائے انسانیت اور جوانمردی سمجھکر ایسا کرتا ہون۔

بنیڈٹنٹو۔ اچھا یہ تو یہ سمجھو کہ مین بلڈیوالو کی خاطر تمکو مدد دیتا ہون کیونکہ وہ آپکو اپنا حقیقی دوست سمجھتا ہے اور یہ بھی نہین تو اس محبت کا سبب سمجھئے جو مجھ غریب بنیڈٹنٹو کو آپ سے ہے۔

وسنزو۔ ہان یہ بات منظور ہے۔

دوسرے دن صبح کو ڈاکو ڈن کالنفنٹ مالی کا بھیس بدلکر نوکری کی تلاش مین ایوان حونٹو کو روانہ ہوا۔ یہ دن ہمارے ہیرو کو بہت کھلا چونکہ وہ اپنے قاصد کو واپس آتے ہوئے دیکھنے کا حد درجہ شایق تھا اس سے گیونٹو کا مکان چھوڑا نہ گیا اور جنگلی درسے کے اوپر نیچے ٹہلتا رہا کئی گھنٹے پے در پے گذر گئے لیکن قاصد کی واپسی کے کوئی آثار نظر نہ آئے اور وہ اپنی بے تابی اور بے صبری کی وجہ سے عنقریب دیوانہ ہوگیا۔

آخر اُسنے جھاڑیون مین ڈاکو کے قدمون کی سرسراہٹ سنی اور جسوقت اسنے نووارد کے چہرے سے اُمید اور کامیابی کے آثار پائے اسکا چہرہ کھل اُٹھا اور وہ خوشی کا ایک نعرہ بلند کرکے اسکی طرف بڑھا۔

بنیڈٹنٹو (وسنزو کی متفکر صورت دیکھکر) اب تو خوش ہوجائیے۔ لیڈی بیٹرائس نے مجھ سے ملنے کا وعدہ کرلیا اور مجھمین اُنمین سمندر کے قریب ٹوٹے ہوئے گرجا مین ایک گھنٹے سے زیادہ گفتگو رہی۔

وسنزو (نہایت بے صبری سے) کیون بنیڈٹنٹو کیا وہ مجکو معاف کردیگی۔ کیا مجھ سے ملیگی۔

بنیڈٹنٹو۔ ہان۔ ہان۔ اس لحاظ سے آپ خاطر جمع رکھئے (ایک افتادہ درخت کی شاخ پر بیٹھکر) اب مین اپنا قصہ سناتا ہون لیکن

ان بیشمار دقتون کا اعادہ کرکے جو مجکو اس کا پیغام پہونچانے مین لاحق ہوئین آپکی بے صبری نہین بڑھاؤنگا لیکن خدا گواہ ہی کہ ان دقتون کا کوئی شمار نہ تھا اور ایسی سخت تھین کہ مین بیان نہین کرسکتا ۔میرا مالی کا بھیس اس شبہہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا کہ اگر مین منت سماجت نہ کرون تو مہتمم ایوان میرے پیچھے اپنے شکاری کتے دوڑا دے ۔ قصہ مختصر شریف لیڈی نے کہلا بھیجا کہ مین لوٹتے ہوئے گرجا مین تم سے ملونگی ۔ وہان میرا انتظار کرنا ۔مین بڑی دیر تک صبر کیے بیٹھا سا ۔لیکن مجکو اس صبر کا پھل مل گیا ۔اسلیے کہ اسکے حسن عالمتاب سے سارا ویرانہ منور ہوگیا لیکن اسکا چہرہ زرد تھا اور جب اُسنے سُنا کہ مین براہ راست آپکے پاس سے آیا ہون تو نہایت خشمگین ہوئی ۔میری بات سننے سے انکار کرتی تھی اور ایک مرتبہ ویرانہ کو پھر تاریک کرکے چلی جانے والی تھی لیکن مین اسکے قدمون پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑکر عرض کی کہ وہ میری ایک بات سُن لے پھر جاہے چلی جائے ۔ آخر وہ راضی ہوئی جسوقت مین ڈانیلا کی کل کارروائیون کا ۔نی رنی حال سنا رہا تھا تو یقین جانیے گا کہ اسوقت لیڈی بیٹرائس کے چہرے کی وہ کیفیت تھی جو مین عمر بھر نہ بھولونگا پہلے تو اسکو یقین ہی نہیون آتا تھا لیکن جب مین نے واقعات سنائے تو اُسکو میرے بیان پر اعتبار آیا ۔اسکے بعد وہ اس رحم آور طریقے سے رونے

اور سسکیان بھرنے لگی کہ میرا دل خود بھر آیا اور مجھ سے اسکی طرف دیکھا نہ گیا ۔

وسنزو ۔ (بچھوے نہ سماکر) کیا اُسنے مجھ سے ملنے کے لیے کہا ہی؟

بلینڈنٹو ۔ ہان ۔اسنے آپ سے ملنے کو کہا ہی اور آج ہی شب کو آپ سے بھی اسی جگہ ملیگی ۔لیکن آپ کو تنبیہ کردی ہی کہ ضرور حزم و احتیاط برتیے گا ۔ کس لیے کہ ماتفی آپکی تلاش مین سارا نیپلس چھان چکا ہی اور چونکہ اسکو اس بات کا شبہہ ہی کہ آپ اسی قرب وجوار مین رہتے ہین اسلیے اُسنے ہر جگہ یہان بھی چوکی پہرے بٹھا دیے ہین ۔

وسنزو ۔ (نہایت سرگرمی اور جوش سے) خدائے پاک اس کو خوش رکھے ۔ وہ کچھ اور بھی کہتی تھی ۔

بلینڈنٹو ۔صرف یہ پوچھا تھا کہ کیا وسنزو کی ملازمت مین کبھی ایک شخص مسمی گیوسپ بھی رہا ہی مین نے جواب دیا کہ مجھے نہین معلوم ہی ۔

وسنزو ۔ (تعجب سے اپنے دل مین) گیوسپ ہان ہان یاد آیا ۔جب ڈانیلا خواص بنا کرتی تھی تو یہ نام اختیار کرتی تھی ۔ ہائے ظالم ۔ تو نے مجکو تباہ کرنے مین کوئی پہلو نہ چھوڑا ۔

وسنزو نے ڈاکوؤن کے لفٹنٹ کا ہاتھ پکڑا اور اسکی اس خدمت کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا ۔

بلینڈنٹو ۔ یہ کوئی خدمت نہ تھی ۔ آپ اس سے زیادہ خدمت کے مستحق ہین ۔ مجھے امید ہی کہ

بلنڈلو الو کو بھی بہت جلد جا کر یہ کل حالات سناؤنگا۔ اور جونہی آپکی ملاقات کا نتیجہ معلوم ہوگا فوراً مانٹی کارلو نیو کو روانہ ہو جاؤنگا۔
وسنزو کے لئے باقی ماندہ دن پہاڑ سے زیادہ سخت تھا۔ اسکو ایک ایک لمحہ ایک ایک برس معلوم ہوتا تھا اور رہا لانکہ وہ ہر طرف سے خطروں مین گھرا ہوا تھا تاہم وقت مقررہ سے بہت قبل اس ٹوٹے ہوئے گرجا مین جا کر بیٹھ گیا جو سمندر کے نزدیک واقع تھا۔
اسوقت تارے چھٹکے ہوئے تھے لیکن جبوقت وہ گرجا کے سبز فرش پر بے صبری سے ٹہل رہا تھا اور بار بار مشرق کی طرف دیکھتا جاتا تھا تو ویرانے اور اُسکے قرب مین ایک عجیب قسم کی مایوسی اور تاریکی چھائی ہوئی تھی۔
آخر ماہتاب عالمتاب نے بادام کے درختون مین سے اپنی سفید صورت دکھائی اور وسنزو نے ایک عاشقانہ جوش سے اس کا خیر مقدم کیا۔ لیکن بیٹرائس اب تک غائب تھی ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن پھر بھی نہ آئی۔ آخر جب اسکا جامۂ صبر چاک ہونے لگا تو اُسنے باغ مین قدمون کی آہٹ سُنی اور سفید برف سی گون (پوشاک) چمکتی ہوئی نظر آئی اور ایک لمحہ مین عاشق و معشوق ملے اور لیڈی بیٹرائس اس کے سینہ مین اپنا سر ڈالکر پھوٹ پھوٹ کر روئی۔
بعض اوقات گفتگو بہ نسبت خاموشی کے زیادہ شیرین معلوم ہوتی ہے اور یہ وہی وقت تھا۔ کچھ دیر تک دونون نہ بول سکے لیکن اس خاموشی مین بھی وہ لطف و سرور تھا کہ بیان مین نہین آسکتا آخر وسنزو نے ٹوٹے پھوٹے جملون مین یہ تقریر کی۔
وسنزو۔ پیاری بیٹرائس۔ میرا دل بھرا تا ہے بولا نہین جاتا لیکن یہ بتاؤ تو نے مجھے معاف بھی کیا یا نہین۔
بیٹرائس۔ (ذلکنت کرتے ہوئے) پیارے عاشق مین کس قابل ہون کہ تجکو معاف کرسکون۔ ہائے کمبخت ڈانیلا نے کیا ظلم ڈھایا۔
وسنزو۔ خیر۔ لیکن مین بھروسہ کرتا ہون کہ اب اسکا مکر و فریب ہمکو کبھی جدا نہ کرسکیگا۔
بیٹرائس۔ لیکن پیارے وسنزو۔ تیرے مصنوعی خواص گیوسپ نے تیرے بارے مین مجھ سے بڑی بڑی شرارت آمیز باتین کہی ہین۔ جوان سپاہی نے بیٹرائس کی زبانی ڈانیلا کے دروغ و کذب کا پورا سلسلہ سُنا اور سخت متعجب ہوا لیکن جب کونٹس کو معلوم ہوا کہ ڈانیلا اور خواص ایک ہی تھے تو وہ بھی سخت متعجب ہوئے۔
بیٹرائس۔ (نرمی سے وسنزو کا ہاتھ دبا کر) خدا تیری زبان کو برکت دے۔ اب اس مکارہ کی چالبازیان ہم تمکو کبھی جدا نہ کرسکینگی۔
اتنے مین جنگل سے تیز قدمون کی آواز سنائی دی لیڈی بیٹرائس چونک کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور چیخ مار کر بولی۔ وسنزو۔ للتہ جان بچا کر بھاگ جا۔ ہائے دشمنون کو خبر ہوگئی۔

اب وسنزد کو یقین ہو گیا کہ میرا خیال صحیح تھا۔ اگر اسکے پاس کیسے ہی بھدے اور کند آلات ہوتے تو وہ بہت خوشی سے اپنی طرف کی دیوار توڑنے مین مدد دیتا مگر اُسکے پاس بدقسمتی سے کوئی آلہ نہ تھا اور وہ مایوس اور مجبور ہوکر پھر فرش پر پڑ رہا اُسکا تعجب ان آوازون کو سنکر بڑھتا گیا جو روز بروز زیادہ تیزی اور صفائی سے سنائی دینے لگین آخر ایک دن شام کو ایک بڑا پتھر چٹک کر اسکی کوٹھری مین گرا اور اُسکی خاک اُڑکر کوٹھری مین بھر گئی۔ اس پتھر کے ٹوٹنے سے دیوار مین اتنا بڑا چھید ہو گیا کہ ایک آدمی آسانی سے آ جا سکتا اور دونون شخص اپنے ہاتھون مین آلہ نقب لئے ہوے یکے بعد دیگرے چپکے سے چلے آئے

ان لوگون کے جسم پر خاک پڑی ہوئی تھی اور اُنکی وحشیانہ آنکھون اور زرد چہرون اور خاک آلود بالون سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بہت دنون کے قیدی ہین۔

ایک شخص (جو زیادہ لمبا تھا) کیا واہیات غلطی کی۔ جس دیوار مین سوراخ کرنا تھا اُسمین تو نہ کیا اور اس مین سوراخ کیا جسمین سوراخ کرنے سے کوئی فایدہ نہوا ہم جیسے پہلے قید تھے ویسے ہی اب بھی قید ہین۔

اُسکے ساتھی کو بھی یہی مشکل محسوس ہوئی اور وہ مایوس ہوکر کوٹھری کے فرش پر گر پڑا اور اپنا سر دیوار سے ٹکرانے بال نوچنے اور آہ وزاری کرنے لگا۔

وسنزد نے انکو دم دلاسا دینے کی کوشش کی اور گو اُن کی ہمتین چھوٹی ہوئی معلوم ہوتی تھین مگر بڑی مشکلون سے اُنکو کچھ کچھ ڈھارس ہوئی

وسنزد۔ (خاص کر بڑے کی طرف مخاطب ہوکر) تمھارے نام سیس اور فرڈ ہنڈ ہین نا؟ اور تم مانٹی کا رونیون کے ڈاکوؤن مین ہو۔

اُنھون نے ایک لمحہ تک اسکو بڑے تعجب سے دیکھا۔ اس کے بعد چھوٹے ڈاکو نے یکایک وسنزد کا ہاتھ پکڑا اور کہا۔

چھوٹا ڈاکو۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ مین نے تجکو بلڈیوالو کے ساتھ دیکھا ہے۔

چھوٹے اور بڑے ڈاکو نے اسکو پھر غور سے دیکھا اور پہچانا۔ وسنزد نے مختصر طور پر اپنی گرفتاری کے حالات سنائے اور ڈاکوؤن نے اپنی مصیبتون کا دردناک قصہ سنایا۔

سیس۔ (جو بڑا ڈاکو تھا) افسوس! ہمنے کئی دن اور کئی رات چوہون کی طرح اس دیوار مین چھید کیا اور سمجھے تھے کہ اس چھید کرنے سے متبرک [illegible] کی صورت دیکھین گے لیکن ہم تو ایک کوٹھری سے نکلکر دوسری کوٹھری مین پھنس گئے غنیمت ہے کہ اس کوٹھری مین تھوڑی بہت ہوا اور روشنی آتی ہے۔ وہ تو بالکل تاریک تھی ورنہ ہم ایسی غلطی نہ کرتے آہ اب ایسی دوسری کوشش محال ہے

فرڈینڈو۔ اب کیا ہوتا ہے۔

وسنزو۔ تاہم حالانکہ ہم لوگ فرداً فرداً مُردہ ہیں لیکن مجموعی طور پر بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

سیس اور فرڈینڈو نے اپنے سر ہلائے۔

وسنزو۔ (اصرار سے) تمثیلاً ایسا کیون نکرین کہ ہم سب داروغہ کی تاک مین لگے رہین۔ اور جو ہین وہ روٹی اور پانی لیکر کوٹھری مین داخل ہو یکبارگی جھپٹ پڑین۔

سیس۔ (رنج سے) آپ کو اس قیدخانے کی کیفیت نہین معلوم ہے۔ تو وجہ کیا کہ جب آپ یہان لائے گئے تو آپ کو ہوش نتھا اس زندان کا یہ حال ہے کہ یہان عمر بھر چکر لگایا کیجے باہر نکلنے کا راستہ ہی ملنا مشکل ہے۔ آخر ایک دن اس سیاہ کوٹھری مین جان دینا اور ان بیرحم چوہون کی غذا بننا ہے۔

اس نے یہ کہتے وقت منجملہ بہت سے چوہون کے جو فرش پر دوڑ رہے تھے ایک چوہے کے زور سے لات دی اور ہمکلام ہوا۔

سیس۔ علاوہ برین ایک گارد ہمیشہ داروغہ کے ساتھ رہتا ہے اور جب وہ کوٹھری مین داخل ہوتا ہے تو گارد باہر رہتا ہے مین نے اور فرڈینڈو دونون نے اپنی آنکھون سے انکی کاربنین چمکتی ہوئی دیکھی ہین۔

فرڈینڈو (جو اپنے گھٹنون مین سر دیے بیٹھا تھا اور مایوسی سے پورا مغلوب ہو رہا تھا)

سچ ہے۔ سچ ہے۔

ڈالوزن کے رنج کو وسنزو سے یہ سنکر اور ترقی ہوئی کہ ہینڈیٹو اسکی گرفتاری کی صبح کو مانٹی کار دینو کو واپس گیا لیکن سب کی ہمتین اس بات سے بڑھ گئین کہ تینون شخص مبتلائے رنج و مصیبت تھے۔

فرڈینڈو۔ یہ تو ہمین امید ہے کہ ہم کسی نکسی دن ضرور سپرد جلاد کئے جائینگے لیکن جب تک دم مین دم باقی ہے ایک دو گھنٹہ ساتھ ہی بیٹھکر کاٹنا اچھا ہے۔

وسنزو۔ مین نے سُنا ہے کہ یہ کمبخت جلاد نیپلس سے بلایا گیا ہے۔

سیس۔ جب جان نکالنے کے کل سامان اسی جگہ موجود ہین تو وہان سے بلوانے کی کیا ضرورت تھی۔

وسنزو چونک پڑا اور دہشت کی ایک سنسناہٹ اسکے سارے بدن مین پیوست ہوگئی۔

سیس۔ بیت الاذیت تو ہماری کوٹھری سے بالکل ہی نزدیک ہے مین نے اور فرڈینڈو نے مختلف اوقات مین رونے اور چیخنے کی آوازین سنی ہین۔

فرڈینڈو۔ اسمین ذرا بھی جھوٹ نہین ہے۔

وسنزو۔ مین خیال کرتا ہون کہ امالفی نے جس کا ذاتی قیدخانہ غیر محفوظ سمجھا جاتا ہے ان قیدخانون کے استعمال کی کونٹ سورنٹو سے

اجازت لے لی ہوگی اور یہی سبب ہے کہ وہ اپنی تفریح کے لئے غریب قیدیون کو اذیت پہونچایا کرتا ہے۔ بہر نوع یہ بات غلط نہین ہے کہ قیدی مختلف اوقات مین شکنجون مین کھینچے جاتے ہین یا کسی اور طور پر اُنکو تکلیف پہنچائی جاتی ہے۔

اب وسنزو کے دل کی جو کیفیت تھی وہ سابق کے بہ نسبت بالکل برعکس تھی اُسکو پورا یقین ہوگیا کہ میرا رقیب اپنا کینہ نکالنے اور انتقام لینے مین کوئی تدبیر باقی نہ چھوڑیگا۔

اس وقت رات بڑھتی جاتی تھی اور ڈاکوؤن نے اپنی کوٹھری کو واپس جانے کا قصد کیا۔ اُنھون نے فرش سے کوڑا کرکٹ اور خاک دھول صاف کردی اور وسنزو سے ملتجی ہوئے کہ جب ہم اپنی کوٹھری مین چلے جائین تو جس مقام پر یہ پتھر رکھا تھا اسی جگہ رکھ دینا چنانچہ انھون نے یہ کہہ کے وسنزو کو سلام کیا اور واپس آنے کا وعدہ کرکے چھپکلی کی طرح اپنی کوٹھری مین رینگ گئے۔

وسنزو اس قدر کمزور ہوگیا تھا کہ مشکل سے بھاری پتھر اٹھا سکتا تھا لیکن آخر مین کامیاب ہوا اور پتھر رکھکر پیال کے بچھونے پر لیٹ گیا۔

قید خانہ کی مصیبت کے دستور العمل مین کئی دن تک کوئی غیر معمولی تبدیلی نہین ہوئی لیکن وہ ایک دن شام کے قریب پتھر کھسکنے سے فوراً جاگ اٹھا اور ایک لمحہ بعد سیس کو اپنے پاس کھڑا ہوا پایا اس کے پیرون مین لغزش طاری تھی آنکھین اپنے خانے سے نکلی پڑتی تھین اور اس کی عام حالت ایسی قابل ترس تھی کہ دیکھنے سے ڈر پیدا ہوتا تھا۔

وسنزو۔ (زرد ہوکر) سیس۔ کیا ماجرا ہے۔ بول تو سہی تجکو خدا کا واسطہ ہے۔

اس وقت سیس کا ہر عضو کانپ رہا تھا بڑی مشکل سے اس نے کہا۔ وہ فرڈینڈ گیا وہ لوگ لے گئے"۔

وسنزو۔ کہان؟

سیس (خوف سے دیوانہ ہوکر) ہان۔ ہان گیا۔ وہ لے گئے۔

وسنزو۔ بھائی۔ ہمت نہ ہارو کچھ کہو تو۔

سیس۔ جلاد پکڑ کرلے گئے۔ اب اس کو بری طرح مارینگے اور ہم کو دیکھنے کے لئے مجبور کرینگے۔

وسنزو۔ ناممکن ہے۔

سیس۔ نہین۔ نہین۔ [illegible] نہین ہے۔

وہ مایوس ولاچار ہوکر اُسی سوراخ سے اپنی کوٹھری کو چلا گیا۔

وسنزو سخت حیران تھا کہ باقی ماندہ ڈاکو کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا کہ اہلکاران

قیدخانہ اور قیدیون کو پھانسی دیکھنے کے لئے مجبور کرینگے لیکن اسکوسیس کی صداقت کا بہت جلد ثبوت مل گیا۔ اس کو سوراخ کے منھ پر پتھر رکھے دیر ہوئی تھی کہ اسکی کوٹھری کا دروازہ کھلا اور داروغہ نے اپنی صورت دکھائی۔ اس کے ہمراہ تین شخص تھے یہ تینون شخص یکسان پوشاک پہنے ہوئے تھے ان کے چہرون پر برقعے تھے اور وہ کاربینون سے مسلح تھے۔

انھون نے وسنزو کو اٹھنے کے لئے کہا وسنزو فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی بیڑیان اُتار لی گئین اور گارد کے ہمراہ چلنے کے لئے کہا گیا وہ اس کو چند بیچدار بالاخانون سے ہوتا ہوا ایک رات کی طرح سیاہ تہخانے لے گئے۔ مگر چونکہ مشعلین ان کے ساتھ تھین اس لئے چلنے مین کوئی وقت نہ تھی۔ وہ بہت جلد ایک نیچی لیکن وسیع کوٹھری مین داخل ہوے اور وسنزو کو ایک نظر مین معلوم ہو گیا کہ یہی بیت الاذیت ہے۔ اُس سے اور غریب قیدیون کے ساتھ بیٹھنے کے لئے کہا گیا جو صورت و شکل مین اس سے زیادہ مصیبت زدہ معلوم ہوتے تھے۔ یہ لوگ کمرے کے سرے پر ایک صف مین بیٹھے ہوئے تھے۔ وسنزو کے سب سے قریب سیس تھا جو اس شدت سے کانپ رہا تھا کہ اس سے زمین پر قدم نہین رکھا جاتا تھا

باقی ماندہ دیوارون کے گرد گارد کے بہت سے لوگ تھے یہ سب برقعے پہنے ہوئے تھے اور کسی کے ہاتھ مین کاربین اور کسی کے ہاتھ مین بھالے اور برچھیان تھین۔ وسط کمرہ مین ایک مشعل روشن تھی اور یہی مقام تھا جہان آلۂ اذیت یعنی شکنجہ رکھا ہوا تھا۔ اس شکنجہ مین غریب فرڈیننڈو برہنہ کر کے چت لٹا دیا گیا تھا۔ اسکی آنکھین بند تھین اور پلکون کی اتفاقیہ جنبش اور سینے کی حرکت سے تو یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ابھی لاشہ نہین ہوا لیکن باقی صورت صاف کہتی تھی کہ اس مین اور مردہ مین کوئی فرق نہین ہے۔

فرڈیننڈو کے قریب ایک جلاد کھڑا تھا اور اس کے ہاتھون مین اس جہنمی کل کو کڑا کرنے اور دبانے کے آلات تھے اسکا چہرہ تو برقعے سے چھپا ہوا تھا لیکن بھاری بدن کمر تک کھلا ہوا تھا اس کے پٹھے بڑے زبردست تھے اور ڈیل ڈول کا ایسا تھا کہ پورا دیوزاد معلوم ہوتا تھا۔ چند منٹ تک تو عجب سناٹا رہا۔ اس کے بعد گاردین سے ایک نے جو تلوار لئے تھا اور گارد کا کپتان معلوم ہوتا تھا ایک پست قد فربہ اندام شخص کو جس کے کان مین ایک قلم اور پیٹی مین ایک دوات لٹک رہی تھی شکنجہ کے پاس جانے کا اشارہ کیا۔ وہ کپتان کا اشارہ پاتے ہی شکنجہ کے قریب گیا اور مظلوم

قیدی سے جو شکنجہ مین چت پڑا ہوا تھا ایک ایسی آواز مین جو بھاری برقعے کی وجہ سے بھوت کی سی آواز معلوم ہوتی تھی اس طرح ہمکلام ہوا۔ "قیدی - ہم ان دنون ڈاکوؤن کے قلعہ مانٹی کارو بیو پر چڑھائی کر رہے ہین ہمارے حضور شہزادہ اماتلفی کا حکم ہی کہ تو ہماری فوج کا رہنما بن اور اسکے ساتھ چلکر قلعہ کا راستہ بتا تجھے منظور ہی یا نہین۔

حالانکہ اسکو دسنزو نے کئی بار مایوسی کا شکار ہوتے دیکھا لیکن مظلوم ڈاکو نے اصلی جراءت ظاہر کی اور آنکھ کھول کے صاف طور پر جواب دیا "نہین"

مستفسر نے جلاد کو اشارہ کیا جس نے شکنجے کا پیچ جلدی سے گھما دیا۔ قیدی کے منھ سے صرف ایک آہ نکلی اور آہنی کل جس مین وہ مضبوط بندھا تھا ایک بالشت لمبی ہوگئی اور قیدی کا ہر عضو بدن جکڑ گیا۔

اس سے ایک مرتبہ پھر یہی سوال کیا گیا مگر اس نے پھر انکار کیا لیکن وہ اس مرتبہ سابق کی طرح باواز بلند نہ کہہ سکا۔

مستفسر نے جلاد کو دوسرا اشارہ کیا کل کا پیچ پھر کسا گیا اور یہ بدنصیب قیدی ایک ناممکن البیان تکلیف سے چلا اٹھا سوال کا اعادہ کیا گیا - لیکن اس وقت قیدی کی نہایت خوفناک حالت تھی اسکا سارا بدن کانپ رہا تھا آنکھین نکلی پڑتی تھین خون آلود پھین اسکے لبون پر جمع ہو آیا تھا اور پسینہ آگیا تھا لیکن اس نے اس مرتبہ بھی نفی مین جواب دیا جلاد نے اس مرتبہ دو دفعہ پیچ گھمایا - لیکن بڑے تعجب کا مقام تھا کہ اس نے اُف تک نہ کی تیسری دفعہ مین بیہوش ہوگیا لیکن جان نہ نکلی۔

جلاد - (ایک دبیز کپڑے سے اس کے منھ کا پھین پوچھکر) صرف ہوش نہین ہی لیکن جان باقی ہی۔

مستفسر مایوس ہوکر الگ ہٹ گیا اور بولا۔

مستفسر - بس کافی ہی اس سخت جان کے ہاتھ پیر کھول دو اور پہیئے پر لے چلو۔

وہ شکنجہ کو گھسیٹ کر الگ لے گئے اور اُس کی جگہ بہت بڑا پہیا لاکر رکھدیا اب قیدی کو شکنجہ سے نکالا اور اسکے سر پر پانی کا ایک گھڑا ڈال کر ہوش مین لائے۔ جب وہ ہوش مین آیا تو اسے پہیے کے گرد اس طور پر باندھا کہ اسکے جسم نے ایک نصف دائرے کے مانند پہیے کے نصف محیط کو گھیر لیا

مستفسر نے پھر ایک مرتبہ نہایت خاموشی اور سنجیدگی سے اپنے سوال کا اعادہ کیا اور کہا کہ اگر اب کی مرتبہ انکار کیا تو جان شیرین سلامت نہ سمجھنا - قیدی نے کوئی جواب نہ دیا

اور اس کا غالباً یہ سبب ہوگا کہ وہ قریب المرگ تھا۔
پھر نوع مستفسر نے دیوزاد جلاد کو اشارہ کیا
اور اس نے تین فٹ کا ایک آہنی ڈنڈا اٹھا کر
مظلوم قیدی کو متواتر مارنا شروع کیا کہ ہر
ضرب مین بیچارے کی ہڈیان ٹوٹ رہی
تھین اور وہ بے انتہا رنج سے چلاتا اور
کراہتا تھا ہر ٹانگ اور ہر ہاتھ کے دو دو
ٹکڑے کئے گئے اور آخر مین اسکے سر پر ایک
ایسی بھاری ضرب لگی کہ ایک انڈے کی
طرح اس کے کئی ٹکڑے ہوگئے اور اس کا
دم نکل گیا۔

خوف زدہ قیدیون کو جنھون نے اس
دردناک منظر کا مشاہدہ کیا تھا گارد کے
ہمراہ اپنی اپنی کوٹھریون مین جانے کا حکم ہوا
ونشنزوا اور دوسرے قیدیون نے تو خوشی
سے اس حکم کی متابعت کی مگر غریب بیس
بیت الاذیت ہی مین بالکل بیہوش ہوگیا تھا۔

سولھوان باب

اپنے عاشق کی گرفتاری کے ایک یا دو
ہفتہ بعد کونٹس بیٹرائس آف سورنٹو آن
باغات مین چہل قدمی کر رہی تھی جو اسکے
باپ کے دیوان کے متصل واقع تھے چونکہ
وہ کچھ دنون سے سخت علیل تھی اس لئے
اس کے ارغوانی چہرے سے رنگ بالکل
غائب تھا اور نقاہت اسکی چال سے برستی
تھی وہ اپنی قدیم تندرستی اور حسن کا فقط سایہ
رہ گئی اور اسکے انتشار اور تردد کا یہ عالم تھا
کہ گو خلیج کی تازہ ہوا بیشمار پھولون اور بادام
کے خوشبودار غنچون سے آرہی تھی لیکن اسکو
کسی قسم کی تفریح نہین ہوتی تھی۔

وہ خراماں خراماں کچھ دور نکل گئی تھی
کہ ہنسی کی چند آوازین سنائی دین اور چونکہ
وہ نظر آنا نہین چاہتی تھی اس لئے ایک
خوبصورت ستون کے پیچھے چھپ گئی اور
ٹھٹک رہی اسی وقت اس کا باپ نظر آیا
جو ایک اجنبی کے ہمراہ ایوان کی طرف جا
رہا تھا۔

بیٹرائس چونک پڑی اور جب اسنے
اس اجنبی کو پہچانا تو اسکو اپنے حواس پر
اعتبار نہ آیا۔ یہ اجنبی وہی مکروہ رقاصہ تھی
جو اسکی کل مصیبتون کا باعث ہوئی تھی۔
حالانکہ وہ کمزور تھی مگر اس کا خون جوش
کر آیا نتھنے پھیل گئے اور مٹھیان خود بخود بند ہو
گئین۔ وہ اپنے دل مین سوچی کہ مین اس
بدمعاش عورت کے پیچھے کیون نہ ہولون اور
ایوان کے کل مکینون کے روبرو اس کی
بدمعاشی کیون نہ ظاہر کردون؟ لیکن پھر یہ
دردناک خیال آیا کہ مین خود اپنے باپ کے
ایوان مین قیدی سے کم نہین ہون اور عنقریب

کل مکین میری کارروائیون کو جاسوسون کی طرح دیکھتے ہین - اس کو یہ بات بھی یاد آگئی کہ میرا باپ اسی عورت کو چاہتا ہی جس کی مین برائی کرنے والی ہون اور اپنی اس بیبسی اور مجبوری سے مغلوب ہوکر غریب بیٹرائس ستون کے پائے پر اپنے گھٹنون کے بل بیٹھ گئی اور زور زور سے سسکیان بھرنے لگی -

بیٹرائس (اپنے دل مین) ہائے میری پیاری مان کیا تیری غریب لڑکی کی قسمت مین مقدر نے یہ لکھ دیا ہی کہ وہ اس بری طرح اُس محل مین ذلیل و رسوا کیجائے جسکی تو ایک عالی مرتبہ حسین ملکہ تھی؟ اے مان کیا تو نے مجکو بالکل چھوڑ دیا -

اسکے پیچھے سے ایک دہیمی اور غمگین آواز آئی "نہین - بیٹرائس نہین - اے میری بیٹرائس اس نے تجکو نہین چھوڑا ہی -

وہ خوف سے زرد ہوکر کھڑی ہوگئی - اور پیچھے مڑکر دیکھا تو ایک عجیب صورت نظر آئی -

یہ صورت ایلڈسیلا کی تھی - مگر چونکہ بیٹرائس نے اپنی یاد مین اسکو کبھی نہین دیکھا تھا اس لئے اسکو دیکھکر متحیر ہوئی -

ایک اونچی نکیلے دار ٹوپی سے جادوگرنی کے سفید بال اور چہرہ چھپا ہوا تھا - اور اُسکی پوشاک بھی عنقریب ویسی ہی تھی جیسی وہ عموماً پہنا کرتی تھی - البتہ بشرے سے فرق ظاہر ہوتا تھا اور وہ یہ تھا کہ پہلے ایلڈسیلا کی آنکھون سے وحشت اور بے تابی ٹپکتی تھی اسوقت افسردگی اور نرمی مترشح تھی -

جادوگرنی - (اپنا ہاتھ بڑھاکر) حسین بیٹرائس کیا تو میرے ساتھ باغ مین چلیگی - مجکو تجھ سے ایک بہت بڑا راز کہنا ہی - جسکو میری اور تیری خاص زندگی اور نیز ونسنزو سے بہت بھاری تعلق ہی -

لیڈی بیٹرائس اپنا نام سُنکر بہت گھبرائی اور پوچھا "کیا تو ونسنزو کو جانتی ہی -

جادوگرنی - ہان جانتی ہون -

بیٹرائس - تو نے اسکا نام کیون لیا -

جادوگرنی - اگر تم مجھ سے ملو تو مین ثابت کرسکتی ہون کہ مین تیری اور اُس کی دونون کی خیرخواہ ہون -

بیٹرائس - نیک عورت تیری درخواست ایک عجیب درخواست ہی -

جادوگرنی - میری آنکھون کو دیکھو کہ ان سے کیا ظاہر ہوتا ہی - اگر ان سے محبت اور ایمانداری ظاہر ہو تو مجھ سے ملو - ورنہ خیر -

اگر ان آنکھون سے اسکی معمولی وحشت ٹپکتی ہوتی تو بیٹرائس ضرور جھجکتی مگر چونکہ اُنسے ایک عجیب اشتیاق اور اُلفت ظاہر ہوتی تھی اس لئے کونٹس ہمکلام ہوئی -

بیٹرالیس۔ لیکن میں یہاں قیدیوں کی طرح
رہتی ہوں اور کوئی نہ کوئی چالاک جاسوس
میرے حرکات دیکھا کرتا ہے۔

جادوگرنی۔ تم میرے ساتھ کچھ دور تک
چلی آؤ۔ پھر میں ذمہ لیتی ہوں کہ تمھیں
کوئی جاسوس نہ دیکھ سکے گا۔

حالانکہ بیٹرالیس کا اشتیاق بہت بڑھ گیا
تھا۔ تاہم وہ جاتے ہوئے جھجھکی مگر چونکہ ایلیا
کے بشرے سے سوا انس اور محبت کے اور کچھ ظاہر
نہیں ہوتا تھا اور نہ کسی اور طور پر یہ معلوم ہوتا
تھا کہ وہ کیوں اسقدر حلیم اور مطیع ہے اس لئے
بیٹرالیس اسکے ہمراہ جنگل کی طرف چلی گئی۔

ہمارے قصہ کا سلسلہ کہتا ہے کہ کچھ دیر کے
لئے انکا ساتھ چھوڑ دیں اور چالاک ڈانیلا کے
پاس واپس جائیں جو بیوقوف بڈھے کونٹ سوزیٹو
کے ہمراہ ایوان میں داخل ہو گئی ہے۔

بڈھا کونٹ شاہ نیپلس کیطرح اپنی محبت کا
راز بہت کم پوشیدہ رکھتا تھا اور اسوقت بھی اپنے
پر تکلف کمرے میں حسین مہمان کیساتھ بیٹھا ہوا شراب
ناب کے جام اڑا رہا تھا۔ اور اسکے خدام تعمیل حکم
کرتے ہوئے کمرے میں آتے جاتے تھے۔

دلفریب ڈانیلا خواص کی پوشاک پہنے ہوئے
تھی اور اپنی قاتل اداؤں سے بڈھے کونٹ
کو لبھا رہی تھی اسوقت بڈھے کونٹ کا دماغ عرش
معلے پر تھا اور وہ ڈانیلا کی صورت دیکھ دیکھ کر
ریشہ خطمی ہوا جاتا تھا۔

کونٹ سوزیٹو۔ واہ کونٹ گیوسپ (ڈانیلا سے
مراد ہے کیونکہ وہ خواص کے بھیس میں صرف
گیوسپ کے نام سے مشہور تھی مگر کونٹ نے
مارے خوشامد کے اسکو کونٹ گیوسپ کے نام
سے خطاب کیا) کیا کہنا ہے۔ کیا تم واقعی نیپلس
سے میرے دیکھنے کے لئے آئی ہو۔

ڈانیلا۔ (اپنا جام اور کونٹ کا جام شراب سے
بھر کر) یقین مانئے گا صرف آپ ہی سے ملنے کے
لئے سیدھی نیپلس سے چلی آ رہی ہوں۔

کونٹ۔ اور فرض کیا تم مجھکو گانوں میں نہ ملتیں

ڈانیلا۔ تو میری ننھی سی جان پر بیت جاتی۔

کونٹ (سنجیدگی سے) کاش مجھکو یہ معلوم ہو جائے
کہ تو مجھکو دھوکا نہیں دے رہی ہے تو جو چیز میرے
محل میں سے تجکو پسند ہو گی بلا تکلف دیدونگا۔

ڈانیلا۔ (جام بھر بھر کر اور اسمیں ایک سفوف
اس طور پر ملا کر کہ کونٹ کو خبر نہیں ہوئی) میرے
پیارے کونٹ۔ تیری محبت کے سامنے مجھے کسی
چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

کونٹ (شراب پیکر) نہیں پیاری تمھیں
کوئی چیز لینا پڑیگی۔ بولو کیا لوگی۔

ڈانیلا۔ تیری چھوٹی انگلی میں الماس کی انگوٹھی ہے۔
یہ مجھکو دیدے۔ پھر میں ہمیشہ تجھ سے محبت کرونگی

حالانکہ شراب اور اس خواب آور سفوف نے
جو اسکی شراب میں ملا یا گیا اپنا غلبہ شروع کردیا

لیکن کونٹ نے اپنی جبلی عادت کی وجہ سے اپنی گردن ہلائی اور جواب دیا۔

کونٹ۔ مین نے کہا تھا کہ میرے محل مین جو چیز تمکو پسند ہوگی بلاتکلف دیدونگا۔ اس سے میرا یہ مطلب تھا کہ جو چیز میری ہے وہ تمھارے نذر ہے لیکن یہ انگوٹھی میری نہین ہے بلکہ ڈیوک افنا لفی کی ہے جسنے چند خفیہ وجوہ سے مجھکو عاریتاً دی تھی۔

ڈانیلا۔ تو باقی ماندہ دن کے لئے مجکو عاریتاً دیدو بعدکو واپس کردونگی۔

کونٹ۔ نہین یہ نہین ہوسکتا۔ اس انگوٹھی مین امالفی کی مہر ہے اور جو شخص اسکو پہنتا ہے اسکو ایوان کے تہ خانون کی کال کوٹھریون کی دیکھ بھال کا اختیار ہے۔

ڈانیلا۔ بظاہر سخت غصہ مین) تف ہے تمھاری اس محبت پر۔ لوگ سچ کہتے ہین کہ کونٹ سورنٹو کو اپنی معشوقہ سے زیادہ روپیہ پیارا ہے۔

کونٹ۔ تو بی جانو۔ یہ لو۔ اتنی بگڑتی کیون ہو۔

ڈانیلا نے انگوٹھی لیکر اپنی انگلی مین پہن لی تو جسوقت وہ پہن رہی تھی شراب اور دوا کی تاثیر کونٹ پر غالب آئی اور اس کا سر جھک کر اس کے سینے پر آرہا۔

ایک مطلا کرسی پر سیاہ ریشم کا ایک بڑا چغہ رکھا ہوا تھا۔ ڈانیلا نے اُسپر فوراً قبضہ کیا اور اپنے جسم کو اسکے ہتون مین اچھی طرح ڈھک کر اور اپنے بیہوش میزبان پر کراہت اور نفرت کی ایک نظر ڈالکر کمرے سے چلی گئی۔

جسوقت وہ چوڑے سنگ مرمر کے زینون سے اتر رہی تھی بہت سے خدام اور خانگی ملازم ادھر اودھر جاتے آتے نظر آئے مگر ڈانیلا نے کسی کا خیال نہین کیا اور اُن اشارون اور کنایون کی کبھی پروانہ کی جو اُسکے گذرتے وقت خدام ایوان آپس مین کررہے تھے۔

لیکن وہ جلدی سے ایوان کے صحن مین داخل ہوئی۔ یہان ایک فربہ اندام فوجی جسکے سینے پر امالفی کا نشان لگا ہوا تھا تا تک پھیلائے پڑا تھا۔ ڈانیلا نے اس شخص کو انگوٹھی دکھائی اور حکم دیا کہ مجکو قیدخانہ کے افسر کے پاس لے چل۔ اس انگوٹھی نے طلسم کا کام کیا کیلئے کہ فوجی اسکو اسیوقت ایوان کے تہ خانون مین لے گیا۔

حالانکہ وہ بڑی بہادر اور نڈر عورت تھی لیکن اس تاریک مقام پر پہونچکر جو ایک قسم کی بھول بھلیان تھی اسکے سارے بدن مین سنسناہٹ پیدا ہوگئی۔

قیدخانہ کے گارد کا افسر ایک لمبا تڑنگا بیرحم آدمی تھا۔ اسکا ایک گال [illegible] تھا اور اسکی صورت سے ہیبت معلوم ہوتی تھی لیکن یہ انگوٹھی اُسپر بھی ویسی ہی موثر ثابت ہوئی جیسی اُسکے ماتحت پر ثابت ہوئی تھی۔

ڈانیلا۔ (تحکمانہ طریقے سے) مجکو کونٹ ونسنزا کی کوٹھری مین لے چلو۔

افسر نے دیوار کی ایک کھونٹی سے اپنا سیاہ برقع

اُٹھایا اور اس سے اپنا چہرہ ڈھک کر ایک شعل روشن کی اور سر قدرے جھک کر بولا "تشریف لے چلیے۔"

وہ خاموشی سے روانہ ہوئے اور ڈانیلا نے اسکی اسقدر دور تک اور اُن پیچدار اور مشکل راستوں میں پیروی کی کہ اسکو اس بات کا پورا یقین ہوگیا کہ اگر ان راستوں میں دن کی سی روشنی بھی ہو تو بھی میں اپنے رہنما کی بے مدد کے واپس نہیں جاسکتی۔ جب وہ وسنتروکی کوٹھری کے قریب پہنچے تو ڈانیلا نے گارد کے افسر کو باہر کھڑا رہنے کا حکم دیا اور خود وسنتروکے کمرے میں داخل ہوئی۔

دوپہر کا وقت تھا اور کوٹھری میں معمول سے کم تاریکی تھی۔ لیکن ڈانیلا کے نزدیک روشنی اور تاریکی میں کوئی فرق نہ تھا کیونکہ اس نے شروع ہی سے اس قسم کی تعلیم پائی تھی کہ تاریکی میں بھی اسکو دکھائی دیتا تھا۔

وسنترو اپنے ذلیل بستر پر پڑا ہوا تھا۔ وہ حال میں اسقدر کمزور ہوگیا تھا کہ اکثر اسی طرح پڑا رہتا تھا اور بھاری زنجیروں کی جھنکار بھی اس کو نہیں جگا سکتی تھی۔

ڈانیلا نے سیلی ہوئی دیواروں کے گرد ایک نظر ڈالی اور بڑے بڑے چوہوں کو اپنے قدموں کے نزدیک فرش پر بے خوفی سے دوڑتے ہوئے دیکھکر ڈری لیکن جسوقت اُسنے غریب وسنتروکا زرد اور بھیانک چہرہ دیکھا تو شدت رنج و رحم سے حیران و ششدر رہ گئی۔

ہر چند کہ وہ بڑی سخت اور شریر النفس تھی لیکن اسکے رخساروں پر آنسو بہنے لگے۔ وہ مدتوں سے اسکے بوسے کی مشتاق تھی مگر اسنے کبھی اسکا بوسہ نہیں لیا تھا اب وہ زمین دوز بستر پر جھک گئی اور حالانکہ وسنتروکی پیشانی رنج کیوجہ سے زرد پڑگئی تھی اور درد و تکلیف کا سچا آئینہ ہو رہی تھی تاہم اس نے اپنے لب اسکی پیشانی سے لگا دیے اور متواتر کئی بوسے لئے۔

وسنترو نیند سے چونک اُٹھا اور بار بار اپنی آنکھیں ملنے اور کھولنے لگا۔

وسنترو ایسی دھیمی آواز میں کہ ڈانیلا مشکل سے پہچان سکتی تھی) ہا۔ کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں ریچ تک کم بخت۔ ڈائن۔ تو یہاں کیا کرنے آئی ہو۔ کیا ابھی تیرا پیٹ نہیں بھرا۔

ڈانیلا کو معلوم ہوگیا تھا کہ پیٹرائس اور وسنترو دونوں میری کارستانی اور مکر و فریب سے واقف ہوگئے ہیں اور اسکو یقین کامل تھا کہ جب میں وسنتروکی کوٹھری میں داخل ہونگی تو وہ مجکو ضرور نادم کریگا لیکن اسوقت اسکے جذبات میں کوئی بناوٹ نہ تھی اور وسنترو اسکے بڑے بڑے آنسوؤں سے سمجھ سکتا تھا کہ اُنمیں دغابازی یا فریب نہیں ہے۔

ڈانیلا۔ معاف کر۔ معاف کر۔ میں تیری محبت میں دیوانی ہوگئی تھی اور اب بھی میرا یہی حال ہے۔ اگر میں نے نادانستگی میں تمکو ایذا پہونچائی ہے تو تیری معافی کی خواستگار ہوں اور اپنی جان تیرے

اوپر تصدق کرتی ہون۔

وسنزو۔ (ایک ناممکن البیان تکلیف سے) آہ بیرحم دیکھ تو۔ تونے میری کیا حالت بنائی ہے اور پھر بھی تجکو خیال ہے کہ اگر مجھکو تجھ سی مکارہ کے ساتھ پر تکلف محلون مین بھی رہنے کو جگہ ملے تو مین اس زندان سے نفرت کرنے لگونگا۔

ڈانیلا غصہ سے تھرا اٹھی اور اسکی آنکھین وسنزو کی نفرت آمیز تقریر سنکر غصہ سے جلنے لگین۔

ڈانیلا۔ تو یہ کہتا ہے۔

وسنزو۔ ہان یہ کہتا ہون تجکو یہان ٹھہرنے سے کیا مطلب ہے۔ تیرے ہزارون چاہنے والے تجکو بغلگیر کرنے کے لئے اپنے آغوش کھولے ہوئے ہین۔ گو یہ غار جہنم سے زیادہ تاریک اور میلا ہو لیکن پھر بھی عزت کی جگہ ہے اور تجھ سی عورت کے لئے موزون نہین ہے۔

ڈانیلا کا غصہ اسکی رحم آور حالت کو دیکھکر پھر تھم گیا۔ وسنزو نے اٹھنے کی کوشش کی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ڈانیلا کو پھاڑکر ٹکڑے کر دیگا۔ لیکن اسکے کمزور جسم کے لئے اسکی بیڑیون کا بوجھ بہت تھا اور وہ ایک آہ بھر کر پیچھے گر پڑا۔

ڈانیلا کے سیل سرشک پھر رواں ہو گئے۔ اور اسکے پہلو کے قریب دوزانو بیٹھ گئی۔ اسکی پیشانی پر ہاتھ پھیرنے اور دم دلاسا دینے لگی۔

ڈانیلا۔ وسنزو پہلے میری عرض سن لے پھر تیرے جو دل مین آئے کہہ۔ تو جانتا ہے کہ میرا مزاج وحشیانہ ہے لیکن مین پیدائشی خبیث نہین ہون۔ بلکہ یہ میری تربیت کا سبب ہے۔ مین نے جسوقت سے تجکو دیکھا ہے اسی لمحہ سے مجکو تجھ سے محبت ہو گئی ہے۔ گو تیرا قصد نہو لیکن تو نے میرا جو حوصلہ بڑھایا اور میرے شعلہ محبت کو ترقی دی۔ میرا مزاج بالکل بدل گیا اور تیرے عشق کی آگ مین جلنے لگی۔ مین صرف یہ جاننے کے لئے کہ تجکو مجھسے محبت ہے اپنی جان تیرے قدمون پر نثار کرنے کے لئے تیار تھی۔ پس کیا ایسی حالت مین بھی مجکو اس رقیب کے نکالنے مین کوئی تامل ہوتا جو میرے اور تیرے درمیان حائل تھا۔ افسوس۔ مجکو یہ خبر نہ تھی کہ تجپر یہ مصیبت نازل ہوگی۔ پیارے وسنزو۔ مین تیرے ہر بال کیلئے اپنی شہرت۔ دولت۔ جان تک خوشی سے نثار کر دونگی۔ اب مجھپر رحم کھا اور للہ معاف کر

وسنزو۔ ڈانیلا۔ آخر تیری اس کل تقریر کا کیا مطلب ہے۔ تیری ہی بدولت تو مجکو یہ دن دیکھنا پڑا ہے اب توبہ کرنے سے کیا فائدہ۔

ڈانیلا۔ ایسا نہ کہہ مین تجکو اس تاریک قبر سے نکال لیجا سکتی ہون۔ ہم پھر بھی راحت سے رہ سکتے ہین۔

وسنزو۔ (طنزیہ) ہم! اچھی ڈانیلا۔ کیا تو مجکو دراصل اس زندان سے رہا کرا سکتی ہے۔

ڈانیلا۔ بیشک مین ضرور رہا کرا دونگی۔

ڈانیلا نے اسکے ظاہرا تلطف آمیز الفاظ کا تو خیال کیا لیکن یہ نہ سمجھی کہ اسنے کس لہجہ مین کہا تھا۔

وسنزو۔ تو کن شرطون پر رہا کرائیگی۔

وہ اس مرتبہ وسنرو کی طنز آمیز تقریر کا مطلب سمجھنے میں نہ چوکی۔

ڈانیلا۔ وسنرو۔ مجھکو صرف تیری محبت چاہئے اور کچھ نہیں۔ وہ بھی تھوڑی سی۔

وسنرو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور اُسکی طرف حقارت سے دیکھکر ہنسا۔

ڈانیلا بہت ذلیل ہوئی اور غصہ اور شرم سے اُسکی آنکھیں جلنے لگیں۔

ڈانیلا۔ کیا تو مجھ سے درحقیقت نفرت کرتا ہے کیا تو مجھکو کبھی نہ چاہیگا۔

وسنرو۔ (ایک ناممکن البیان نفرت سے) نہیں۔ کبھی نہیں۔

ڈانیلا نے دروازہ پر دستک دی۔ دروازہ کھلا اور وہ کچھ دیر تک نیم باز دروازے پر کھڑی رہی اسکے شفاف رخساروں کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔ آنکھوں سے ایک قسم کی وحشت ٹپکتی تھی اور گوناگوں جذبات سے سینہ دھڑک رہا تھا۔ جب اُسنے ایک مرتبہ پھر مایوس قیدی کیطرف نظر ڈالی اور سیلی ہوئی دیواروں۔ مکروہ چوہوں اور تاریک کوٹھری کو باری باری سے دیکھا تو محبت غصہ اور رحم نے اسکے دل میں شورانگیزی کی مگر یہ سب باتیں صرف ایک لمحہ کے لئے تھیں۔ وہ جھپٹ کر باہر نکل گئی۔ دروازہ بند ہوگئے اور بیچارہ وسنرو اکیلا رہ گیا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ میں ڈانیلا کا شکریہ ادا کروں یا نہیں۔ لیکن وہ دوسرے دن ایک صاف اور خشک کوٹھری میں پہنچا دیا گیا۔ ایک ڈاکٹر اسکی تیمارداری کے لئے مقرر کیا گیا۔ اسکو طاقتور غذا کھلائی گئی اور چند روز میں اسکی اصلی قوت پھر آگئی۔

سترھواں باب

وسو ویس پہاڑ کی جادوگرنی کونٹس بیٹرائس کو گنجان درختوں کے جھنڈ میں بڑی دور تک لے گئی مگر چونکہ وہ نہایت نرمی اور ملایمت سے التجا کرتی تھی اس لئے لیڈی بیٹرایس اُسکی درخواست سے انکار نہ کرسکی۔

ایلڈا بیلا۔ (اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے) تھوڑی دور اور چلو۔ بس تھوڑی دور۔

آخر وہ ایک بڑے خوبصورت اور دلفریب سبزہ زار میں داخل ہوئیں۔ دو درختوں کے درمیان جو ایک دوسرے کے بہت متصل واقع تھے ایک سادہ بنچ پڑی ہوئی تھی۔ رنگ برنگے جنگلی پھول کے درخت ملایم گھاس پر اُگے ہوئے تھے اور ایک قسم کی خوشگوار خاموشی چاروں طرف چھائی ہوئی تھی۔

ایلڈا بیلا نے کونٹس کو اس بنچ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اُسکے قریب بیٹھ گئی اور کچھ دیر تک اسکی آنکھوں کو بڑی سنجیدگی اور محبت سے دیکھتی رہی۔ بیٹرائس اپنی حال کی بیماری کی وجہ سے بڑی لاغر اور ناتوان ہوگئی تھی یہان تک کہ آہوچشم

عورت کی صورت سے ڈرتی تھی۔

بیٹرائس مین ڈرتی ہون کہ لوگ ہماری تلاش مین ہونگے۔ میرے باپ کے جاسوس سایہ کی طرح میرے پیچھے لگے رہتے ہین اور اگر اُنھون نے تجکو یہان دیکھ لیا تو تجکو اجنبی جان کر تجھسے سختی سے پیش آئینگے۔

جادوگرنی - مین یہان کوئی اجنبی نہین ہون۔ تو پیدا بھی نہین ہوئی تھی جب سے مین اس جنگلی درہ مین آتی جاتی ہون (گذشتہ زمانہ کی باتین یاد کرکے) اسی جگہ مین اسکی آمد کا انتظار کیا کرتی تھی اور وہ اسی گھاس پر دوزانو بیٹھکر میرے حسن کی پرستش کیا کرتا تھا۔

بیٹرائس مُسکرائی۔

جادوگرنی - اے حسین مہ جبین۔ تجکو تعجب معلوم ہوگا کہ یہ میرے سفید رخسارے کبھی رشک ماہ و مہر تھے اور یہ میری چاندسی لٹین جو رنج کیوجہ سے سفید ہوگئی ہین شب دیجور کی طرح سیاہ تھین لیکن اسمین ذرا جھوٹ نہین ہے اور کچھ وہی اکیلا میری عزت نہین کرتا تھا۔ بلکہ اچھے اچھے خوشرو جوان میرے روبرو زانو ادب تہ کرتے تھے۔

بیٹرائس پر اس وحشی عورت کی گفتگو لہجہ اور آواز کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ وہ اسکی گفتگو مین بڑی دلچسپی لینے لگی اور اس قصے کے سننے کی بدل مشتاق تھی جو وہ ظاہر بیان کرنیوالی تھی۔

جادوگرنی - مین جو کچھ کہتی ہون ذرا غور سے سُن کیونکہ جب تک مین اپنی رام کہانی نہ سُنا لونگی تجکو میری محبت اور تجکو اپنے کلیجے سے لگانے کی خواہش کا اندازہ نہین ہوسکتا ۴۲ برس ہوئے مین قصبہ سورنٹو کے قرب مین رہتی تھی۔ مین اصل و نسل سے ڈاکو عورت تھی اور اپنے باپ کے ساتھ آرام و اطمینان اور قناعت سے رہتی تھی۔ میرا باپ نہ صرف معاف کر دیا گیا تھا بلکہ اسکو ان خدمات کے صلے مین جو اُسنے دو سوائین "کے حق مین انجام دی تھین پنشن ہو گئی تھی۔ مین قصبہ سورنٹو کی حسینہ تھی اور اچھے اچھے رئیس کبیر مجکو دیکھنے کے لیے نیپلس اور سالرنو سے آتے تھے۔ میرا حسن سورنٹو کے لئے باعث فخر تھا لیکن جتنے عاشق آئے اُن مین سے مین نے صرف ایک کو پسند کیا جسکا آبائی محلات میرے باپ کے جھونپڑے سے زیادہ دور نہ تھا۔ وہ خوش طبع خوبصورت اور دغا باز تھا لیکن مجکو اس سے محبت تھی وہ ایک عرصہ تک باہر رہا۔ روم اور نیپلس مین تحصیل علم کی اور اپنی واپسی پر ایک عرصہ تک سورنٹو کے سادہ مزاج باشندون پر ظاہر ہونے دیا کہ مین ایک اچھے نسب اور بڑے خاندان کا ہون۔ اور اُسنے اپنے محل کے مہتمم کے ذریعہ سے جو اسکی طفلی سے اسکی جایداد کا منتظم تھا سورنٹو مین بھی اپنا حسب و نسب

ظاہر ہونے نہ دیا۔"

"وہ ایک کمینہ بیوفا شخص تھا۔ شیرین کلام اور آزاد تو اتنا بڑا کہ تلاش کیجیے تو اسکا ثانی نہ ملے لیکن دل ویسا ہی سخت تھا جیسا خداوند تعالیٰ اپنے اکثر خوبصورت بندون کو عطا کرتا ہے۔ وہ جس گھر مین چلا گیا اسمین ایسی قیامت برپا کر دی کہ کسی کو تو اپنی بیٹی اور کسی کو اپنی بہن کی بیحرمتی کا رونا پڑ گیا۔ جیسا مین کہہ چکی ہون مجکو اس سے الفت تھی اور مجکو یقین کامل ہے کہ وہ بھی مجکو روے زمین کی اور لیڈیون کی بہ نسبت زیادہ چاہتا تھا لیکن مجکو اپنے باپ کی عزت کا بہت پاس تھا۔ حالانکہ مین اُسکو اس درجہ چاہتی تھی لیکن ایک عرصہ تک بے ہوش رہی۔ آخر جب اُسنے قسم کھالی کہ جب میرے چند خانگی جھگڑے ختم ہو جائینگے تو مین تجھسے کسی دن شادی کرونگا تو مین نے اپنے کو اسکی زبان کی زہریلی چاشنی کے سپرد کر دیا۔

ایلڈا ایلا رک گئی اور چند منٹ تک چند مایوسانہ قسم کے خیالات مین غرق رہی۔ آخر اُسنے پھر سلسلۂ تقریر یون جاری کیا۔

"وہ غرض مین پھنس گئی۔ چند ہفتون تک میری وہ کیفیت رہی جو اُن لوگون کا حصہ ہے جنکو خدا نے دل اور محبت عطا کی ہے۔ جیسا وہ کہہ کر گیا تھا اگر وہ نہ کرونگی کہ اس خواب شیرین کے بعد میرا کیا برا حال ہوا۔ مین سمجھتی ہون کہ بہت سی عورتون نے ایسی ہی اذیتین سہی ہین لیکن مین صرف اسقدر جانتی ہون کہ ان اذیتون نے مجکو ادھ مرا کر دیا تھا۔ وہ ایکبارگی ایسا بدمزاج اور بیرحم ہو گیا کہ مین خود حیران و ششدر تھی۔ میرا باپ شرم اور مذلت کے مارے زمین مین گڑ گیا اور اسکے غصہ کی یہ کیفیت تھی کہ خنجر بکف اسکی تلاش مین پھر رہا تھا اور اسکے خون کا پیاسا تھا۔ لیکن میرے دھوکے باز عاشق نے ایسی چالاکی کی کہ ہر شخص دنگ رہ گیا۔ اسنے اپنے شاہانہ ایوان پر قبضہ کر لیا اور ہر خاص و عام مین اپنے رتبے اور منصب کو ظاہر کر دیا۔ چونکہ میرے باپ کا غصہ مشہور تھا اس لئے اسکا جھگڑون میں تلوار لیے پھرنا خوفناک تصور کیا گیا اور وہ پکڑ کر قیدخانہ مین ڈالدیا گیا۔ وہ وہان کچھ دنون تو زندہ رہا۔ مگر چند روز بعد دیوانون کیطرح چلا چلا کر مر گیا۔ مین اپنے مکان مین اس شرم و رنج کی حالت مین تنہا رہ گئی اور میرے شوہر نے اپنے خطاب جاہ اور دولت پر عام طور سے قبضہ کرکے ایک نہایت شریف اور حسین لیڈی سے شادی کر لی۔

جادوگرنی رک رک کر سانس لینے لگی اور اسکی آنکھیں وحشیانہ طریقے سے چمکنے لگین اور اُسنے دم لیکر پھر کہا۔

"مین اُسکے محل کو گئی لیکن گردش دیکھو کہ اس دیگی آٹھ مہینے بعد میرے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ لڑکی ایسی حسین تھی کہ اُسکے آگے چاند اور

ستارے بھی شرماتے تھے اور مجکو اُس سے ایسی محبت
تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتی - میری لڑکی کو پیدا
ہوئے مشکل سے ایک مہینہ گذرا ہوگا کہ میرے
دیوتا کے بازو پر کی حضرت [illegible] کبھی ایک لڑکی
پیدا ہوئی اور مجکو [illegible] خیال نہ [illegible] تھی
میں اپنے دل میں [illegible] رہی تھی کہ میرا بچہ تو
مصیبت اور ذلت سے اور اسکا بچہ عیش و آرام
میں پرورش پائے - چنانچہ میرے دل میں یہ خیال
آیا کہ میں خفیہ طور پر اسکا بچہ بدل ڈالوں اور یہ
خیال کرکے کہ دونوں کی عمر برابر ہیں دونوں
کی صورت و شکل بھی یکساں ہے اور جو عورت اُس
دولتمند کے [illegible] بچے کو [illegible]
ہوشیاری [illegible] ہو گیا [illegible] نصیب کا بدل دیا اور کوئی
شخص [illegible] بات نہیں [illegible] اور چونکہ میرے [illegible] میری
بیوی [illegible] لڑکی تھی اسلئے اسکو کوئی فرق بھی نہ
معلوم ہوگا آخر میری سوت نے بچی کی پیدائش
کے [illegible] اپنے بچے [illegible] انا کی مدد سے
بچے پالے [illegible] شکل کا ذکر ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مرگئی - اور میرا [illegible] میں دفن [illegible]

حالانکہ میں نے اپنی سوت کے بچے کو کبھی نہیں چاہا
لیکن میں اسکو رفتہ رفتہ پسند کرنے لگی - میں نے
اور اسکی توجہ سے اسکی خبرگیری کی اور اسکا نتیجہ
یہ ہوا کہ اسکا حسن دوبالا ہوگیا لیکن اسکے حسن میں
میرے خاص بچے کی سی دلفریبی اور خوبی نہ تھی -
کچھ دیر سے گوبلس کے دل میں ایک عجیب
[illegible] پیدا ہو رہا تھا اور حالانکہ
جادوگرنی اسکی طرف محبت اور رغبت کی نگاہ
سے دیکھ رہی تھی مگر اسکا ڈر کسیطرح کم نہیں
ہوتا تھا - گوبلس کی آنکھوں میں تاریکی چھا گئی
ہزاروں خیالات اور خوف اسکے دل میں پیدا ہوگئے
اور وہ [illegible] سراسیمہ اور حیران ہوگئی -
اور چونکہ اسکی [illegible] دونوں [illegible] اس
قابل نہیں [illegible] اور حیرانی طبیعت
کی متحمل ہوسکتی اسلئے اُس درخت کا سہارا
کر لیا جو اسکی پشت سے [illegible] لگا ہوا تھا -
[illegible] - بڑی کوشش کے بعد تو کون
ہے اور تیرا نام ؟
[illegible] اگر تمکی
[illegible] خیال نہ کرسکے مجکو [illegible] کبھی
[illegible] نہیں ہوئی [illegible] اپنے [illegible] کے
[illegible] تو اپنے رقیب
[illegible]
میری لڑکی [illegible] اور اسی وجہ سے
اس لڑکی کو [illegible] عورت [illegible]

کونٹس (جوش سے کانپ کر اور ایلڈا اسپلا کا ہاتھ پکڑ کے) تیرا نام۔ تیرا نام!

ایلڈا اسپلا۔ ذرا صبر کر۔ مین نے اپنے بچپ کے سباحہ لیمن جو بڑی خوبی اور کمال خوش اسلوبی سے ہوا ایک دوسری عورت کی تقلید کی تھی۔ یہ عورت بھی میری طرح ڈاکو تھی جو بعد کو میری دوست و ہمراز ہوگئی اور آخیر مین میری ہی گود مین مرگئی۔ میری سوت کی لڑکی جسکو مین نے پرورش کیا ایک نامی اور مشہور رقاصہ ہوئی اور نامی گرامی شہزادے اور والیان ملک اسکی آؤبھگت کرنے لگے۔

کونٹس۔ فرط جوش مین کھڑی ہوگئی اور اسکے ہر عضو مین لرزہ طاری ہوگیا۔ وہ ہلدی کی طرح زرد تھی اور اسکے دل مین شک۔ خوف اور مایوسی پیدا ہوتی جاتی تھی۔

بیٹرائس۔ صاف کہہ۔ اپنا مطلب سمجھنے دے

ایلڈا اسپلا۔ کیا تجھ مین سچی اور صاف بات برداشت کرنے کی قوت ہے؟

بیٹرائس۔ کہہ تو سہی۔ مین سب برداشت کرونگی

ایلڈا اسپلا۔ وہ امر یہ ہے کہ میرا دھوکے باز عاشق اب بھی زندہ ہے اور اسکا خطاب کونٹ آف سورنٹو ہے۔ پاسٹورا اصلی کونٹس ہے اور تو میری خاص بیٹی ہے۔

بیٹرائس آہستہ سے کراہی اور زمین پر گر پڑی مگر زیادہ بیہوش نہین ہوئی تھی کہ ایک شیشی کے چند قطرون نے جو جادوگرنی نے اپنے سینے سے نکالکر اسکو سنگھائے بڑا کام کیا۔

بیٹرائس۔ آہ۔ اب مجھے مرجانے دے میرا مزاج ایسی مصیبت نہین سہہ سکتا کاش مین مرجاتی تو کیا اچھا ہوتا۔

ایلڈا اسپلا۔ (اسکو پیچ پر بٹھاکر) میری بچی مجھ سے برگشتہ نہ ہو۔

جادوگرنی کے حقیقی رنج اور مقتضا سے قدرت نے بیٹرائس کو اسکی وحشیانہ صورت پر نظر ترحم ڈالنے کے لئے مجبور کیا۔

ایلڈا اسپلا۔ مین نے جو کچھ کیا تیری بھلائی کے لئے کیا۔ اگر مین نے گناہ کیا تو وہ بھی تیری خاطر کیا۔ بیٹرائس۔ اپنی مان سے آزردہ نہو۔

بیٹرائس۔ (محبت سے) امان جان۔ یہ خوف نہ کرو کہ مین تمسے آزردہ ہونگی کس لئے کہ میرے سینے مین ایک قسم کی ہمدردی ہے جو کہتی ہے کہ میری پیدائش کا یہ قصہ صحیح ہے۔ مان۔ تونے قصور تو کیا ہے لیکن مین تجھکو معاف کرتی ہون۔

جادوگرنی کے افسردہ چہرے پر ایک عجیب خوشی طاری ہوگئی معلوم ہوتا تھا کہ اسکا سکڑا ہوا چہرہ کسی جادو یا سحر سے گلاب کے پھول کیطرح کھل اٹھا۔

جب جادوگرنی رخصت ہونے کے لئے آمادہ ہوئی تو خوبصورت لڑکی ہمکلام ہوئی۔

بیٹرائس۔ امان۔ خدا حافظ۔ مین تمھارے پاس بہت جلد واپس آؤنگی۔

ایلڈا ابیلا۔ (بیٹراکس کو پکڑ کر) تیرا کیا قصد ہے۔
بیٹی تو کہاں جاتی ہے۔
بیٹراکس (نہایت سنجیدگی سے) میں اپنی غلطی
کی اصلاح کرنے کیلئے جاتی ہوں۔ مجھے اپنی آبرو
کے سامنے اپنی جان کی کچھ پروا نہیں ہے۔
ایلڈا ابیلا بیدم ہو کر بیچ پر گر پڑی اور بیٹراکس
آناً فاناً میں نظر سے غائب ہو گئی۔

اٹھارھواں باب

ناظرین اندازہ کرسکتے ہیں کہ جب ڈانیلا نے
وسنزو کی کوٹھری سے باہر قدم رکھا تھا تو اسکے
مزاج کی کیا کیفیت تھی۔ وہ اسوقت ایوان کے
باغات سے نکلکر اس موضع کی طرف جارہی تھی
جہاں وہ اپنے گھوڑے کو چھوڑ آئی تھی اور ٹھیک
اسیوقت کونٹس بیٹراکس بھی ایوان کو اس غرض
سے آرہی تھی کہ اپنے باپ کو اس راز سے آگاہ
کرے جو ایلڈا ابیلا سے معلوم ہوا تھا۔
ڈانیلا سی پرجوش اور تنک مزاج عورت اپنی
اس رقیب سے کیونکر نظر ملا سکتی تھی جو اسکی دغابازی
اور مکرو فریب سے واقف ہوگئی تھی اور ضرور
بڑھی ہوئی چلی تھی مگر بیٹراکس نے اسکو ہاتھ سے
روکا اور وہ جھجکی کھڑی ہوگئی۔
بیٹراکس۔ میں تیری ہی تلاش میں تھی۔
ڈانیلا۔ (مصنوعی ادب سے جھک کر) کونٹس
سورنٹو کیا ارشاد فرماتی ہیں۔
بیٹراکس (انکساری سے) اب میں کونٹس
سورنٹو نہیں رہی۔ تو نے میرے ساتھ سخت
برائی کی اور اب مقدر کی یہ مرضی ہے کہ تو مجھکو
پیسکر سرمہ بنادے۔
ڈانیلا بیٹراکس کی اس تقریر پر بجائے متعجب
ہونے کے سخت حیران ہوئی اور بولی۔
ڈانیلا۔ اس وقت کونٹس از راہ خوشنودی
تمسخر کررہی ہیں۔
بیٹراکس۔ (سچی سنجیدگی سے) میں تمسخر نہیں کررہی
ہوں اور پھر کہتی ہوں کہ اب میں کونٹس نہیں ہوں۔
یہ تقریر سنکر ڈانیلا دم بخود ہوگئی اور اس سے
بولا نہ گیا اور لیڈی بیٹراکس نے پھر کہا۔
بیٹراکس۔ میں اپنے باپ اور تجھسے ملنے کے لئے
ایوان کو جارہی تھی اور یہ جان لے کہ تو حقیقی
کونٹس اور کونٹ آف سورنٹو کی حقیقی بیٹی ہے اور
میں (گو وہ میرا اب بھی باپ ہے) ایک گنہگار
لاوارث لڑکی ہوں۔
ڈانیلا کا تعجب اس درجہ بڑھ گیا تھا اور اس
کے جذبات اسقدر ہویدا تھے کہ وہ بڑی دیر تک
اپنے رقیب کی جھکی ہوئی نظروں اور زرد چہرے
کو دیکھتی رہی۔
ڈانیلا۔ جو تم کہتی ہو تمھیں کیونکر معلوم ہوا۔
بیٹراکس۔ مجھے اپنی ماں ایلڈا ابیلا سے معلوم ہوا۔
جب ہم بالکل شیرخوار بچے تھے تو میری ماں مجھکو تیرے
گہوارے میں چھوڑ آئی تھی۔ اور تجھکو اپنے مکان کو

لے آئی تھی۔ آؤ میرے ساتھ چل۔ مین تجھے دکھادون
وہ یہان سے تھوڑی دور پر ہے۔
ڈانیلا بیٹراکس کے ہمراہ ہوگئی اور تھوڑی دیر
بعد دونون لڑکیان اُس چھوٹے سبزہ زار مین
داخل ہوئین جہان ایلڈا ابیلا موجود تھی۔ بظاہر
یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکو جس حالت مین بیٹراکس
چھوڑ گئی تھی وہ اسی حالت مین اپنے ہاتھون
اپنا سر رکھے ہوئے بیٹھی تھی۔ اس نے فوراً
اوپر نظر ڈالی اور معاً کھڑی ہوگئی۔

ڈانیلا اور ایلڈا ابیلا مین کبھی محبت نہ تھی اور
اسوقت جبکہ اُنھون نے ایک دوسرے کو دیکھا
اُنکے چہرے سیاہ اور پرغضب ہوگئے۔

ڈانیلا۔ اے عورت مین نے بیٹراکس سے
جو قصہ سنا ہے کیا صحیح ہے۔

ایلڈا ابیلا۔ بالکل صحیح ہے۔

ڈانیلا۔ تو تجکو مجھسے یہ راز چھپانے کی کیونکر جرأت ہوئی

ایلڈا ابیلا (طنز سے) "جرأت"! اگر یہ میری
باعصمت لڑکی شریف ہوتی تو تجھپر یہ راز اب
بھی نہان رہتا۔ تو اس قابل نہین ہے کہ تجکو اپنے کاذب
لبون سے اس لڑکی کی جوتیان چومنے کو ملین۔

اس موقع پر بیٹراکس کی شیرین آواز درمیان
مین پڑی اور اُسنے کہا۔

بیٹراکس۔ اچھی مان۔ یہ شایان نہین ہے کہ
تم کونٹس آف سونٹو جیسی رتبہ کی لیڈی سے سختی
سے پیش آؤ۔ اور تمھین یاد ہوگا کہ احسن تحشت مین
راستی اسکی جانب ہے۔ تمنے اسکو درحقیقت ایک
دوامی اور سخت صدمہ پہونچایا ہے اور حالانکہ مین
اس دھوکا دہی مین دانستہ شریک نہ تھی لیکن خدا
تعالے کی درگاہ مین دعا کرونگی کہ وہ میرا قصور
معاف کرے اور مجھکو بخشدے (اپنا سر جھکا کر اور
ڈانیلا کی طرف مخاطب ہوکر) اگر کونٹس (مراد
ڈانیلا سے) مجکو اجازت دین تو مین ان سے
معافی طلب کرون کس لئے کہ اُن کی عمر بھر کی
مصیبت کا انجان ذریعہ ہون۔

ایک لمحہ کیلئے ڈانیلا کا دل پگھل گیا اور اُسنے
جواب نہین دیا لیکن اپنے اصلی مزاج پر پھر آگئی۔

بیٹراکس۔ آؤ۔ مان چلین۔ اب اس نواح
مین اور زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہین ہے۔ اسنے
جادوگرنی کے پتلے ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑے
اور نہایت انکساری سے ڈانیلا کو بندگی کرکے
چلی جارہی تھی کہ ایوان کے چند لواحقین جن مین
سے گزر کر اُنکے قریب آئے اور اُنکے ہمراہ بڈھا شہزادہ
امالفی اور اُسکے خاندان کے چند آدمی تھے۔

شہزادہ امالفی۔ (بیٹراکس کی طرف مخاطب ہوکر
ایک رنج آلود لہجہ مین) لیڈی صاحبہ میرے سپرد
یہ ناگوار خدمت ہوئی ہے کہ آپ کو اس امر کی اطلاع
کرون جس سے آپکو بڑا رنج پہونچیگا۔

بیٹراکس۔ اے شریف شہزادے۔ اگر کونٹس
آف سونٹو کو کسی امر کی اطلاع دینے آیا ہے تو
مجھے مناسب ہے کہ تجکو اس امر سے مطلع کردون کہ

میرا اس لقب پر کوئی استحقاق نہین ہی مین اس غریب
عورت کی لڑکی ہون اور یہ لیڈی اصلی کونٹس ہی۔
شہزادہ اور اُسکے کل ہمراہی تینون عورتون
کی طرف اس طرح دیکھنے لگے گویا وہ دیوانی
ہین۔ ڈوانیلا کی پوشاک سب سے اسکا اصلی
جنس ہونے پر پوشیدہ تھا۔ بیٹراٹس کی عجیب و
غریب تقریر اور ایلڈبیلا کی صورت یہ سب
باتین وہ تھین جنسے ہر ایک کو بالطبع تعجب معلوم ہوا۔
شہزادہ الفی (ڈوانیلا کی طرف مخاطب ہوکر)
اے جوان اس تقریر کا کیا مطلب ہی۔
ڈوانیلا نے شہزادہ الفی کے سوال کا صرف
یہ جواب دیا کہ اپنی خوبصورت ٹوپی اُٹھائی اور
مسکرا کر اپنے بال کھول ڈالے۔
شہزادہ۔ ارے۔ تو تو پاسٹورا ہی۔
ڈوانیلا (غرور سے) یور ہائنس۔ اب مین
پاسٹورا نہین رہی بلکہ کونٹس آف سورنٹو ہون۔
شہزادہ۔ اس تقریر سے تیرا کیا مطلب ہی۔
یہ بڈھی حبشی عورت کون ہی۔
ایلڈبیلا سامنے آئی اور بلا تکلف وہ کل
قصہ بیان کیا جو بیٹراٹس سے کہا تھا۔ یہ قصہ سُنکر
شہزادے کے کان کھڑے ہوگئے اور اُسنے کہا۔
شہزادہ۔ مین نہین جانتا مین کیا خیال کرون
بادشاہ کو بذات خود ان عجیب و غریب بیانات
پر غور کرنا چاہیئے (ایلڈبیلا سے) بڈھی عورت
کچھ عرصہ مین تجکو اپنے بیانات کی جانچ پڑتال

کا موقع دیا جائیگا کس لئے کہ ہز مجسٹی کا ارادہ ہی کہ
کل کسی وقت ایوان سورنٹو کو تشریف لائین۔
افسوس جس شخص کو اس قصہ سے دلچسپی ہوگی
وہی نہ ہو اُسن سکیگا۔ خواہ تم مین سے کوئی کونٹس
آف سورنٹو ہو۔ میرا مقصد تمھاری تلاش سے
یہ تھا کہ تم کو اپنے شریف والد کونٹ سورنٹو
کی وفات کی اطلاع دون۔
انہون نے ایک دوسرے کو نہایت
متعجبانہ نگاہون سے دیکھا مگر صرف بیٹراٹس
کے دل کو اس وفات کا اس قدر صدمہ پہونچا کہ
اسکے آنسو نکل آئے۔
شہزادہ (بیٹراٹس سے) مجکو ایوان سورنٹو کو
گئے مشکل سے ایک گھنٹہ ہوا ہوگا۔ اسوقت
معلوم ہوا کہ کونٹ اپنی میز پر مردہ پڑے ہین
اور شراب کی بوتلین اُنکے قریب رکھی ہوئی ہین
مین سمجھتا ہون کہ اُنھون نے مرض سکتہ سے قضا
کی۔ لیکن مین نے قصبہ الفی سے اپنا خاص
طبیب بلوایا ہی۔ اسکا فیصلہ مقدم سمجھا جائیگا
اب ایوان کو چلیئے اور جسقدر جلد ممکن ہوگا کونٹس
آف سورنٹو کے متعلق اس عجیب بھید کی تفتیش
کی جائیگی۔ (ایک ہمراہی کی طرف مخاطب ہوکر)
رڈالفو۔ اس بڈھی عورت کو اپنی حراست
مین لے لو تاکہ وہ بادشاہ صاحب کی تشریف
آوری پر موجود رہے۔
جادوگرنی۔ حراست کی کوئی ضرورت

نہین ہی۔ آپ اطمینان رکھئے مین اس نواح سے باہر نہین جاؤنگی۔

شہزادہ (غصہ سے) چپ چڑیل۔ رڈالفو میرا حکم سنا یا نہین؟

بیٹرائس۔ ایسا نہ کیجئے۔ مین اسکو حاضر لانے کی ذمہ وار ہون۔

ڈانیلا (نفرت سے بیٹرائس کو دیکھکر) تو ذمہ وار ہی۔

بیٹرائس کو اپنے منتیر رتبہ کا خیال آیا اور خاموش ہوکر پیچھے ہٹ گئی لیکن شہزادے نے دونون کو ایک سخت استعجاب سے دیکھا اور کہا

شہزادہ۔ بڈھی عورت کو کوئی ایذا نہین پہونچائی جائیگی۔ اسکو صرف ایوان کے ایک کمرے مین رہنا ہوگا اور اسکی خبرداری کیجائیگی۔ آؤ چلو۔

وہ ایوان کی طرف آہستہ آہستہ چلے اور حالانکہ ان کی حرکتون سے رنج کا اظہار پایا جاتا تھا لیکن حقیقی رنج صرف بیٹرائس کو تھا۔ آخر وہ ایوان کے احاطہ مین داخل ہوئے۔ سارے ایوان مین ایک سناٹے کا عالم تھا اور خدام ایوان ایک خوف زدہ حالت مین نہایت بے چینی سے پھر رہے تھے۔ شہزادہ امالفی اور باقی کل ہمراہی اس دھندلے کمرے مین داخل ہوئے جسمین کونٹ اپنے طلائی کوچ پر پڑا ہوا تھا۔ اسکا مرجھایا ہوا چہرہ پھولا ہوا تھا رنگت اڑی ہوئی تھی۔ اور سفید بال تکیے پر پریشان تھے۔ خلاصہ یہ کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا تھا۔

انیسوان باب

بالڈیوالو کے پاس ان کل واقعات کی اطلاع پہونچ گئی تھی جو نیپلس مین ہوئے تھے اور ڈاکو چند زبردست کارروائیان اختیار کر رہے تھے۔

بالڈیوالو اپنی زوجہ لیوسیا کے ساتھ اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ لیوسیا نے اس سے مہم کا مقصد دریافت کیا۔ اسنے یہ بات نہایت ڈرتے ڈرتے پوچھی گویا وہ ان باتون پر بحث کرنے کی عادی نہ تھی لیکن اسکے خاوند نے اسکو اپنی طرف کھینچا اور بجائے جواب کے اسکا ایک بوسہ لیا۔

اس خیال سے کہ بالڈیوالو بہت کم اظہار محبت کرتا تھا۔ لیوسیا کے خوبصورت رخسارون پر خوشی کی جھلک نمایان ہوئی اور جب وقت اس نے اپنا سر بالڈیوالو کے سینہ پر رکھا تھا اس کا دل نہایت بشاش تھا۔

بالڈیوالو۔ لیوسیا۔ مین ابھی تجھسے اپنی مہم کا مقصد نہین بیان کرونگا کیونکہ ابھی میری تجویز پختہ نہین ہی لیکن تو جانتی ہی کہ جو اصول مجکو اس مہم کے لئے مجبور کرتا ہی وہی ہی جس نے میری تمام زندگی بھر مجھ پر حکومت کی ہی۔

لیوسیا۔ بالڈیوالو۔ کیا کونٹ وسنزو تیرا ابتیا ہی؟ وہ اپنی بیباکی پر فوراً پچھتائی کس لئے کہ

بلڈیوالو نے اپنے لب کاٹ دیئے اور ناگہاں غصہ
سے اس کی پیشانی سیاہ ہوگئی۔ لیکن اس نے
لیوسیا کو اپنے پاس سے علیحدہ نہیں کیا اور جونہیں
لیوسیا نے ازراہ توبہ اس کا ہاتھ چوما
اس کا غصہ رفع ہوگیا۔

بلڈیوالو۔ لیوسیا۔ مجھ سے اس بات کا ذکر نہ کرو
مجھکو اس لڑکے سے محبت ہے اور اسکی خاطر کوئی
دقیقہ نہیں اٹھا رکھونگا۔

حالانکہ اسکے چوڑے سینے کی دھڑکن اور بھوں
کی خفیف جنبش سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اسکے
دل میں کوئی طوفان برپا ہے لیکن وہ چند منٹ
تک خاموشی سے کمرے کے اندر پھرتا رہا

بلڈیوالو (اپنے آپ) اور پھر بھی مجھے بعض
اوقات یہ خیال ہوتا ہے کہ اسکو مجھ سے محبت
ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا بات ہے۔ اُسکا رنگ
کس قدر صاف ہے اور آنکھیں کیسی نیلی اور بال
کیسے روشن ہیں لیکن انٹونیا تو میری طرح شب تار
کے مانند سیاہ تھی۔ جب میں نے ویران محل میں
اسکو اپنی زندگی کے حالات سنائے تھے تو وہ
کس قدر خائف بلکہ متنفر معموم ہوتا تھا۔ اور
اسی لئے میں انٹونیا اور اپنے بچے کی آئندہ
کیفیت بیان کرتے کرتے رہ گیا۔ خیر۔ پھر بھی یہ
خیال اچھا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔

وہ اپنی محویت سے بیدار ہوا اور لیوسیا کی
طرف خوف سے دیکھا۔ لیکن اُسنے اُس کو پھر
اپنی طرف کھینچا اور گو اندرونی رنج تبدیل
نہیں ہوا تھا تاہم اُسنے اسکو نہایت محبت
سے پیار کیا۔ اسکے تھوڑی دیر بعد بلڈیوالو
کشادہ میدان میں آیا اور دو سو ڈاکوؤں کو
جو مہم میں شریک ہونے والے تھے معائنہ کیا۔
کم تجربہ کار ڈاکوؤں کو مانٹی کارونیو کی حفاظت
کے لئے تجویز کیا کس لئے کہ یہ مقام ایسا
محفوظ تھا کہ صرف تھوڑے سے آدمی بھی غنیم
کی بہت بڑی فوج کا آسانی سے مقابلہ کرسکتے
تھے اور باقی ڈاکوؤں کو جو بڑے تجربہ کار اور
طاقتور جوان تھے مہم کے لئے مقرر کیا۔ حقیقت
یہ تھی کہ یہ سب ڈاکو انتخاب تھے اور اُن کے
علاوہ فارچونٹو کے بھی آدمی تھے جن کی مہم
میں شریک ہونے کی امید تھی اس کے بعد
بلڈیوالو چلا گیا اور بنیڈیٹو نے فوج کو ہمراہ
لیکر میدان سے کوچ کیا۔

بلڈیوالو نے کسی شخص کو اپنے ہمراہ نہیں
لیا اور صرف لیوسیا کو ساتھ لیکر پہاڑوں کو چلے
گیا۔ لیوسیا کے دل میں بلڈیوالو کی محبت سے
جرات پیدا ہوئی اور اسنے اب اسکا ہاتھ پکڑ لیا
جسوقت بلڈیوالو نے پھر جھک کر اسکا بوسہ
لیا تو خوشی کی تازگی اسکے چہرہ پر پھر نمایاں ہوئی
لیکن وہ اسکا شکریہ ادا کرنے کے لئے مڑی
تھی کہ بلڈیوالو بھی نظر سے غائب ہوگیا۔

کونٹ آف سورنٹو کی وفات کے تقریباً

ایک ہفتہ بعد ایک طوفانی دن کی صبح کا ذکر ہے کہ شاہی کشتی قصبہ سورنٹو کی طرف روانہ ہوئی۔ اسمین بادشاہ اور اسکے عملے کے لوگ تھے

مالک ایوان کی وفات کے بعد بادشاہ ایوان سورنٹو مین اکثر جایا کرتا تھا اور خصوصاً چونکہ وہ ڈوانیلا کی محبت مین دیوانہ ہو رہا تھا اسنے نیپلس کی عدالت مین تحقیقات کرنے کے بجاے ایوان سورنٹو مین ایلیڈ ٹیلیا کے بیانات کی تفتیش کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔ ان کل باتون کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ ڈوانیلا کو کونٹس آف سورنٹو اعلان کیا جاے۔ لیکن بیوقوف بادشاہ کو یہ معلوم کرنے مین دیر نہ لگی کہ اب ڈوانیلا کے مزاج بدل گئے ہین اور وہ بڑی مغرور ہو گئی ہے۔

جوان ڈیوک آف امالفی کیسلیمیر مین بیمار تھا لیکن شہزادہ امالفی یعنے جوان امالفی کا باپ اور شہزادہ کیپوا اور اُسکے رفقا کو تحقیقات کے وقت موجود رہنے کی اجازت مل گئی تھی۔

شاہی کشتی کے داخلے کے تھوڑی دیر بعد۔ ایوان کا بڑا نیلا کمرہ جو بطور عدالت کے کمرے کے سجایا گیا تھا شاہی پارٹی سے بھر گیا اور حالانکہ بادشاہ اپنی شریف زوجہ کو ہمراہ نہین لایا مگر اس کی پارٹی مین بہت سی عورتین بھی تھین۔

کمرے کے سرے پر ایک اونچے ڈیس کے وسط مین بادشاہ صاحب متمکن تھے اور اُنکے داہین بایَین جانب نیپلس کے دو نامی اور لائق وکیل بیٹھے ہوئے تھے۔

بایَین جانب ڈوانیلا بیٹھی ہوئی تھی اور ایک نہایت خوبصورت قیمتی پوشاک پہنے ہوئے تھی اور اسکے گرد بہت سی دولتمند اور بلند مرتبہ لیڈیان تھین جنھون نے اسکا سابق پیشہ اور چال چلن اپنے دل سے محو کر دیا اور اس عورت کو تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھنے لگین جسکو قسمت کے ایک دور نے ایکبارگی اس رتبہ اور منصب پر پہونچا دیا۔

اسی جانب بیٹراکس بیٹھی ہوئی تھی اور اسکے قریب صرف اسکی مان تھی حسین بیٹراکس بہت زرد اور آزردہ نظر آتی تھی اور ایسی سادہ پوشاک پہنے ہوئے تھی جو اس کے مرتبہ کے بالکل برعکس تھی لیکن اسکی حیا اور شرم نے فرقہ مذکور کے دل مین ڈوانیلا کے حسن سے زیادہ نیک اثر پیدا کر دیا۔

چونکہ بیوقوفی سے یہ بھی خیال کیا جاتا تھا کہ وشرو کی نسبت چند عجیب و غریب حالات بیان کئے جاینگے اس لیے شہزادہ کیپوا اور شہزادہ امالفی مع اپنے اپنے رفقا و مصاحبین کے کمرے مین ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے تھے اور ان مین سے بہت سے ایک دوسرے کو حسد و نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے

تھے۔ جو ہین خاص وکیل استادہ ہوا ایک سناٹا چھا گیا اور شاہ کارلو نے اپنا سر کرسی کے سہارے لگا کر آنکھین بند کرلین۔ خاص وکیل نے اول تو ایک مختصر بیان جو پیشتر سے تیار کر رکھا تھا سنایا۔ اسکے بعد ان بیانات کا اعادہ کیا جو ایلڈا ابیلا نے سنائے تھے اور پیدائش کے وہ نشانات بیان کئے جن کا اصلی وارثہ کے جسم مین ہونا مشہور تھا۔ یہ نشانات ڈانیلا کے جسم پر ثابت ہوئے اور بیٹرائس کے جسم پر نہین ملے۔

تاج کی جانب سے دوسرے ایڈوکیٹ نے بیٹرائس کا بیان پڑھا جسمین اقرار تھا کہ مین ایلڈا ابیلا کے بطن سے پیدا ہوئی اور کونٹ سورنٹو مرحوم کی غیر حقیقی لڑکی ہون اور ڈانیلا بطور کونٹ مرحوم کی جائز دختر کے ریاست سورنٹو اور اسکے اعزاز کی حقیقی وارث ہے۔

اسکے بعد ایلڈا ابیلا کو استادہ ہونے کی فہمائش کی گئی۔ وہ استادہ ہوئی اور ایڈوکیٹ کو گھورتی رہی جس سے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

"ایلڈا ابیلا۔ کیا تو اس جرم کے خلاف کوئی عذر پیش کر سکتی ہے کہ تو نے کونٹس آف سورنٹو کو اسکی طفلی مین چرایا اور اسکو اپنی زندگی کے انیس برس تک اپنے جائز حقوق سے محروم رکھا۔"

جادوگرنی نے جواب دینے کے قبل ڈانیلا پر نفرت کی نگاہ ڈالی اسکے بعد ایڈوکیٹ کی طرف مخاطب ہوکر دھیمی آواز مین جواب دیا۔

ایلڈا ابیلا۔ یور ہائنس۔ مجھکو اس بات کا حق حاصل تھا۔

وکیل۔ (تعجب سے بھوین چڑھاکر) کیسا حق؟

ایلڈا ابیلا۔ مجکو اپنے دھوکے باز خاوند سے انتقام لینے اور اپنے بچے کی راحت کو اسکی دوسری بیوی کے بچے کی راحت پر ترجیح دینے کا ٹھیک حق تھا۔

وکیل۔ (زور سے) تیری گفتگو بالکل لغو اور بے معنی ہے۔

اس موقع پر بادشاہ نے آنکھین کھولدیں۔

ایلڈا ابیلا۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا مین کہہ چکی لیکن یہ مین ضرور کہونگی کہ میری باتین اس الزام کی طرح لغو اور بیہودہ نہین ہین۔ آپ نے اس بہادر عورت پاسٹورا عرف ڈانیلا عرف کونٹس آف سورنٹو کی ترغیب سے مجھ پر عاید کیا ہے بلا اس خیال کے کہ اس گفتگو سے نفرت اور طنز ٹپکتی تھی۔ ایلڈا ابیلا کا جواب بھی ایک کھلبلی پیدا کرنے کے لیئے کافی تھا۔

ڈانیلا کی آنکھین چمکنے لگین اور اسکے رخسار شرم اور غصہ سے سرخ ہوگئے۔ بیٹرائس نے خائف ہوکر اپنی مان کو زرد دیکھا دیا اور دونون وکیل ازحد حیران و ششدر نظر آئے۔

بادشاہ سے ایک لمحہ مشورہ کرنے کے بعد خاص وکیل پھر استادہ ہوا۔
وکیل۔ محض بخیال پابندی دستور مجھکو حضور سے القاب شاہ نیپلیس کی طرف سے یہ بیان کرنا ہو کہ تحقیقات ختم ہوگئی اور ڈان ڈاپیلا کو حضور ممدوح نے حقیقی کونٹس سونیٹو باقاعدہ طور پر تسلیم فرمایا۔
حالانکہ یہ بات کسی طور پر ممکن نہ تھی کہ کوئی دوسرا نتیجہ اخذ کیا جائیگا لیکن اس تجویز کے محض اعلان نے ایک ہلکہ مچا دیا۔ بیٹرائس کمرے کے چھوڑ دینے کیلئے اٹھی اور جوان ڈیوک گریونیا نے ایک سچے اور شریف جنٹلمین کیطرح اسکے ہمراہ جانا چاہا مگر وہ شہزادہ کیپوا کا ایک اشارہ پاکر رک گیا۔ بیٹرائس اپنی کرسی پر جا بیٹھی اور جوان ڈیوک بھی اسکے قریب بیٹھ گیا۔
وکیل نے ایلڈاپیلا کو اٹھنے کی پھر فرمائش کی۔
وکیل۔ حضور معلی القاب کو یہ بھی یقین دلایا گیا ہو کہ تجکو کونٹس وسنزو کی پیدائش کے متعلق چند خفیہ حالات معلوم ہین۔
جادوگرنی نے کوئی جواب نہیں دیا اور اسکی خاموشی بمنزلہ منظوری کے سمجھی گئی۔
وکیل۔ (اُس سپاہی سے جو دروازہ پر کھڑا ہوا تھا) قیدی کو آنے دو۔
تھوڑی دیر مین وسنزو نمودار ہوا اور اُسکے ہمراہ اسکا دوست کونٹ کارافا تھا اور اُسکے آتے ہی سب کی نگاہین اُسپر پڑنے لگین۔ اسکے دوستون نے اسکو موزون اور مناسب پوشاک مہیا کردی تھی اور چونکہ گذشتہ چودہ یا پندرہ روز سے بمقابلہ سابق قید کی سختیان بھی کم جھیلنا پڑی تھین اسلئے اسمین کچھ کچھ قدیم مردانہ حسن اور قوت آگئی تھی لیکن اسمین شک نہ تھا کہ وہ اب بھی زرد پڑا ہوا تھا۔
اسکو ڈاپیلا اور بیٹرائس سے مراتب کی تبدیلی کی اطلاع ہوگئی تھی اور اب جو اُسنے بیٹرائس پر شفقت اور مہربانی کی ایک نظر ڈالی تو بیٹرائس کے غمگین دلمین وہ تفاخر اور خوشی پیدا ہوگئی جو اُسنے ایک عرصہ سے نہین دیکھی تھی ڈاپیلا لٹ مری اور حالت کوفت مین کانپنے لگی۔
وکیل کا ایک اشارہ پاکر بہادر سپہ سالار شاہزادہ کیپوا کے قریب اور اُسکے دوستون کے وسط مین بیٹھ گیا اور وکیل نے جادوگرنی سے پھر سوال کیا۔
وکیل۔ عورت کیا یہ صحیح ہو کہ تجکو کونٹ وسنزو کی پیدائش کے متعلق چند بڑے زبردست راز معلوم ہین۔
ایلڈاپیلا۔ ہان معلوم ہین۔
وکیل۔ حضور معلی القاب یہ راز سننا چاہتے ہین۔
ایلڈاپیلا۔ یہ ناممکن ہو کیونکہ مین نے اپنا ارادہ بدل دیا ہو اور ان رازون کو ظاہر کرنا نہین چاہتی۔
اس سے ایک تازہ کھلبلی پیدا ہوگئی اور دوباب شاہی کو دوسرا صدمہ پہونچا شاہ کا رلو کا غصہ بھڑک

اُٹھا اور وہ اپنے دل مین سوچنے لگا کہ اس چڑیل
کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دون یا دس سوکس پہاڑ کی آگ مین
ڈلوا دون۔

وکیل۔ اے بدنصیب گمراہ تیری کیون شامت
آئی ہے۔ کیا جب تجھپر سختی ہوگی تو تب اٹھیگی۔

وکیل نے فوجی سپاہیون کیطرف دیکھا اور وہ
شخص عدالت کے حکم کی تعمیل کیلئے آگے بڑھے۔

ایلڈا ایبلا اپنے چہرے کو کچھ دیر تک اپنے ہاتھون
سے چھپائی رہی لیکن ہاتھون کا چہرے سے علیحدہ
ہونا تھا کہ سپاہی ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور ساری
جماعت پر عجیب خوف طاری ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ اسکے سر مین ایک خول دار لالٹین ہے اور آگ جل
رہی ہے۔ اسکی آنکھون سے ایک غیر فطرتی روشنی چمکتی
تھی اور اسکے لمبے لمبے بال اپنی گانٹھون سے کھلکر
برف کے تختون کیطرح پریشان ہوگئے تھے اور اسکا
سارا چہرہ اصلی شعلہ معلوم ہوتا تھا۔ سپاہی ڈر گئے۔

وکیل کو سخت استعجاب ہوا اور بادشاہ کے ہوش
مفقود ہوگئے۔

ناظرین آسانی سے سمجھ سکتے ہین کہ ایلڈا ایبلا ایک
کیمیائی ترکیب سے جسمین اسکو دستگاہ حاصل تھی
اپنی صورت مین ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کرسکتی
تھی لیکن ایسے زمانہ مین جب جہالت اور سست
اعتقادی پھیلی ہوئی ہو اور ان لوگون کو جنھون
نے اسکو اس غیر معمولی ہیئت مین دیکھا یہ عورت
اصلی چڑیل معلوم ہوئی۔

جادوگرنی اس زور سے ہنسی کہ سارا مکان گونج
اٹھا اور اسکے منہ سے آگ کے شرارے نکلتے ہوئے
معلوم ہوئے۔ اسکے بعد اسنے ایک فتحمندانہ شان سے
اپنے ہاتھ سر سے اونچے اٹھا کر ہلائے اور کہا بیوقوفو
نادانو کمبختو۔ تم مجھکو اپنی بیٹی سے جدا کرکے ایک
لمحہ کیلئے کامیاب ہوجاؤ لیکن یاد رکھو کہ وہ سنرو تم
سب سے اعلی مرتبہ ہوا اور اب بھی اپنے بزرگون کے
تخت پر جلوہ افروز ہوسکتا ہے۔ یاد رکھو کہ خدائے
تعالی ڈاکوؤن کے ذریعہ سے امالفی پر اپنا غصہ
اتار رہا ہے مجھے وہ دوڑتے ہوئے شعلے دکھائی دیتے
ہین جو اسکے محلون کو جلا رہے ہین۔ مجھے ایک
آواز سنائی دیتی ہے جو کانے ڈیوک امالفی کی ہے۔
نادانو۔ خدا حافظ۔

بیٹرائس اپنی کرسی پر پیٹھ لگائے ایسی بےحس و
حرکت پڑی ہوئی تھی کہ مردہ معلوم ہوتی تھی اور
اسکی آنکھین بند تھین۔

جادوگرنی نے اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور
ایک مرتبہ چیخ مار کر کمرے سے باہر چلی گئی اور کوئی
مزاحم یا درپے آزار نہین ہوا۔

حاضرین مین صرف کونٹس ڈانیلا جادوگرنی کے
فنون سے واقفیت تامہ رکھتی تھی اور بھری محفل
مین صرف وہی ایک عورت تھی جسکو خوف نہ
معلوم ہوا۔ باقی جتنے تھے سب کے دلون مین
تھوڑا بہت ڈر پیدا ہوگیا۔

ڈانیلا۔ (چلا کر) لینا۔ پکڑنا۔ جانے نہ دینا

یہ محض دھوکے باز ہے۔ اس نے اپنے چہرے پر زہر مل لیا ہے۔

لیکن اب کیا ہوتا تھا۔ ایوان اور اُسکے گردو نواح میں بڑی تلاش و جستجو کی گئی اور سپاہیوں نے واپس آکر اطلاع دی کہ ایلڈا بیلا بھاگ گئی اور اسکا کہیں پتہ نہیں ہے۔

اسکے بعد کیپوا نے قیدی وسنزو کے حق میں اور امالفی نے اُسکے خلاف تقریریں کیں۔ کیپوا نے مظلوم کی دادرسی کی درخواست کی اور امالفی نے بیان کیا کہ وسنزو بادشاہ کا دشمن اور ڈاکوؤں کا دوست ہے اور اسوجہ سے موت کا مستحق ہے۔

بیسواں باب

"بلڈیوالو"! "بلڈیوالو"! "بلڈیوالو"!

یہ وہ خوفناک آوازیں تھیں جو بم کے گولوں کیطرح ایوان سورنٹو کے نیلے کمرے میں گونج رہی تھیں۔ ساری جماعت ڈر کر کھڑی ہوگئی اور سب نے اپنی اپنی تلواروں کے قبضہ پر ہاتھ رکھا اور اب شاہ کارلو کو اپنی ایک قابل تعریف صفت کے اظہار کا موقع ملا کس لئے کہ گو وہ بیوقوف پرلے سرے کا تھا لیکن بزدل نہ تھا۔

بادشاہ۔ صاحبو۔ تیار ہو جاؤ اور میرے ہمراہ ایوان کے باہر چلو دیکھیں۔ یہ کیسا شور بپا ہے۔ اس اثنا میں گارد کو چاہیے کہ قیدی کو ہماری شاہی کشتی میں لے جائے۔

اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی اور چند لمحہ بعد خود بدولت ایوان کے سامنے میدان میں آکر کھڑے ہو گئے اور بہت سے رفقا و مصاحبین سپاہی و ہمراہی برہنہ تلواریں لئے اُن کے ہمراہ تھے۔ ایوان سورنٹو کا لشکر بھی فوراً تیار ہو گیا اور وہ فوجیں جو دارالخلافت سے بادشاہ کے ہمراہ آئی تھیں ترتیب سے کھڑی ہو گئیں۔ لیکن قرب کے موضع کے باشندوں اور بچوں اور بوڑھوں اور مرد اور عورتوں کا غول کا غول سخت سراسیمہ اور پریشان حالت میں ایوان سورنٹو کے احاطہ کی طرف بھاگا آرہا تھا اور یہ اُنھیں لوگوں کا شور و غل تھا جس نے اتنے آدمیوں کی طبیعتوں میں انتشار اور خوف پیدا کر دیا تھا۔

بادشاہ۔ (اپنے گارد کے کپتان سے) انٹونیو یہ کیا ماجرا ہے کیسا شور ہو رہا ہے۔

کپتان۔ (تلوار سے سلامی دیکر) حضور میں نے ایک آدمی کو حالات صحیحہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے کس لئے کہ مجھے ان خوفزدہ دیہاتیوں کا اعتبار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں تھوڑی دیر میں ساری کیفیت معلوم ہو جائیگی۔

اسیوقت لمبی سفید سڑک پر خاک اُڑتی ہوئی نظر آئی اور معلوم ہوا کہ ہرکارہ آرہا ہے۔ اسوقت ہر شخص کی نظر اس ہرکارے کی طرف مائل تھی۔ اور سب کے سب اس انتظار میں تھے کہ وہ جلدی سے اس تفتیش کا نتیجہ بیان کرے۔

ہرکارہ مذکور آہستہ آہستہ اور بدقت تمام
آرہا تھا اور چونکہ اسکا خود دیکھتا ہوا تھا اور اسکے
خاک آلود جسم پر خون کے دھبے نظر آتے تھے اس
سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بری طرح زخمی ہوا
ہو مگر شہزادہ امالفی کی بے صبری اسقدر بڑھی ہوئی
تھی کہ اسکو ہرکارہ کے زخم اور حالت کا مطلق
خیال نہوا اور اسنے ضبط کو ہاتھ سے دیکر غصہ
سے کہا "او بدمعاش - بولتا کیوں نہیں"
لیکن غریب ہرکارہ شاہی گارڈ کے کپتان
سے صرف دو ایک باتین کرنے پایا تھا کہ بیہوش
ہوکر زمین پر گر پڑا -

کپتان - حضور کو یہ سنکر افسوس ہوگا کہ ڈاکو
سپاہیوں کا ایک دستہ پہاڑوں کو واپس جارہا ہے
اور اسکے ہمراہ بہت سے قیدی ہین جنمین جوان
ڈیوک امالفی اور ڈیوک آف کیسلیرو بھی ہین -
شہزادہ امالفی غصہ اور رنج سے چیخ اٹھا
"انصاف! انصاف!"
بادشاہ نے ہمدردی سے اسکی طرف دیکھا
اور شہزادہ نے پھر کہا -

امالفی - حضور یقین کامل فرمائین کہ یہ کیپوا
ڈاکوؤن اور قاتلون کا ساتھی ہے اور یہ سارے
کانٹے اسی دغاباز کے بوئے ہوئے ہین - اب تو
میرے حق مین انصاف فرمائیے -

بادشاہ - شہزادہ صاحب آپکو حقیقت مین بڑا
صدمہ پہونچا ہے لیکن آپ گھبرائیے نہیں -

امالفی (اپنے سفید بال نوچ کر اور شدت
رنج سے ہاتھ پیر شیک کر) انصاف! انصاف
(زور سے آہ بھرکر) ہائے میرے بچے! -

بادشاہ - شہزادہ امالفی! بخیال اسکے کہ آپ
اسوقت مصیبت مین مبتلا ہین ہم آپ کے اس
نامناسب اور نازیبا برتاؤ سے چشم پوشی کرتے
ہین لیکن یہ یاد رکھئے یہ چشم پوشی صرف ایکدفعہ
کے لئے ہے (کیپوا سے) شہزادہ کیپوا اب کشتی پر
سوار ہوجاتے ہین تامل نہ کرنا چاہئے آپ ہمارے گارڈ
کے ہمراہ باندھ تک چلینگے -

کیپوا - حضور کے گارڈ کا کپتان فوجی سپاہیوں
کو لا رہا ہے اور جوہین حضور معلے القاب کشتی
پر بیٹھ جائینگے مین فوراً کیسلیرو کی رہائی کے
لئے کل فوج لیکر کوچ کردونگا -

بادشاہ - شریف کیپوا - یہ نہ سمجھنا کہ مین تمہاری
بہادرانہ اور نمایان خدمات کو بھول جاؤنگا

جسوقت بادشاہ کی پارٹی نیپلس کو روانہ
ہوئی اور اسنے کنارہ کی طرف مڑکر دیکھا افسوس
چھوٹے جزیرہ نما کی آبادی مین خوف کے متواتر
آثار پائے اور جسوقت شاہی کشتی گولون کی
حد سے بچی ہوئی تیزی سے چلی جارہی تھی آگ
کے شعلے آسمان تک بلند ہوتے نظر آئے جنسے
ظاہر ہوا کہ ایوان کیسلیرو پھونک دیا گیا -
کشتی گھر اور قرب کے موضع بھی جل رہے
تھے لیکن امالفی کا قلعہ جو اپنی مضبوطی اور پائداری

ہین کل جنوبی اٹلی مین لاثانی تھا محفوظ گھر طا تھا
بندوقون کی باڑھین اب بھی سنائی دیتی تھین
اور معلوم ہوتا تھا کہ ڈاکوؤن کا مقصد پورا ہوگیا
اور وہ پہاڑون کو لوٹے جا رہے ہین۔
کیسلمیر کی بربادی کے بعد دو دن گزر گئے
اور چھوٹے جزیرہ نما مین سابق کی بہ نسبت
کچھ امن و اطمینان پیدا ہوگیا۔
اسی دن کی صبح کا ذکر ہے کونٹس ڈانیلا آف
سورنٹو کی سفری گاڑی نیپلس مین داخل ہوئی
اور دیوان شاہی کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔
کونٹس ڈانیلا گاڑی سے اتر کر دیوان کے
دروازہ کی طرف چلی لیکن اسکے دل مین تھوڑا
سا خوف غالب تھا اور جب اسنے ایک ڈاکو کو
ایک لمحہ کے لئے جھانکتے اور اسکے بعد سایہ کیطرح
بھیڑ مین سے بھاگتے ہوئے دیکھا تو اس کے
خوف کو اور ترقی ہوئی۔
جو شخص اسکو بادشاہ کے حضور مین پہونچانے
کے لئے انتظار کر رہا تھا شاہی گارڈ کا کپتان تھا۔
ڈانیلا اس شخص کے ہمراہ ہوئی اور گونجتے ہوئے
بالاخانون اور عظیم الشان زینون سے بادشاہ
کے کمرے مین داخل ہوئی۔ بادشاہ نے نہایت
مہربانی اور خلوص عقیدت سے اسکا استقبال
کیا لیکن چونکہ اسکے ساتھ ملکہ بیٹھی ہوئی تھی اسلئے
ڈانیلا کی پیشانی مین شکن پڑ گئی اور اس کے دل
مین یہ کیفیت دیکھکر اور زیادہ خوف طاری

ہوگیا کہ بہت سی لیڈیون اور جنٹلمینون کے
درمیان بیٹرائس بھی بیٹھی ہوئی تھی۔
بادشاہ۔ واللہ! کونٹس نے بھی کیا حسن پایا ہے
میرا خیال ہے کہ ہم سب کو سیر و سفر کا عادی ہونا چاہئے
مین دیکھتا ہون کہ آفتاب کی تمازت سے تمھارے
لاثانی حسن کو اور ترقی ہوئی ہے۔
ملکہ نے اپنے ہونٹ کاٹ لئے اور ہٹ کر
الگ کھڑی ہوگئی۔
بادشاہ۔ (ڈانیلا سے) حسین کونٹس ہم ایک
گھنٹے کے اندر کونسل چیمبر مین ایک دربار منعقد
کرنے والے ہین اگر تمھارا دل چاہے تو تم بھی شریک
جلسہ ہوسکتی ہو۔ ہمکو یہ غور کرنا ہے کہ اس زبردست
ڈاکو بلڈیوالو کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے۔
ڈانیلا نے لاپروائی سے اپنا سر ہلایا۔ اور
بادشاہ نے اس عجلت سے جو بالکل نامناسب
اور نازیبا تھی پھر کہا۔
بادشاہ۔ سوا معزز اور مقتدر لوگون کے
اور کوئی اس جلسہ مین موجود نہونگے۔
لیکن اسمین شک نہ تھا کہ جب ڈانیلا نے
بیٹرائس کی طرف دیکھا تو اسکی ناک چڑھ گئی۔
ملکہ۔ لیڈی بیٹرائس بطور میری خاص ہم صحبت
کے ہمارے ہمراہ جائینگی۔
ملکہ نیپلس بیٹرائس کے قریب کھڑی تھی اسنے
اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا اور اسکو اپنے پاس
قریب بٹھایا۔ اس کارروائی سے درباریون مین

ایک ہل چل پیدا ہوگئی ۔ بادشاہ نے اپنے ہونٹھ کاٹ لئے اور ڈانیلا کی رنگت فق ہوگئی۔

اکیسوان باب

تھوڑی دیر بعد جب شاہ کارلو اور اُسکے چیدہ چیدہ رفقا و مصاحبین اور درباری کونسل چیمبر مین جمع ہوگئے تو سب سے زیادہ شہزادہ امالفی کے جذبات تبدیل پذیر تھے۔

اسکا بیٹا پہاڑون مین قید تھا اور اس کی زندگی اور آزادی ان لوگون کے ہاتھ مین تھی جنکو تہ تیغ کرنے کے لئے اسکو شاہی اجازت حاصل تھی۔ شاہ نیپلس جسطرح ایوان سونٹو مین اپنے دو خاص وکیلون کے درمیان بیٹھا تھا اُسی طرح یہان بھی اُنھین دونون وکیلون کے درمیان جلوہ افروز تھا اور ان مین سے ایک کا اشارہ پاکر شاہی گارد کے سپاہیون نے ڈاکوؤن کے ایک قاصد کو کمرے کے اندر آنے دیا۔

یہ شخص بینیڈیٹو تھا۔

اس لٹیرے کی گستاخی سخت حیرتناک تھی۔ وہ بڑے اطمینان سے گارد کے درمیان سے کمرے مین داخل ہوا اور ازراہ تعظیم فقط اپنی ٹوپی اُتار لی۔

اس کے لئے ایک خاص جگہ محفوظ کردی گئی تھی لیکن اُسنے ایک زیادہ ممتاز جگہ پسند کی اور تماشائیون اور دو وکیلون کے درمیان اس طور پر کھڑا ہوا کہ وکیل اس کے داہنی جانب تماشائی بائین جانب اور وسنزو سامنے تھا۔ خاص وکیل نے قاصد سے پوچھا۔

”کیا تم پہچانتے ہو کہ جو شخص تمھارے سامنے کھڑا ہی کونٹ وسنزو ہی؟“

بینیڈیٹو وکیل کیطرف رکھائی سے بولا ”مین اس دربار مین وسنزو کے سوا صرف اس چھوٹی خادمہ کو پہچانتا ہون جو حضور ملکہ کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہی ہی۔ یہ بیانکا ہی۔ جو ایک مرتبہ میری معشوقہ تھی اور اب ماسٹایو کی معشوقہ ہی جو نہ ہامس شہزادہ امالفی کا مقرر کیا ہوا قاتل ہی۔“

اس بے پروایانہ اور نامناسب تقریر نے ایک کھلبلی پیدا کردی اور بیانکا ملکہ کا ایک ملامت آمیز اشارہ پاکر کمرے سے چلی گئی۔ بینیڈیٹو مسکرایا کس لئے کہ اسکا مطلب بر آیا۔

وکیل (بادشاہ سے) بجا ارشاد۔ سکے کہ ایک ضروری معاملہ درپیش ہی۔ مین امید کرتا ہون کہ حضور اس شخص کی گستاخی سے کچھ دیر کے لئے چشم پوشی فرمائین گے۔

بادشاہ۔ (چونک کر) ہمین تو یہ گستاخی پسند ہی۔

شہزادہ امالفی۔ حضور یہ شخص شکنجے مین کھینچے جانے کے قابل ہی۔

بادشاہ۔ (ایک مصنوعی سنجیدگی سے) ہان۔ تو آپ کے بیٹے کو کیا ہوا؟

مصیبت زدہ باپ آہ بھر کر بیٹھ گیا۔

وکیل۔ (قاصد سے) بلڈیوالو کیا تجویزین پیش کرتا ہی؟

بینیڈٹو۔ ہمارے کپتان کی حراست مین اور
قیدیون کے علاوہ ڈیوک آف املفی اور ڈیوک
آف کیسلیریہ ہین۔ وہ ڈیوک آف کیسلیریہ کو دہ ہزار
روپیہ لیکر چھوڑیگا اور ڈیوک آف املفی کو کونٹ
وسنزو کے بدلے مین۔

تھوڑی دیر تک آپس مین کانا پھوسی رہی
اسکے بعد وکیل اٹھا اور ہمکلام ہوا۔

"حضور معلی القاب تمھارے کپتان صاحب
سے گفتگو کا ارادہ ظاہر فرماتے ہین اور
دن کے اندر درہ نوڈیبا مین ملاقات کرینگے۔"

بینیڈٹو۔ درہ نوڈیبا تونیپلس کے بہت قریب ہے۔

وکیل۔ یہ تو سچ ہے لیکن تم اپنے کپتان کو بادشاہ
صاحب کی بات کا یقین دلاسکتے ہو۔ حضور
معلے القاب کے ہمراہ ایک سو جنگی سپاہی ہونگے
اور اگر بلڈیوالو پسند کرے تو وہ بھی اپنے ہمراہ
اسی قدر آدمی لاسکتا ہے۔

بینیڈٹو۔ نہین۔ بلڈیوالو کو صرف پچاس آدمی
کی ضرورت ہوگی۔ ہمارا ایک ڈاکو آپ کے
دو سپاہیون کے برابر ہے۔

وکیل۔ ہم کو ان گستاخانہ دلیلون سے تو
معاف رکھو اور یہ بتاؤ کہ جو شرایط شاہ نیپلس
نے ازراہ ترحم قبول فرمائے ہین تمھارے
افسر کی رائے کے مطابق ہونگے یا نہین۔

بینیڈٹو۔ جو شرائط کہ بلڈیوالو نے ازراہ مہربانی
تجویز فرمائے ہین انکی پابندی ہوگی۔

وکیل۔ تو یہ طے ہوگیا کہ آج کے چھٹے دن
درہ نوڈیبا مین ملاقات ہوگی۔

بینیڈٹو۔ ہان طے ہوگیا۔ آج کے چھٹے دن
درہ نوڈیبا مین ملاقات ہوگی۔

اس تصفیہ کے بعد کانفرنس ختم ہوگئی۔

درہ نوڈیبا راستہ مانٹی کارونیو اور سمندر
کے وسط مین کوہ اپی نائنس کے ایک ڈھالو مقام
کی چوٹی پر واقع تھا۔ اسکے پشت اور شمال اور
جنوب مین پہاڑ تھے لیکن خود چوٹی مغربی جانب
تھی اور یہان سے سرسبز میدان نظر آتے تھے۔
نیلا سمندر بخوبی دکھائی دیتا تھا۔ داہنی
جانب نیپلس کے مکانات اور منارے تھے اور
میدان مین لہلہاتے ہوئے کھیت اور خوبصورت
موضع تھے۔ لیکن اس منظر کی سب سے زیادہ
ممتاز عمارت املفی کا قدیم محل تھا۔

غرض یہ ہے کہ جو مقام بلڈیوالو اور شاہ نیپلس
کی ملاقات کے لیئے ٹھہرا تھا وہ بلڈیوالو کے
لیئے بڑا خطرناک تھا اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
بلڈیوالو کو بادشاہ کی بات پر بے اندازہ اعتبار
تھا ورنہ وہ مخدوش جگہ کو ملاقات کے لیئے منظور
نہ کرتا کس لیئے کہ اس مقام پر دغابازی کی حالت
مین شاہی افواج کے حملہ کا ڈر تھا۔ لیکن یہ
گرگ باران دیدہ ایسا کچا نہ تھا کہ پیشتر سے کوئی
مناسب تدبیر اختیار نہ کرتا توجہ کیا کہ نیپلس
کے بادشاہ کو ہستان کے لیڈرون سے ہمیشہ سے

ایسا برتاؤ کرتے آتے ہیں اور اس مرتبہ بھی
شاہ کارلو اول شہزادہ کیپوا کی رائے کے
خلاف شہزادہ امالفی کی صلاح پر چلکر اس
عام برتاؤ سے مستثنیٰ ثابت نہیں ہوا جیسا کہ بعد
کے بیان سے ظاہر ہوگا۔

جس دن بنیڈٹو کی بادشاہ سے ملاقات ہوئی
ہے اسکے چھٹے دن کی صبح کا ذکر ہے کہ بلڈپوالو اپنے
ایکسو ہمراہیوں کیساتھ اس وسیع میدان میں
خیمہ زن تھا جو ڈھالو مقام کی چوٹی کے محاذی
واقع تھا۔ ڈاکوؤں کیساتھ انکی کاردنیو کی عورتیں
بھی تھیں اور ان عورتوں کے درمیان ڈیوک
آف امالفی اور کیسلیر نہایت حفاظت سے قید تھے
سطح پڑاؤ کے اوپر پہاڑ کی چوٹی پر لکڑیوں کا
ایک انبار چنا ہوا تھا اور یہ مقام اسقدر اونچا
تھا کہ یہاں پہاڑی بکرے کا بھی گزر نہیں ہوسکتا
تھا۔ لیکن لیوسیا یعنے ڈاکوؤں کے کپتان کی بیوی
سوجست میں آسانی سے پہونچ جاتی تھی۔ تجویز
قرار پائی تھی کہ اگر شاہی جماعت کی طرف سے دغابازی
کا کوئی ظہور ہو تو اس لکڑی کے انبار میں آگ
لگادیجائے تاکہ فارچونیٹو کو اطلاع ہو جائے۔

فارچونیٹو اس گنجان جنگل میں تعینات تھا
جو ایوان امالفی سے پون کوس پر واقع تھا۔ اور
اسکو فہمائش کردی گئی تھی کہ آگ کے مشتعل ہوتے
ہی ایوان امالفی پر یورش کر فوج سے دھاوا بولدے
یہ وہ سادہ تیاریاں تھیں جو بلڈپوالو نے بادشاہ
سے ملاقات کرنے کے لئے کی تھیں اور وہ چھٹے دن
علی الصباح بنیڈٹو کو اپنے ہمراہ لئے ڈھالو
مقام کی چوٹی سے اس شاہراہ کو دیکھ رہا تھا جو
ایک شفاف چشمے کی طرح میدان کو گئی تھی۔ ڈاکو
اپنے ہاتھوں میں اپنے ہتھیار لئے عجیب دلفریب
لاپروائی سے گشت کر رہے تھے اور لیوسیا
اور اسکی ساتھی ڈاکو عورتیں صبح کا کھانا تیار
کرنے میں مصروف تھیں۔

بنیڈٹو۔ کپتان صاحب۔ مجھے باغ کے سرے
پر ایک خود چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔

بلڈپوالو۔ ہاں وہ آتے ہیں۔

اس موقع پر سو سوار خود پہنے اور نیزے
لئے بہت تیزی سے باغ سے آتے نظر آئے۔

بنیڈٹو۔ کپتان صاحب معاف فرمائیگا۔
آپ نے درہ نوڈینا کے مشرقی سرے کی
حفاظت کا کوئی انتظام نہ فرمایا۔

بلڈپوالو۔ مجھے بادشاہ کی بات کا اعتبار ہے
اور اسوجہ سے درہ کی کوئی حفاظت نہیں کی گئی
لیکن اگر دغابازی کا برتاؤ کیا گیا تو آگ مشتعل
کردی جائیگی اور ایوان امالفی اڑادیا جائیگا۔

ایک گھنٹہ بعد شاہی فوج ڈاکوؤں کی فوج
کے مقابل میں آراستہ کی گئی۔ پہاڑوں پر چڑھنے کے
قبل مسلح سوار گھوڑوں سے اتر پڑے تھے
بادشاہ اپنے گھوڑے پر سوار رہا لیکن شہزادہ
کیپوا اور امالفی جو اسکی جماعت کے ساتھ تھے

سطح چٹان پر پہونچ کر گھوڑون سے اُتر پڑے
دسنزد جوان کونٹ کارانا کے ہمراہ تھا اور ایک
گارد اسکی حفاظت کے لئے تعینات تھا۔ ملکہ
اور دربار کی اور لیڈیان پیچھے تھین اور ڈانیلا
کونٹس آف سورنٹو بھی بہت سے خطاب یافتہ
لیڈیون کے درمیان تھی۔ اب وہ بظاہر بڑی
متحمل اور نیک مزاج بنی ہوئی تھی اور ملکہ کو
خوش کرنے کی ہر طور پر کوشش کرتی تھی یہان
تک کہ بیٹر الس کو بھی نظر شفقت سے دیکھتی تھی
جو ملکہ فیلس کے ہمراہ تھی۔

بلڈیوالو دونون جماعتون کے درمیان سے
کھلے ہوئے میدان کی طرف بڑھا اور اسکے مردانہ
حسن سے سب لوگون پر رعب چھا گیا۔

بلڈیوالو بادشاہ کے روبرو نہایت ادب سے
سر جھکا کر) حضور عالی۔ ڈیوک آف امالفی اور
ڈیوک آف کیسلمیر جناب کی خدمت مین حاضر ہین۔

بلڈیوالو نے ڈاکوؤن کے گارد کو ڈیوک آف
امالفی کی رہائی کا اشارہ کیا اور وہ اپنی قید سے
یکایک آزاد ہوکر بادشاہ کی خدمت مین آداب
بجالایا اور اپنے باپ سے ملا۔

بلڈیوالو۔ عالیجاہ۔ مین ڈیوک آف کیسلمیر کو
بھی رہا کرتا ہون۔

ڈاکوؤن کے کپتان کی اس بڑی فیاضی سے
ہر شخص کو تعجب ہوا لیکن ڈیوک کیسلمیر کا تعجب ان سب
سے بڑھا ہوا تھا کیونکہ وہ جو مین رہا کیا گیا اس ڈر
سے کہ مبادا پھر پکڑ لیا جاؤن جلدی سے بھاگ
آیا اور اپنے دوستون مین چھپ رہا۔

بادشاہ۔ بلڈیوالو۔ تو ڈیوک آف امالفی اور
کیسلمیر کی رہائی کے عوض مین کیا چاہتا ہے۔

بلڈیوالو۔ عالیجاہا۔ مین ان دونون کی رہائی
کے عوض مین کونٹ دسنزو کی رہائی کا طالب ہون
اور چاہتا ہون کہ یہ کمینے امالفی اُس کو آیندہ
نہ ستانے پائین۔

بادشاہ۔ ڈاکو۔ تیرا سوال بہت بھاری ہے
تیری درخواست پر مطلق غور نہین کیا جا سکتا۔

یہ کہہ کے بادشاہ نے گارد کے کپتان کو
اشارہ کیا۔

گارد کا کپتان۔ سپاہیو۔ بچکر نہ جانے پائے
پکڑ لینا دغا باز کو۔

بلڈیوالو (اپنی گپتی نکال کر) یہ دغا بازی
آناً فاناً مین ایک سخت کھلبلی مچ گئی۔ معزز
لیڈیان ایک محفوظ مقام پر چلی گئین اور سپاہیون
اور ڈاکوؤن مین دست بدست جنگ شروع ہوگئی
حالانکہ بلڈیوالو شاہ فیلس کو مارنے کا قصد
کرتا تھا لیکن اسکی گولی جوان کیسلمیر کے سینے مین
لگی اور وہ اسی جگہ ڈھیر ہوگیا۔

اس نے کیسلمیر کے گرتے ہی اپنی بیوی لیوپیا
کو پکارا اور لنگڑا لون کو آگ دکھانے کی فہمایش کی
ایک لمحہ نہ گزرا ہوگا کہ وہ گھر گیا اور لیوپیا نے
ایک پہاڑی بکرے کی طرح پہاڑ کی چوٹی پر چڑھکر

لکڑیوں کو آگ لگا دی اور تھوڑی دیر بعد ہاتھ میں ایک پستول لئے اور ڈاکوؤں کو ہمت دلاتی پھر اپنے شوہر کے پاس واپس آئی۔

شاہی سپاہیوں کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ پسپا ہونے والے تھے کہ ڈھال کے مشرقی جانب سے گولیوں کی بوچھار شروع ہو گئی۔ حقیقت یہ تھی کہ پوری دغابازی کا برتاؤ کیا گیا تھا۔ اور امالفی کے برقنداز وں کی دو کمپنیاں ڈاکوؤں کی صف پر ٹوٹ پڑیں۔

بینیڈیٹو تمام ہنگامہ بھر بڑی جرأت سے لڑ رہا اور اس مشکل اور نازک موقع پر بھی اُسنے یہ دیکھکر خوشی کا نعرہ بلند کیا کہ مارزالو تازہ مخالفین میں پھنس گیا اور ایسا گھرا کہ بچکر نہ بھاگ سکا۔

بینیڈیٹو اور اُسکے سپاہی بڑی دیر تک ڈھالو مقام کے سرے پر لڑتے بھڑتے رہے۔ اس کے بعد ایک وحشیانہ شور مچا کر اور ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے عمیق کھائی میں کود پڑے۔

بلڈیوالو ایک مایوسانہ جرأت سے تقدیر کی مخالفت کرتا رہا لیکن اسکی کنپٹی میں ایک ایسی گولی لگی کہ وہ ٹیلے کے سرے پر بیہوش ہو کر گر پڑا اور اسکی بیوی لیوسیا ایک خاموشانہ رنج سے جھک کر اسکی سپر بن گئی۔

جنگ ختم ہو گئی۔ ڈاکو یا تو منتشر ہو گئے یا مارے گئے اور شاہی جماعت نے قریب المرگ کپتان کو گھیر لیا۔

بالڈیوالو نے اپنا سر ہلایا اور وسنزو کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔ وسنزو آگے آیا۔ الانتھاکہ ڈھالو چڑھائی پر ایلڈا ابیلا کی وحشیانہ صورت دکھائی دی۔

ایلڈا ابیلا۔ (قریب المرگ سردار کی طرف عصا بلا کر) او ناداں ڈیوک آف امالفی یہ تیرا ہی بیٹا ہے اور کونٹ وسنزو شہزادہ امالفی کا جائز وارث ہے۔ جب یہ دونوں بالکل شیر خوار بچے تھے تو انتونیا نے ایکدوسرے کو بدل لیا تھا اور اس کے تحریری ثبوت نیپلس کے شاہی ایوان میں رکھے ہوئے ہیں۔

اسنے ایکمرتبہ پھر اپنا عصا ہلایا اور غائب ہو گئی۔

اس اعلان کا عجیب اثر ہوا اور وسنزو ڈیوک امالفی شہزادہ امالفی اور بلڈیوالو کے دل کا جو حال تھا حیطۂ بیان میں نہیں آسکتا اندازہ البتہ کیا جا سکتا ہے۔

جو صدمات قریب المرگ ڈاکو کی خاک آلود پیشانی پر نمایاں تھے وہ ایسے زبردست اور خوفناک تھے کہ اس مصیبت زدہ حالت میں بھی اسکی صورت سے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ وہ مدتوں سے اس بچے کو پال رہا تھا جسکو اُسنے مار ڈالنے کی قسم کھائی تھی۔ برسوں سے وہ اس بچے کی جان کے پیچھے پڑا ہوا تھا جس سے اس کو محبت اور الفت تھی اس برعکس حرکت کا نہایت مہلک اثر ہوا لیکن لیوسیا اس پر جھکی ہوئی اسکو دم دلاسا

دیتی رہی۔

لیڈیان چشانی جائے پناہوں سے چلی آئین تھین اور شاہی جماعت کے درمیان آکر کھڑی ہو گئی تھین لیکن بیٹرائس اس جنگ کو مشاہدہ کر کے ایسی بیہوش اور بیمار ہو گئی کہ ملکہ کے قریب لڑکھڑا کر گری۔

کونٹس ڈانیلا شفقت آمیز طریقے سے آگے بڑھی اور سینے سے ایک چھوٹی شیشی نکالکر جس سے وہ اپنا آخری مقصد پورا کرنا چاہتی تھی بیٹرائس کو دینے لگی۔

ڈانیلا۔ اسے پی لو۔ اس سے طاقت پہنچیگی

کمزور لڑکی نے نہایت شکرگزاری سے اپنی آنکھین اوپر اُٹھائین اور شیشی لے لی مگر وسنزو یہ حرکت دیکھکر اور ایک اتفاقیہ جوش سے محرک ہو کر جھپٹ کر بیٹرائس کے قریب آیا اور اسکے ہاتھ سے شیشی چھینکر پھینک دی۔

وسنزو۔ اسکو نہ پی یہ زہر ہے۔

ڈانیلا پر اس کارروائی کا برقی اثر ہوا وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی اور دیکھا کہ جس شخص کو مین اس سرگرمی سے چاہتی تھی اسکی آنکھون مین سوا غصہ اور نفرت کے اور کچھ نہین ہے۔

ڈانیلا۔ خدا حافظ۔ وسنزو۔ خدا حافظ۔ یہ صرف تیری محبت کا واسطہ تھا۔

اس نے یہ کہہ کے جلدی سے اپنا خنجر نکالا اور سینے مین مارکر مر گئی۔

لیکن خوفزدہ تماشائی یہ حال [illegible] دم بخود ہو گئے کہ بلڈیوالو کا حقیقی [illegible] ڈیوک مشہور تھا شہزادہ امالفی کیطرف مڑا اور ہمکلام ہوا۔

ڈیوک امالفی۔ تونے میرے باپ کو اسقدر ستایا اسقدر ستایا کہ آخر اُسکی جان گئی۔ ئے بدمعاش۔ یہ اُسکا عوض ہے۔

اسنے یہ کہہ کے شہزادہ امالفی کے سر مین اپنی گپتی بھونکدی اور وہ موت کی چیخ مارکر فوراً مر گیا۔

وسنزو۔ (کونٹ کارافا کی پیٹی سے تلوار نکالکر) او شیطان تونے جتنے جرم کئے ان سب کا یہ عوض ہے۔

قبل اسکے کہ جنگی سپاہی بیچ بچاؤ کرین کونٹ وسنزو نے اپنی تلوار اس کے سینے مین بھونکدی ڈیوک امالفی گر پڑا اور بڑی مشکل سے کھسکتا کھسکتا ڈاکوؤن کے قریب المرگ کپتان بلڈیوالو کے پاس آیا اور وسنزو سے یہ کہہ کے کہ "تونے اپنا بدلہ لے لیا" بلڈیوالو کے گھٹنون پر اپنا سر رکھ کے جان دی۔

بلڈیوالو (ایک دھیمی آواز مین اور ڈھالی سنام کے سرے کی طرف اپنے ہاتھ کا اشارہ کرکے) اور تجھکو بھی اپنا عوض مل گیا۔ ڈاکو کا عہد پورا ہو گیا اس کا سر جھککر اسکے سینے پر آرہا اور لیویا کی ایک وحشیانہ چیخ نے ظاہر کیا کہ وہ مر گیا۔

لیکن جب اُنھون نے میدان کیطرف نظر ڈالی تو ان عالیشان عمارتون اور سفید منارون سے دھوئین اور آگ کے شعلے بلند ہوتے ہوئے دکھائی

دیئے جو تمام قصبہ میں سب سے سربلند تھے

یہ اس آگ کا جواب تھا جو لیوسیا نے پہاڑ کی چوٹی پر روشن کی تھی۔ خلاصہ یہ کہ فارچونیٹو نے تین سو ڈاکوؤں سے حملہ کیا تھا اور قدیم ایوان امالفی کو جلا دیا تھا۔

* * * * * * * *

ایک وقت مناسب کے اندر کونٹس ہیٹرالیس شہزادہ وسنزو آف امالفی کی بیوی ہوئی اور اسکے اس بلند مرتبہ پر پہونچنے سے وہ کل جھگڑے بکھیڑے ختم ہوگئے جو اسکے خاندان اور شہزادہ کیپوا کے درمیان صدیوں سے چلے آتے تھے۔

اس آخری عجیب غریب اعلان کے بعد ایلیڈا بیلا پھر کبھی نظر نہ آئی اور گمان غالب ہے کہ وشوو ین غار کے کسی کونے میں مرکر رہ گئی۔ حالانکہ کوہ ایپی نائنز میں ڈاکوؤں کی قوت کامل طور پر نہ ٹوٹی لیکن وہ استحکامی اور یک جہتی پھر کبھی نہ پیدا ہوئی جس نے خوفناک مابڈیوالو کے زمانہ میں ان کو اسقدر قوی اور زبردست بنا دیا تھا۔

وسنزو نے ملڈیوالو کو اسی جگہ دفن کرا دیا جہاں وہ مرا تھا اور اسکی قبر پر سنگ مرمر کا ایک کتبہ لگوا دیا۔ جواب تک اسکی یادگار ہے۔

تمام شد

نام کتاب	قیمت
مار آستین - مولفہ بابو جوالا پرشاد صاحب -	۸ر
پرتاب - مولفہ بابو جوالا پرشاد -	۱ار
روہنی - ترجمہ بابو جوالا پرشاد -	۸ر پ
خدائی فوجدار - ترجمہ کتاب ڈان کوئکساٹ ڈی لامان جلد اول و دوم یکجائی - ترجمہ پنڈت رتن ناتھ صاحب -	عکار پ
ناول زیب النساء - مصنفہ بابو رامجی داس صاحب بھارگو	عہر پ ۸ر
نشاط طراز - ترجمہ پنڈت دھرم نرائن	۵ر پ
فسانۂ آزاد - کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی - یہ تمام ہندوستانی ناولوں میں ایک دلچسپ اور مشہور افسانہ ہے -	عہ پ
اور متفرق جلدیں بھی بنابر فرخت ذیل میں درج ہیں -	
۱- جلد اول -	سے پ
۲- جلد دوم -	للعہ پ
۳- جلد سوم -	للعہ پ
۴- جلد چہارم	للعہ پ
سیر کوہسار - کامل در دو جلد از پنڈت رتن ناتھ صاحب در	

نام کتاب	قیمت
لکھنوی اس کتاب میں مضامین نصیحت کو افسانہ کے پیرایہ میں لائق مصنف نے ظاہر فرمایا ہے اور رئیسان خامکار اور ان کے رفقائے بدکار و مکار کا نمونہ ناظرین کے پیشکش کیا ہے ایک رئیس کی بیوقوفیاں اور مصاحبین کی ابلہ فریبیاں نہایت خوب لکھی ہیں -	عہر
جذبۂ عشق -	۸ر
جام سرشار - باتصویر جس کا پہلے نام فسانۂ جدید تھا مصنفہ پنڈت رتن صاحب در لکھنوی مشہور ناول ہے -	عہر
فریب حسن - ترجمہ ناول نوشتہ از آرنلڈ صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست ہینگن پلی -	عکار پ
ارنسٹ مالٹریورس -	عکار پ ۸ر
ویلیس کی شہزادی -	۱۲ر پ
غریب الوطن -	عہ پ
اسرار آسیہ - مصنفہ مولوی محمد احسن نگرامی -	۵ر پ
ناول روزالیمبرٹ - مترجمہ	

نام کتاب	قیمت
منشی امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی حصۂ اول۔	[illegible]
ایضاً حصۂ دوم۔	[illegible]
خون ناحق۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمان صاحب۔ اسمین علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سُراغ رسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے۔	[illegible]
دلستان۔ مترجمہ بابو راجی داس صاحب بہار گو اسکی ہر دلعزیزی دیکھنے پر منحصر ہے۔	[illegible]
شہید جفا۔	[illegible]
ناول سیتا۔ در دو جلد۔	[illegible]
فسانۂ لارنس زدرو تکد۔ کامل۔	[illegible]
الف لیلہ اُردو نثر بطرز ناول مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب اسمین قصص راتون کی ترتیب سے نمبروار درج ہین جلد اول۔	[illegible]
ایضاً۔ جلد دوم۔	[illegible]
راز عشق۔	[illegible]
گناہ بے لذت۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب۔	[illegible]
نئے بگڑے۔	[illegible]
اُردو شکسپیر یعنی اُردو ترجمہ	

نام کتاب	قیمت
کنگ لیر مترجمہ لالہ سیتا رام صاحب بی۔ اے مجلد۔	[illegible]
رملیس کی ایک شہزادی۔ یہ ناول ہی بڑا دلچسپ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے تصنیف کے وقت ہندوستانی مذاق کا خیال رکھا تھا۔	[illegible]
لعبت فرنگ مسمّٰی بہ افسانۂ نادر۔ بحقیقت اس فسانہ ہر دلعزیز کو کتاب بروز آف شیجو اور خبر کس سے منشی عدیم النظیر خوش تقریر جناب منشی رام نرائن صاحب نے ترجمہ فرمایا۔ عجب دلچسپ قصہ اور عبارت ہے اگر اسکے عنوان کو بھی کوئی صاحب ملاحظہ فرمالین پھر کیا ممکن کہ بغیر تمامی کتاب دل کو چین پڑے۔	[illegible]
قصۂ حاجی بابا اصفہانی۔ ترجمۂ کتاب ایڈونچرز آف دی حاجی بابا آف اصفہان مصنفہ کپتان موریر صاحب مشہور سیاح ممالک ایران مترجمہ منشی امراؤ مرزا حیرت دہلوی۔	[illegible]
ناول رقیب۔ انگریزی ناول کا ترجمہ	[illegible]
جنگ ہفت روزہ۔ مصنفہ سید ولایت حسین صاحب۔	[illegible]
چین و جاپان۔	[illegible]